قائد کے لشکر کا ایک جانثار سپاہی

شمشیرِ اعلیٰ حضرت



تصنیف

حافظ محمد بلال رضا قادری

شہزادہ محمد عباس قادری شہید رحمۃ اللہ علیہ

والضحیٰ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شمشیر اعلیٰ حضرت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمانِ باری تعالیٰ

درود و سلام پڑھنے سے اللہ عزوجل کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○

فرمانِ حبیبِ ربّ العالمین ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے۔ اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے

قائد کے لشکر کا ایک جانثار سپاہی

شمشیرِ اعلیٰ حضرت

تصنیف

حافظ محمد بلال رضا قادری

شہزادہ محمد عباس قادری شہید رحمۃ اللہ علیہ

والضحیٰ پبلی کیشنز

داتا دربار مارکیٹ لاہور۔ پاکستان

0300-7259263,0315-4959263

کتاب	شمشیر اعلیٰ حضرت
مصنف	محمد بلال رضا قادری مدظلہ العالی
باہتمام	محمد زاہد قادری
سرورق	اے،ڈی گرافکس
ناشر	**والضحیٰ پبلی کیشنز** اردو بازار لاہور
لیگل ایڈوائزر	محمد صدیق الحسنات ڈوگر؛ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور عابد نعیم قریشی؛ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور
کمپوزنگ	ایمان گرافکس
تاریخ اشاعت	ربیع الاول 1435ھ/جنوری 2014ء
تعداد	2200
قیمت	

ملنے کے پتے

مکتبہ فیضانِ مدینہ؛ مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد 0346-6021452، 0312-6561574

مکتبہ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز؛ فیصل آباد، لاہور
مکتبہ فیضان مدینہ بھکر۔اوکاڑہ۔لالہ موسیٰ۔جہلم
مکتبہ غوثیہ کراچی، گوجرانوالہ
اسلامک بک کارپوریشن؛ راول پنڈی
مکتبہ قادریہ؛ لاہور، گجرات، کراچی، گوجراں والا
مکتبہ امام احمد رضا؛ لاہور، راول پنڈی
ہجویری بک شاپ؛ گنج بخش روڈ، لاہور
احمد بک کارپوریشن؛ راول پنڈی
نظامیہ کتاب گھر، اردو بازار لاہور
مکتبہ فیضان سنت، ملتان

دار الاسلام؛ داتا دربار مارکیٹ، لاہور
انوار الاسلام؛ چشتیاں، بہاول نگر
رضا بک شاپ؛ گجرات
مکتبہ شمس وقمر؛ بھاٹی چوک، لاہور
مکتبہ اہل سنت؛ فیصل آباد، لاہور
سیالوی پبلی کیشنز اردو بازار لاہور
ضیاء القرآن پبلی کیشنز؛ لاہور، کراچی
مکتبہ برکات المدینہ؛ کراچی
علامہ فضل حق پبلی کیشنز؛ لاہور
زاویہ پبلشرز، دربار مارکیٹ لاہور

انتساب

ان شہداء کے نام جنہوں نے میرے والد محترم
سربراہ سنی تحریک، مجاہد اہلِ سُنّت
محمد عباس قادری شہید رحمۃ اللہ علیہ
کے ساتھ میلاد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مناتے ہوئے
جامِ شہادت
نوش کیا۔

محمد بلال عباس قادری
(بن محمد عباس قادری شہید)

الاهداء

ان عظیم شہداء کے نام جن کے نیک مشن کو لے کر
محمد عباس قادری شہید رحمۃ اللہ علیہ
چلے تھے
اور
ان شہداء کے نام جو عباس قادری شہید رحمۃ اللہ علیہ کے نیک مشن پر
چل کر جامِ شہادت نوش کر گئے
یا
قیامت تک جامِ شہادت نوش
کریں گے

فہرست



تقریظ

الحمد للہ رب العٰلمین الصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین
اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب بلال عباس قادری
السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کی کتاب کو چیدہ چیدہ مقامات سے دیکھا بہت اچھا پایا۔
سربراہ سنی تحریک عباس قادری شہید امام عشق ومحبت تھے خوف خدا وعشقِ مصطفی کے داعی تھے۔ ان کی سیرت کو کارکنان کے لیے تحریری شکل میں لانا بے حد ضروری تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے۔
اور ہمیں شہداء کے نیک مشن پر مرتے دم تک قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ کی دعاؤں کا طالب
محمد بلال سلیم قادری
(بن محمد سلیم قادری شہید)



تقدیم

از: محمد کاشف انور قادری

۱۲ ربیع الاول تاریخ انسانیت کا روشن دن ہے اس دن نہ صرف چرند پرند بلکہ کائنات کی ہر شے محو رقص و سرود ہوتی ہے۔ اس دن کائنات کے ذرے ذرے پر احسان فرمایا گیا۔ اسی لیے دنیا بھر کے تمام مسلمان اس دن خوشی مناتے ہیں۔ میں بھی اس دن کی آمد پر شاداں و فرحاں تھا۔ اپنی قسمت کی یاوری پر رشک کر رہا تھا کہ حضور ﷺ کی آمد کا جشن منا رہا ہوں کیونکہ یہ تو وہ خوشی تھی جو رب کائنات نے خود بھی منائی۔

واقعہ یہ ہے کہ ۱۲ ربیع الاول (۱۱اپریل ۲۰۰۶ء) کا دن تھا۔ میں اس وقت سینٹرل جیل کراچی میں قید تھا۔ اور دیگر تحریکی ساتھی جو جیل میں موجود تھے وہیں پر ہم نے ۱۲ ربیع الاول کا جلوس جیل کے اندر ہی نکالا جس میں تمام کارکنان و سنی حضرات نے بھرپور شرکت کی اور آج الحمدللہ روزہ رکھنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی تھی۔ جلوس نماز عصر تک جاری رہا اور اختتام پر روزہ افطار کیا۔ نمازِ مغرب ادا کی ہی تھی کہ جیل میں موجود دیگر بیرکوں میں TV نصب ہیں اس پر اچانک یہ خبر نشر ہوئی کہ نشتر پارک میں بم دھماکہ ہوگیا ہے اور پھر کیا تھا کہ قیامتِ صغریٰ برپا ہوگئی۔ ہمیں یکے بعد دیگرے اپنے محسن سربراہ محمد عباس قادری بھائی

کی شہادت کی خبر ملی، پھر افتخار احمد بھٹی اور اکرم قادری کی بھی شہادت کی خبر آئی۔ یکے بعد دیگرے عاشقانِ رسول ﷺ کی خبریں آتی گئیں پھر کیا تھا تمام کارکنان پر سکتہ طاری ہوگیا۔

ابھی غم سے نکلے بھی نہیں تھے کہ سانحہ کے کچھ دن بعد یہ بیان جاری ہوا۔

بعض شواہد مل گئے ہیں۔ یہ وہ الفاظ ہیں جو سانحہ نشتر پارک میں ہونے والے قیامت خیز واقعہ کے بعد ۳۰ اپریل ۲۰۰۶ء کو وزیراعظم کا جنگ اخبار میں شائع ہوا اور اسی دن عدالتی ٹربیونل کا روزنامہ عوام ''کراچی'' میں یہ بیان شائع ہوا کہ نشتر پارک کے شہداء کے قاتلوں تک پہنچ گئے ہیں۔ اس کی کڑیاں کراچی میں ہیں اگر قاتلوں کو بے نقاب کیا گیا تو کراچی کی ہر گلی نشتر پارک بن جائے گی۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا سانحہ نشتر پارک اتنا چھوٹا اور غیر اہم واقعہ تھا۔ جس پر 2 حرفی بیان دے کر جان چھڑائی جاسکتی تھی۔ سانحہ نشتر پارک رہتی دنیا تک دنیائے سنیت کے لیے تکلیف اور درد کا باعث بنا رہے گا۔ اس دن کون سی آنکھ تھی جو نم نہیں تھی کون سا دل تھا جو فگار نہیں تھا۔ غم کا ایک پہاڑ تھا جو عوام اہلسنت پر ڈھایا گیا تھا۔ کوئی شخص یہ تصور بھی نہ کرسکتا تھا کہ شقاوت میں لوگ اس حد تک آگے جاسکتے ہیں کہ ان پاک باز لوگوں پر حملہ کردیا جائے جو اپنے آقا ﷺ کا میلاد منانے کے لیے اکٹھے ہوئے ہوں۔ جس آقا ﷺ کی شانِ میلاد خود خدا قرآن میں بیان کرے۔ جس آقا ﷺ کی آمد کی خوشی میں اللہ تعالیٰ اُس سال تمام حاملہ عورتوں کو بیٹے عطا فرمائے۔ جس آقا ﷺ کے میلاد پر جبریل امین آکر جھنڈے لگائیں۔ جس آقا ﷺ کی آمد کی خوشی میں ابولہب جیسے پکے کافر کو بھی عذاب میں تخفیف کردی جائے۔ اس آقا ﷺ کا جشن منانے کے لیے عوام اہلسنت اکٹھے ہوں اور ان پر آتش و آہن جیسی قیامت برپا کردی جائے۔ ایسے شقی القلب لوگوں کا اسلام سے کیا واسطہ ہوسکتا ہے وہ حقیقت میں مسلمان کہلانے کے بھی قابل نہیں۔

آپ ذرا تصور کیجئے کہ سرکار دو عالم ﷺ کی آمد کی خوشی میں عاشقانِ مصطفی نے جلوس نکالا ہو اور بعد میں میلاد مصطفی سننے سنانے کے لیے ایک جگہ پر جمع ہوں۔ اور سٹیج پر اجلے چہروں اور شفاف دل رکھنے والے علماء کرام اور عاشقانِ مصطفی بیٹھے ہوں اور سٹیج سے 8 فٹ کے فاصلے پر بم نصب کیا گیا ہو اور اسے ریموٹ کنٹرول کے ذریعے اُڑا دیا گیا ہو اور وہ جگہ جہاں برقی قمقموں کو جلا کر جشن میلاد منایا جارہا ہو۔ وہاں پر حسرت کے بادل چھا رہے ہوں جہاں نعرہ تکبیر و رسالت بلند ہورہے ہوں۔ اب وہاں آہ و فغاں کا شور ہو جو آسمان کا دل دہلا رہا ہو۔ جہاں عاشقانِ رسول مستانہ وار جھومتے ہوں اب وہاں لاشے تڑپتے ہوں جہاں میلاد کی شیرینی تقسیم ہوتی ہو وہاں موت کی سوغات تقسیم ہورہی ہو۔ نشتر پارک سانحہ میں ایک نہیں دو نہیں دس بیس نہیں مکمل 63 تن شہید ہوگئے۔ ایک کربلا وہ تھی جو سرزمین عراق میں برپا ہوئی اور دوسری کربلا وہ تھی جو ۱۲ ربیع الاول ۲۰۰۶ء کی شام نشتر پارک میں بپا ہوئی۔ نشتر پارک سانحہ کرنے والے شاید سنی تحریک کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی کوشش کررہے تھے۔ شاید وہ سمجھتے تھے کہ ہم نے قائد و بانی سنی تحریک محمد سلیم قادری کو شہید کردیا۔

اگر محمد عباس قادری محمد افتخار بھٹی، مولانا محمد اکرم قادری، فرید الحسن کاظمی اور دیگر کو شہید کردیا تو سنی تحریک اتنا بڑا نقصان برداشت نہ کرسکے گی اور نتیجتاً وہ ختم ہوکر رہ جائے گی لیکن:

ناخدا مصروف تھے مجھ کو مٹانے میں حنیف
حوصلہ مجھ کو مگر میرا خدا دیتا رہا

بس اسی شعر والا معاملہ سنی تحریک کے ساتھ ہوا کہ شہداء میلاد نے اپنی جانیں تو قربان کردیں لیکن سنی تحریک کو امر کردیا۔

ظلم پھر ظلم ہے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے
لہو پھر لہو ہے گرتا ہے تو جم جاتا ہے

اس دن تمام سنی تنظیمات کی طرف سے آمدِ سرکار کی خوشی میں نکالے گئے
جلوس نشتر پارک کی طرف رواں دواں تھے سب اپنے قائدین کی خوبصورت اور عشقِ
رسول ﷺ میں ڈوبی تقریریں سننے کے لیے بے تاب تھے۔ قدم خود بخود نشتر پارک
کی طرف بڑھتے چلے جارہے تھے۔ نماز مغرب سے قبل ہی تمام جلوس نشتر پارک پہنچ
گئے۔ نعت وتلاوت کے بعد علامہ شاہ تراب الحق شاہ قادری صاحب خطاب کے لیے
تشریف لائے اور اعلان کرتے ہیں کہ جلسہ نماز مغرب کے بعد بھی جاری رہے گا۔ نماز
مغرب کا وقت ہوا موذن نے اپنی مترنم آواز میں اللہ اکبر اللہ اکبر کی صدائیں بلند کرنا
شروع کردیں۔

دیکھتے ہی دیکھتے عاشقان رسول نے نماز کے لیے صف بندیاں کرلیں۔
مولانا عبدالوہاب قادری نے جماعت کرائی اور نماز مغرب کے بعد سنتیں پڑھی جارہی
تھیں کوئی تشہد میں تھا تو کوئی رکوع میں، کوئی رب کے حضور سجدہ ریز تھا کوئی قومہ کی
حالت میں رب کی بارگاہ میں متوجہ تھا۔ غرض ہر شخص کسی نہ کسی حالت میں رب سے محو
کلام تھا۔ کیسا حسین منظر تھا کہ ۱۲ ربیع الاول کا مبارک ومقدس دن اور اس دن کی
عظمت کی خاطر بعض لوگ روزہ دار بھی تھے۔ نئے کپڑے پہنے خوشبو لگائے کارکنان
ابھی آمدِ سرکار کی مکمل خوشیاں بھی نہ منانے پائے تھے کہ اچانک سٹیج کی جانب سے زور
دار دھماکہ ہوتا ہے۔ ہر طرف بارود کی بو پھیل جاتی ہے۔ آہ و بکا اور چیخ وپکار کا ایک
شور برپا ہے۔ کان پڑی آواز سنائی نہیں دے رہی۔ لاشے تڑپتے تھے کہ دیکھے نہ
جاتے تھے۔ ادھر سربراہ سنی تحریک محمد عباس قادری شہید پڑے ہیں تو دوسری طرف
افتخار بھٹی شہید کا لاشہ پڑا ہے۔ ایک طرف محمد اکرم قادری کا لاشہ تڑپ رہا ہے تو ایک
طرف عبدالکریم نقشبندی اپنی جاں سے گزر رہے ہیں۔

ایک حزن وملال اور غم واندوہ کا آسمان تھا جو اہلسنت وجماعت پر ٹوٹ
پڑا تھا۔ چشم فلک قیامت صغریٰ کا منظر اپنی آنکھ سے دیکھ رہی تھی۔ ظالم جس سبک

رفتاری سے سنی تحریک کے پیچھے لگے تھے اگر سنی تحریک پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل وکرم
اور نگاہ مصطفی کا اثر نہ ہوتا تو شاید کب کی ختم ہوچکی ہوتی۔ ایک چال وہ تھی جو دشمنانِ
دین وملت چل رہے تھے اور ایک خفیہ تدبیر وہ تھی جو رب کائنات کررہا تھا۔ سنی
تحریک تو وجود میں ہی اسی لیے آئی تھی کہ ناموس رسالت ﷺ پر پہرہ دے سکے۔
لجپال آقا ﷺ کی محبت کے ترانے گلی گلی کوچے کوچے میں گونجیں، متاعِ عشق رسول
جیسا عظیم خزانہ ہر مسلمان کے دل میں محفوظ کردیا جائے۔ گستاخیاں کرنے والوں کا منہ
بند کیا جاسکے۔ بے غیرت زبانوں کو لگام دی جاسکے۔ جب یہ تحریک بنی ہی اللہ اور اس
کے رسول ﷺ کے نام کی حفاظت کے لیے تو پھر یہ ختم کیونکر ہوسکتی تھی۔ دشمن کے
غلط ارادے کیسے کامیاب ہوسکتے تھے۔ لہٰذا مکار دشمن کی تمام چالبازیوں کے باوجود
سنی تحریک جم کر کھڑی رہی اور پیچھے ہٹنے کی بجائے آگے جانے کا راستہ مزید پختگی سے
طے کرنے کا عزم کرلیا۔ بقول شاعر:

آؤ ستم گر ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

یہ تو تھی کارروائی ان شقی اور بدبخت لوگوں کی جن کے دلوں میں شاید ایمان
کی رتی بھی نہیں تھی۔ اب آئیے اس بات کی طرف کہ اتنا بڑا سانحہ ہوا۔ اہلِ سنت و
جماعت ملک بھر میں پُر امن رہی۔ کسی بھی جگہ نقص امن کا خطرہ پیدا نہ ہونے دیا گیا۔
نہ جلاؤ گھیراؤ کیا گیا مگر پھر بھی مجرموں کا بے نقاب نہ ہونا اہلسنت سے زیادتی اور
سرکاری اداروں کی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت نہیں؟ اگر اس وقت کے تمام تر ریکارڈ کو
سامنے رکھ کر بات کی جائے تو صاف پتہ چلتا ہے کہ مجرموں تک کو شناخت کرلیا گیا تھا
مگر اس خوف سے کہ فسادات شروع نہ ہوں کوئی کارروائی شروع نہ کی گئی۔ لیکن کیا یہ
بات قرین انصاف ہے کہ مجرم کو اس لیے سزا نہ دی جائے کہ مجرم کے دیگر ساتھی
ملک میں فساد برپا کردیں گے۔

اس وقت محترم چیف جسٹس افتخار محمد چودھری آزاد عدلیہ کی زینت تھے۔ وہ
ذرا ذرا بات پر از خود نوٹس لے لیتے تھے۔

محترم چیف جسٹس نے رینجرز کے ہاتھوں سرفراز نامی شخص کے قتل ہونے
کا از خود نوٹس لیا۔ شاہ زیب کو معروف تاجر سکندر کے بیٹے نے قتل کیا۔ اس پر از خود
نوٹس لیا گیا۔ فیصل رضا عابدی اور الطاف حسین نے عدلیہ کو للکارا تو اس پر بھی از خود نوٹس
لیا گیا حتیٰ کہ بجلی گیس اور سبزی تک مہنگی ہوئی تو ان سب پر نوٹس لیا گیا۔

ان باتوں کے بعد ایک عام درجے کا شہری بھی یہ بات سوچنے پر مجبور ہے
کہ کیا نشتر پارک میں شہید ہونے والے افراد میں سے کوئی بھی ایسا نہیں تھا جس کی
اہمیت گیس یا بجلی کے ایک یونٹ سے بھی زیادہ ہو۔ آج سانحہ نشتر پارک کو ہوئے
۷ رسال گزر چکے ہیں۔ تحقیقات کی الف، ب سے بھی آگاہ نہیں کیا گیا۔ کیا اتنے بڑے
سانحے کی تفتیش صرف ایک ڈی ایس پی پولیس آفیسر سے کرائی جاتی ہے۔ مجھے تو
انتظامی مشینری سے جڑا ہر شخص مجرم نظر آتا ہے جو ۷ سال میں یہ نہ پتہ لگا سکے کہ واقعہ
کے ذمہ داران کون ہیں۔ انہیں انتظامی امور کی ذمہ داریاں لینے کا بھی کوئی حق نہیں
۔ یہ وطن عزیز پاکستان اسلام کے نام پر بنا اور اسلام کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر بن
خطاب رضی اللہ عنہ کا فرمان تھا کہ اگر فرات کے کنارے کوئی کتا بھی بھوکا مر گیا تو کل بروز
قیامت عمر کا گریبان پکڑا جائے گا۔

کہاں گئے وہ بڑے بڑے کلاہ و دستار والے جو اس گروہ سے تعلق رکھتے
تھے جن کا شیوہ ہی حق بات کہنا تھا۔ جو اس بات کی تصویر ہوا کرتے تھے کہ:

حق بات پہ کٹتی ہے تو کٹ جائے زباں میری
اظہار تو کر جائے گی جو ٹپکے گا لہو میرا

اگر کسی کے گھر سے ایک موٹر سائیکل بھی چرا لیا جائے تو اس کی بازیابی کے
لیے کون کون سا حربہ استعمال نہیں کیا جاتا مگر حیرت ہے اتنا بڑا سانحہ ہوا اور اکابرین

نے نہ کوئی تحریک منظم کی اور نہ حکومت کو مجبور کیا کہ وہ مجرموں کو بے نقاب کرے۔
دنوں پر دن گزرتے رہے اور آج ۷ سال کا عرصہ بیت گیا۔ زخم رس رہے ہیں، سینے
فگار ہیں، آنکھیں آنسوؤں سے بھری پڑی ہیں، کارکن شہداء کے غم میں زندہ لاشے
بنے پھر رہے ہیں۔ مگر مجال ہے آج بھی کسی کے کان پر جوں تک رینگتی ہو۔ آج
بھی کوئی اس قیامت صغریٰ کے پسِ پردہ حقائق کو قوم کے سامنے لانے کی
کوشش کر رہا ہو۔ بس دعوے، ارادے اور کھوکھلے نعرے اور بس۔

بلاشبہ محمد بلال عباس قادری مبارکباد کے مستحق ہیں جو سانحہ نشتر پارک کے
حقائق کو ضبط تحریر میں لا کر قوم کو تاریخ سے جوڑ رہے ہیں اور کارکنوں کی ہمتوں کو مجتمع
کرنے کا سامان کر کے ایک آگہی کا طوفان بپا کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ
ساتھ ان کی یہ کتاب قائدین کے درِ احساس پر تازہ دستک بھی ثابت ہوگی جس سے
امید کی جا سکتی ہے کہ سانحہ نشتر پارک کی گتھیاں شاید سلجھ سکیں۔



عرضِ مصنف

گلستان حیات میں ہر روز کتنے ہی پھول کھلتے ہیں اور اپنی بہاریں
دکھلا کر مرجھا جاتے ہیں۔ مگر اس چمنستان عالم میں کچھ ایسے پھول بھی کھلتے
ہیں جن کی مہک سے ساری فضاء معطر ہو جاتی ہے بلا مثال انسانی تاریخ کے
اوراق ایسی شخصیات سے بھرے پڑے ہیں جو اپنی حیات جاودانی کے
روشن شب و روز سے تاریک معاشروں کو روشن و منور کر گئے ان کی سیرت و
کردار آج بھی اہل دنیا کے لیے مشعل راہ ہے۔ صورت خورشید زندگی گزارنے
والی ان شخصیات میں ایک شخصیت امیر شہداء میلاد مصطفیٰ ﷺ قائد سنی
تحریک محمد عباس قادری شہید کی ہے آپ ایک سچے عاشق رسول، امام احمد
رضا کے پیروکار، امیر اہلسنت محمد الیاس عطار قادری کے مرید صادق، گلشن سلیم
قادری کے مہکتے پھول، مسلک رضا کے پاسبان، سنی نوجوانوں کے ہر دلعزیز
رہنما، اور کارکنان سنی تحریک کے محبوب قائد تھے۔ یزیدی دہشت گردوں نے
آپ کو ۱۲/ربیع الاول ۱۱/اپریل ۲۰۰۶ء کو محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ میں شہید کیا
یوں تو اس دھماکے میں ۶۳ عاشقان رسول ﷺ نے جام شہادت نوش کیا۔
جس میں ہر شہید ایک شخصیت تھا سب پر کچھ نہ کچھ لکھنا ایک ضروری کام ہے

لیکن آج اس وقت میں قائد سنی تحریک اور اپنے والد محترم مولانا عباس
قادری شہید پر لکھنے کی جسارت کر رہا ہوں میرے والد گرامی اور دیگر شہداء
نے جام شہادت نوش کر کے دشمنانِ میلاد مصطفیٰ ﷺ کو یہ پیغام دے دیا
ہے کہ غلامی مصطفیٰ ﷺ کا ایمان اور عشق مصطفی روح و جان ہیں اور جو مسلمان
اس دولت سے محروم ہے اس کا ایمان مشکوک اور مسلمان ہونا معیوب ہے۔
ان قائدین اہلسنت کے مبارک خون کی برکت ہے کہ سانحہ نشتر پارک کے
بعد محافل میلاد منانے میں ریکارڈ اضافہ ہوا ہے جو نام نہاد توحید کے ٹھیکیدار یہ
سمجھتے تھے کہ وہ میرے پاپا جان اور دیگر اکابرین اہلسنت کو شہید کر کے میلاد
مصطفیٰ ﷺ منانا رکوا دیں گے وہ آج دیکھیں قائد عباس قادری شہید کے
دیوانے کس شان سے میلاد منا رہے ہیں میرے والد محترم اور دیگر شہداء
میلاد مصطفی ۱۲/ربیع الاول کو اپنے محبوب آقا ﷺ کی آمد کا جشن منا رہے
تھے، ذکر اللہ کے ساتھ ذکر مصطفی کرتے ہوئے درود و سلام بھی پڑھ رہے
تھے، پھر باوضو بھی تھے اور جب شہادت نصیب ہوئی اس وقت رب اکبر کے
حضور نماز کی حالت میں حاضری دے رہے تھے اس لیے وہ تو جام شہادت
نوش کرتے ہی جنت کی حسین وادیوں میں حوروں کے جھرمٹ میں پہنچ گئے
ہوں گے ان کو میری ٹوٹی پھوٹی تصنیف سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔
مگر ان کی شخصیت پر لکھنا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں اور مجھے اپنے
رب سے پورا یقین ہے کہ میری عاشق مصطفی قائد سنی تحریک محمد عباس قادری
شہید پر تحریری کاوش میرے لیے بخشش کا وسیلہ ہوگی۔
میں کوئی پیشہ ور مصنف یا ادیب تو نہیں اور نہ فن تحریر سے واقف

ہوں کہ اپنی کتاب کو خوب بنا سنوار کر آپ کو پیش کروں البتہ شہداء میلاد مصطفیٰ ﷺ سے محبت رکھنے والا ایک ادنیٰ سا غلام ضرور ہوں، دل میں تڑپ اور جذبہ ضرور رکھتا ہوں ان شہداء سے محبت اور جذبہ نے مجھے لکھنے پر مجبور کیا۔

اپنے والد محترم کی شہادت کے وقت میری عمر زیادہ نہ تھی کہ میں آپ کو بہت زیادہ ان کے بارے میں بتا سکوں البتہ جو مجھے معلومات ملی اور جو میری یادداشت میں تھی اس کو محفوظ کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے میں اپنی کتاب میں آپ کے ذوق کو مدنظر رکھتے ہوئے سانحہ نشتر پارک پر علماء و مشائخ اور سیاسی قائدین کے تاثرات بھی شامل کیے ہیں اس کے ساتھ ساتھ ماہنامہ سنی ترجمان کا وہ شمارہ بھی شامل کیا ہے جو مرکز نے شہداء نشتر پارک کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے خصوصی طور پر شائع کیا تھا۔ اس عظیم کام کو پایہ تکمیل پہنچانے میں میری مدد کی میں سب تحریکی ساتھیوں کا بے حد مشکور ہوں جنہوں نے کتاب کی تیاری اور اس کی اشاعت میں اہم کردار ادا کیا اور آپ تمام کارکنان کا بھی بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے میری اس ادنیٰ کاوش کو پڑھنے کے قابل سمجھا۔

بہ تقاضائے بشریت اگر مجھ سے کوئی غلطی سرزد ہوئی تو مجھے ضرور مطلع فرمائیے گا تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کو دور کیا جا سکے۔ آخر میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے والد محترم امیر شہداء نشتر پارک محمد عباس قادری شہید اور دیگر شہداء سنی تحریک کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے ان کے درجات کو بلند فرمائے سنی تحریک کے تمام کارکنان ذمہ داران کو آپس میں پیار اتحاد محبت عطا فرمائے سنیت کے مفاد کے لیے مل کر کام کرنے کی

توفیق عطا فرمائے۔ شہداء کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھ گنہگار کو بھی امیر شہداء اہلسنت کی سیرت اور تعلیم پر عمل کرتے ہوئے تحفظ ناموس رسالت ﷺ اور حقوق اہلسنت کی خاطر اخلاص کے ساتھ کام کرنے اور اس نیک مشن پر مرتبہ شہادت عطا فرمائے۔

آخر میں میں شہید انقلاب محمد کاشف انور قادری بھائی کے لئے بھی ضرور کہوں گا کہ جنہوں نے اپنے قائدین سے اس قدر محبت کی کہ جس طرح قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری شہید رحمتہ اللہ علیہ نے اعلیٰ حضرت سے محبت کی اور اسی محبت کے صدقے میں محمد سلیم قادری کو صفر المظفر میں شہادت ملی اس طرح کاشف انور قادری کو اپنے سربراہ سے محبت کے سبب اپریل کے مہینے میں شہادت نصیب ہوئی۔

قائد کے لشکر کا ادنیٰ سپاہی

محمد بلال عباس قادری

ولد محمد عباس قادری شہید امیر شہداء میلاد مصطفیٰ ﷺ



عرض ناشر

الحمدللہ والضحیٰ پبلی کیشنز دین اسلام کی اشاعت و ترویج میں اپنا کردار ادا کرنے کے لیے آئے روز اہم موضوعات پر مواد منظر عام پر لا رہا ہے۔ عقائد کا معاملہ ہو یا معاملات کا فقہی مسئلہ ہو یا درسی ہر موضوع پر لٹریچر شائع کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔

اگر بات ہو اپنے "ہیروز" کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان کی شخصیات پر کتب لکھ کر انہیں خراجِ تحسین پیش کرنے کی تو یہ اعزاز بھی والضحیٰ پبلی کیشنز کو حاصل ہے۔

غازی اسلام غازی ملک ممتاز حسین قادری پر سب سے پہلے کتاب شائع کرنے کا اعزاز بھی والضحیٰ پبلی کیشنز کو حاصل ہے۔

۱۳ر سال قبل دہشت گردوں کی گولی کا نشانہ بننے والے اہلسنت کے عظیم مجاہد جرنیل اہلسنت محمد سلیم قادری شہید پر بھی الحمدللہ والضحیٰ پبلی کیشنز کتاب شائع کر چکا ہے۔

اور اب آپ کے ہاتھ میں موجود شہید میلاد مصطفیٰ محمد عباس قادری شہید پر کتاب شائع کرنا بھی اپنا اعزاز سمجھتے ہیں۔

اور آپ بھائیوں سے بھی ملتمس ہیں کہ آپ بھی مسلک حق اہلسنت کی اشاعت و ترویج میں اپنا کردار ادا کریں۔ دعا گو ہیں کہ

اللہ تعالیٰ ہمیں اخلاص کے ساتھ اسی طرح دین کی خدمت کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صالح محمد طاہر قادری
والضحیٰ پبلی کیشنز، لاہور
مکتبہ فیضانِ مدینہ، فیصل آباد

اسلام دین حق ہے

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

اللہ تبارک وتعالیٰ کا پسندیدہ دین اسلام ہے۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

"بیشک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے۔"

اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین دین اسلام کو دنیا میں تشریف لائے ہوئے آج تقریباً چودہ سو برس گزرے۔ اس عرصہ میں اس پاک دین نے ہزارہا بلاؤں سے مقابلہ کیا۔ میٹھے مصطفیٰ ﷺ کے اس لہلہاتے ہوئے چمن پر بہت سی آندھیاں آئیں اور اپنا اپنا زور دکھا کر چلی گئیں۔ مگر الحمدللہ کہ یہ چمن اس طرح سے سرسبز و شاداب رہا۔ اس آفتاب پر بار ہا تاریک بادل اور غبار آئے مگر یہ آفتاب اسی طرح چمکتا دمکتا رہا اور کیوں نہ ہوتا کہ رب تعالیٰ خود اس دین کا حافظ و ناصر ہے، خود فرماتا ہے:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝۹

"بیشک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بیشک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔"

کبھی اس پر یزیدی بادل آئے اور کبھی حجاجی غبار۔ کبھی مامونی طاقت نے اس کے سامنے آنے کی جرأت کی اور کبھی تاتاری قوتیں اس سے ٹکرائیں۔ کبھی خارجی سازشوں نے اس سے مقابلہ کیا اور کبھی رفض کی طاقت نے اس کو زیر کرنے کی کوشش کی مگر وہ سب کی سب اس پہاڑ سے ٹکرا کر پاش پاش ہوگئیں اور یہ پہاڑ

اسی طرح اپنی جگہ مضبوطی سے قائم رہا۔

دنیا میں شجرِ اسلام کی جب کونپلیں پھوٹیں تو اس کو مسلنے کے لیے کفر و شرک کی تمام قوتیں متحد ہو گئیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کے لیے ایسی پاک باز ہستیوں کو دنیا میں بھیجا جنہوں نے نہ صرف اسلام کی حفاظت کی بلکہ اپنے لہو سے اس پودے کی آبیاری فرمائی۔ ان مجاہدین اسلام کی جرأت و شجاعت، عزم و استقلال، جاں نثاری و وفاداری کے قابلِ تقلید کارنامے تاریخ اسلام کے صفحات میں ہمیں دعوت عمل دے رہے ہیں۔

حضور پُر نور ﷺ کی گفتار و کردار اور آپ ﷺ کی مقدس تعلیمات کا نام ہی اسلام ہے۔

میرا دین و ایمان فرشتے جو پوچھیں
تمہاری ہی جانب اشارہ کروں میں

آج چمنستان اسلام جو سرسبز و شاداب ہے۔ یہ ہمارے بزرگوں کی قربانیوں کا ثمر ہے۔ ہر دور میں مجاہدین اسلام نے دین مصطفیٰ ﷺ کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا ہے اور قربانیوں کا سلسلہ قیامت تک جاری و ساری رہے گا۔ دین اسلام کے شیدائی و فدائی اس کی سربلندی و بقاء کے لیے قربان ہوتے رہیں گے اور دشمنانِ اسلام کفِ افسوس ملتے ہوئے خاک میں ملتے رہیں گے۔ دین اسلام کی جلا و بقاء جاںثاری میں مضمر ہے۔ جاں نثاری و وفاداری و قربانی کا عجب فلسفہ ہے۔ ظاہر تو ہمیں نظر آتا ہے کہ جاں نثار نے اپنی جان کا نذرانہ دے کر دین اسلام کا ایک چاہنے والا کم کر دیا اور جس دشمن نے اس کی جان لی ہے وہ زندہ ہے۔ اس کو قرآن سے سمجھتے ہیں۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ۝

"اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔"

رب عزوجل کی راہ میں زندگی فنا ہو کر بقاء باقی ہے اس طرح مال کو راہ خدا میں خرچ کرو تو اس میں اضافہ ہوتا ہے۔ اسی طرح جو اللہ عزوجل کے لیے اپنی عزت گراتا ہے یعنی عاجزی کرتا ہے۔ اس کو بلندی عطا ہوتی ہے۔

عن ابی هریرہ رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال نقصت صدقة من مال. وما زاد الله عبدا بعفو الاعزا. وما تواضع احد لله الا رفعه الله عزوجل.

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ معاف کرنے کی وجہ سے بندے کی عزت ہی بڑھاتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر انکساری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔"

کسان کھیت میں بیج پھینک آتا ہے وہ بظاہر بوریاں خالی کر لیتا ہے۔ لیکن حقیقت میں مع اضافہ کے بھر لیتا ہے۔ عیدالاضحی میں لاکھوں جانور ذبح کر دیئے جاتے ہیں۔ اگر غور کیا جائے تو حلال جانور کی پیداوار بہت کم ہے اور خرچ بہت زیادہ، مگر پھر بھی ان جانوروں میں ہم کمی نہیں پاتے۔ وجہ ظاہر ہے اللہ عزوجل کے نام پر ذبح ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس حرام جانوروں کی پیداوار بہت ہے اور خرچ تو ہے ہی نہیں پھر بھی ان کی کمی پاتے ہیں۔

وجہ ظاہر ہے اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح نہیں ہوتے۔ اسی طرح جب کوئی جاں نثار اللہ عزوجل کی راہ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتا ہے تو یہ تو حیات پاتا ہی ہے مگر اس کی برکت سے اس کی نسل و خاندان یا دوست و احباب میں جاں نثاری کا

جذبہ پیدا ہوجاتا ہے۔ایک جاں نثار کے بدلے سینکڑوں جاں نثار پیدا ہوجاتے ہیں۔
اس طرح دین اسلام کی بقاء کا سامان ہوتا ہے۔

قتل حسین اصل میں مرگِ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

میدان کربلا میں سبط رسول۔ ریحانۃ الرسول امام عالی مقام سید الشہداء
حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے کس طرح اپنے مقدس لہو سے دین اسلام کو جلا بخشی۔
اگر واقعہ کربلا کو عقل کی کسوٹی پر رکھیں تو عقل کہتی ہے کہ جان دینے سے مصلحت اختیار کرنا زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ ”جان ہے تو جہان ہے“ زندہ رہے تو خلق خدا کی اصلاح کرکے دین اسلام کو زیادہ عروج دیا جاسکتا ہے۔ دین اسلام کی زیادہ خدمت ہوسکتی ہے اور عشق کی کسوٹی پر پرکھیں۔تو عشق کہتا ہے:

اے عقل تو کہتی ہے جان ہے تو جہان ہے
تو سن میں یہ کہتا ہوں، اسلام ہے تو جہاں ہے
بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ پرواز ہے آج تلک

جانثاری کے فیصلے عشق سے کیے جاتے ہیں۔اس میں عقل کا کام نہیں۔عقل والوں کے نصیبوں میں کہاں ذوقِ جنوں، عشق والے ہیں جو ہر چیز لٹا دیتے ہیں۔
عشق کی باتیں عشق والے ہی جانتے ہیں اور عقل والے اگر مگر میں الجھے رہتے ہیں۔
حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اسلام کی سربلندی کے لیے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرکے لاکھوں مسلمانوں کو اس راہ کا عاشق بنادیا۔

بتلا دو گستاخِ نبی کو غیرتِ مسلم زندہ ہے
دین پہ مر مٹنے کا جذبہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

ہر دور میں کوئی نہ کوئی فداکار جاں نثار حسینیت پر عمل کرتے ہوئے دین

اسلام کی سربلندی کے لیے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتا رہا ہے۔وہ جانتا ہے اگر یہ جان اسلام پر قربان نہیں ہوئی تو پھر بھی یہ جان جا کر رہے گی۔موت اٹل حقیقت ہے۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ

”ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔“

موت ایک ایسی حقیقت ہے جسے جھٹلایا نہیں جاسکتا اور ہر اک نے اس سے دوچار ہونا ہے۔

موت ٹھہری آنے والی، آئے گی
جان ٹھہری جانے والی، جائے گی

اس کا نہ صرف مسلمان بلکہ دیگر مذاہب کے ماننے والوں کو بھی یقین ہے کہ مرنا پڑے گا۔

تو خوشی کے پھول لے گا کب تلک
تو یہاں زندہ رہے گا کب تلک

اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ موت کا ایک وقت مقرر ہے اور جس کا جو وقت مقرر ہے وہ اس سے نہ ایک سیکنڈ پہلے مرسکتا ہے اور نہ ایک سیکنڈ زیادہ جی سکتا ہے۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

{مگر اللہ عزوجل کے محبوب بندے اپنی موت سے باخبر ہوتے ہیں}

اور یہ بھی حقیقت ہے کہ سب کی موت ایک جیسی نہیں ہوتی۔کسی کی موت قابل رشک ہوتی ہے اور کسی کی موت باعث عبرت ہوتی ہے۔کسی کی موت پر تو باران رحمت کی پھوار برستی ہے۔اس کی نماز جنازہ پڑھنے والوں کو مغفرت کا انعام دیا جاتا ہے۔اس کی قبر پر حاضری دینے والے مَن کی مرادیں پاتے ہیں اور کسی کی موت پر تو لعنتوں کی پھٹکار پڑتی ہے۔اس کی نماز جنازہ پڑھنا، اس کو کندھا دینا، اس کی قبر

پر کھڑے ہونا یعنی جانا حرام ہوتا ہے۔ قابلِ رشک موت عاشقِ رسول ﷺ کی ہوتی ہے۔ عاشقِ رسول ﷺ کی حیات کو ہی موت کہہ دیا جاتا ہے۔ عاشقِ رسول کا دنیا سے انتقال فرمانا درحقیقت دنیا کی موت ہوتی ہے۔ کیونکہ دنیا اس کے وجودِ مسعود کی برکتوں سے محروم ہو جاتی ہے اس لیے دنیا آنسو بہاتی ہے۔ جبکہ عاشقِ رسول ﷺ بعد از موت مسکراتا ہے۔ کیونکہ اس کو دنیاوی زندگی سے کہیں بہتر زندگی عطا کر دی جاتی ہے۔

کافر و گستاخ کی موت قابلِ عبرت ہوتی ہے اور ان کی موت تو موت ہی ہوتی ہے۔ ان کی دنیاوی زندگی کو بھی قرآن میں موت کہا گیا ہے اور مومن و عاشقِ رسول ﷺ کی موت کو حیات کہا گیا ہے۔

کافر و گستاخ کی موت "وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ" اور "تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ" کی مصداق ہوتی ہے۔

اور مومن صالح و عاشقِ رسول ﷺ کی موت "وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾" (القرآن) اور اَلْمَوْتُ تُحْفَةٌ لِلْمُؤْمِنِ (الحدیث) کی مصداق ہوتی ہے۔

وقتِ آخر عاشقِ رسول ﷺ کے لیے رب تعالیٰ کی رضا کی نویدِ سعید ہوتی ہے۔

يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿۲۸﴾ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿۲۹﴾ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿۳۰﴾ (الفجر: ۲۷ تا ۳۰)

"اے اطمینان والی جان۔ اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی، پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو، اور میری جنت میں آ۔"

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْۤ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴿۳۱﴾ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿۳۲﴾

"بیشک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور خوش ہو اس جنت پر جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔ ہم تمہارے دوست ہیں دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اور تمہارے لیے ہے اس میں جو تمہارا جی چاہے اور تمہارے لیے اس میں جو مانگو۔ بطور مہمانی بخشنے والے مہربان کی طرف سے۔"

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا
فرش سے ماتم اٹھا وہ طیب و طاہر گیا

موت عاشقِ رسول ﷺ کے لیے خوشیوں کا پیام لاتی ہے، اسی لیے وہ موت کو محبوب رکھتا ہے اور کیوں نہ رکھے؟

جان تو جاتے ہی جائے گی پر قیامت یہ ہے
یہاں مرنے پہ ٹھہرا ہے نظارا تیرا

موت عاشق کے لیے وصالِ محبوب کا ذریعہ ہے وہ موت کا منتظر ہوتا ہے۔

روح کیوں نہ ہو مضطرب موت کے انتظار میں
سنتا ہوں مجھ کو دیکھنے آئیں گے وہ مزار میں

جب عاشقِ صادق حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ کا وقتِ آخر آیا تو ان کی زوجہ

محترمہ نے کہا: "واحزناہ" (ہائے غم)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فوراً کہا:

واطرباہ القی غدا الاحبہ محمدا وصحبہ۔

"واہ خوشی کل ہم محمد ﷺ اور ان کے اصحاب سے ملیں گے۔"

تیری جبکہ دید ہوگی جبھی میری عید ہوگی
میری قبر میں تم آنا مدنی مدینے والے

قبر میں حضور پرنور ﷺ کی تشریف آوری ہوگی۔ حضور ﷺ کے متعلق عقیدہ پوچھا جائے گا۔

مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ حَقِّ هٰذَا الرَّجُلِ۔

"(دنیا میں) تو ان مردِ حق کے بارے میں کیا کہتا تھا۔"

کافر گستاخ تو هَيهات هَيهات لا ادری کہہ کر اپنی قبر کو جہنم کا گڑھا بنائے گا۔ اور عاشق رسول ﷺ کا تو انداز و جواب عشق سے معمور ہوگا۔ "انشاء اللہ" امام اہلسنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ رحمتہ القوی اپنے مشہور زمانہ سلام مصطفیٰ جان رحمت پر لاکھوں سلام کے مقطع میں کتنی پیاری آرزو کا اظہار کرتے ہیں۔

جبکہ خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

مداح الحبیب مولانا جمیل قادری رضوی بھی خوب آرزو کرتے ہیں، بلکہ تمام عاشقان رسول ﷺ کی دل کی آرزو کی ترجمانی کرتے ہیں۔

جب فرشتے قبر میں جلوہ دکھائیں آپ کا
ہو زباں پر پیارے آقا الصلوٰۃ والسلام

یہ تو عاشقوں کو فرشتوں کو جواب دینے کی آرزو ہے، اور انداز کی تمنا بھی

خوب نرالی ہے۔ کسی عاشق نے اس کی ترجمانی کچھ یوں کی ہے:

قبر میں سرکار آئیں میں قدموں میں یوں گروں
گر فرشتے بھی اٹھائیں تو میں ان سے یوں کہوں
اب پائے ناز اے فرشتو میں کیوں اٹھوں
مر کے پہنچا ہوں یہاں میں اس دلربا کے واسطے

اور جب سرکار ﷺ اپنے عاشق کی قبر کو منور فرما کر تشریف لے جانے لگیں تو اس وقت کی بھی خوب آرزو ہے۔

دل بھی پیاسا نظر بھی ہے پیاسی ایسی بھی جانے کی کیا ہے جلدی
ٹھہرو ٹھہرو اے جان عالم ابھی ہم نے جی بھر کر دیکھا بھی نہیں ہے

عاشق رسول موت کو محبوب رکھتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اک دن مرنا ضرور ہے پھر کیوں اس قیمتی زندگی کے لمحات کو لہو ولعب میں ضائع کیا جائے۔ یہ دانشمندوں کا شیوہ نہیں ہے۔ سمجھدار وہی ہے۔ جو اپنے ایک ایک سانس کو عشق رسول ﷺ میں اسلام کی سربلندی کی جستجو میں گزارے۔ اور موت کو بھی گلے لگائے تو عشق رسول ﷺ میں۔ اسلام کی سربلندی میں، دنیا کی ہر شے سے بڑھ کر اللہ عزوجل کے رسول ﷺ کو محبوب رکھے۔ عشق رسول ﷺ کا نام ہی ایمان ہے۔

میرا دین و ایماں فرشتے گر پوچھیں
تمہارے ہی جانب اشارہ کروں میں

عشق رسول کی آگ ہی جہنم کی آگ بجھائے گی۔

اے عشق تیرے صدقے جلنے سے چھٹے سستے
جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے

جب عاشق رسول ﷺ پل صراط سے گزرے گا اس کے نور ایماں سے جہنم کی آگ ٹھنڈی ہونے لگے گی۔ جہنم پکار اٹھے گی۔ اے مردِ مومن جلدی گزر تیرے

نورِ ایماں سے میری آگ ٹھنڈی ہو رہی ہے۔

آقا کا گدا ہوں میں اے جہنم تو بھی سن لے
وہ کیسے جلے جو کہ غلام مدنی ہو

رسول اللہ ﷺ کا عشق اللہ کا محبوب بناتا ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ.

"اے محبوب! تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ۔"

پس میری (محبت دل میں بساؤ) اتباع کرو اللہ (تم سے محبت کرے گا) تم کو محبوب بنا لے گا۔ محبت رسول ﷺ ہی آخرت کا بہترین توشہ ہے۔ ایک شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا۔ عرض کی یارسول اللہ ﷺ قیامت کب آئے گی ارشاد فرمایا" تو نے اس کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے۔ عرض کی نماز و روزہ، صدقہ وخیرات کی کثرت تو نہیں پر آپ سے محبت کرتا ہوں۔ ارشاد فرمایا تم اس کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔

میں ان کے در کا بھکاری ہوں فضل مولیٰ سے
حسن فقیر کا جنت میں بسیرا ہوگا

زندگی کا مقصد ہی عشق رسول ﷺ ہے۔ جو عشق رسول ﷺ سے محروم ہوا وہ زندگی کے مقصد سے دور ہوا۔

تمہاری یاد کو کیسے نہ زندگی سمجھوں
یہی تو اک سہارا ہے زندگی کے لیے
میرے تو سب کچھ آپ ہی ہیں رحمت عالم
میں جی رہا ہوں زمانے میں آپ کے لیے

ہمارے صحابہ کرام وتابعین وتبع تابعین وسلف صالحین وکاملین رضی اللہ عنہم

کی پوری حیات طیبات عشق رسول ﷺ کا بہترین نمونہ ہیں۔ عشق رسول ﷺ ہی کی بدولت بڑی سلطنتیں ان کے زیرنگیں ہوئیں۔ یہ صداقت، عدالت، سخاوت وشجاعت، علم وفراست، فصاحت و بلاغت، امارت وسیادت کے امام ہوئے۔

ان کے جو غلام ہو گئے
وقت کے امام ہو گئے

اسلام کی تاریخ عاشقان رسول ﷺ کے عشق ومحبت کے واقعات سے مالامال ہیں۔ جنہیں پڑھ کر قلب میں عشق رسول ﷺ موجزن ہو جاتا ہے۔ جس طرح حضور ﷺ کی ثناء خوانی عشق میں اضافہ کرتی ہے ایسے ہی عاشقوں کے حالات زندگی کے مطالعے سے قلب میں عشق رسول ﷺ کا تھما سمندر جوش مارنے لگتا ہے۔ آتش عشق رسول ﷺ بھڑکانے کے لیے حضور ﷺ کے سچے عاشق سربراہ سنی تحریک، امیر شہدائے میلاد مصطفیٰ، سیف اعلیٰ حضرت، میرے والد محترم حضرت مولانا عباس قادری رحمتہ علیہ کی زندگی کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالتا ہوں۔ کیونکہ مولانا موصوف کی پوری زندگی عشق رسول ﷺ سے عبارت ہے۔ آپ عشق رسول ﷺ کی چلتی پھرتی تصویر تھے۔ آپ جئے بھی عشق رسول ﷺ میں اور موت بھی عشق رسول ﷺ میں قبول کی۔ آپ کے متعلق کچھ تحریر کرنا میرے لیے اعزاز سے کم نہیں اور مجھے امید ہے میرا یہ عمل مجھ کو حضور ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں سرخرو کرے گا۔ تمام قارئین کرام مولانا موصوف کی زندگی کے بارے میں جان کر مولانا موصوف کے طریق زندگی کو اپنے لیے مشعل راہ بنائیں۔

ولادت

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

مولانا عباس قادری 1968 عیسوی میں حضور داتا علی ہجویری کے نگر لاہور، پاکستان میں پیدا ہوئے۔ ساتویں دن محمد عباس نام رکھا گیا۔ حضور کے نام پر نام رکھنا اس بات کی دلالت کرتا ہے کہ آپ کے والدین کو بھی حضرت محمد ﷺ اور آپ کے اہلِ بیت سے بڑی محبت تھی اور نام محمد کی بھی کیا بات ہے۔

فضائل نام محمد

آنکھوں کا تارا نام محمد ﷺ
دل کا اجالا نام محمد ﷺ
رکھو لحد میں جس دم عزیزو
مجھ کو سنانا نام محمد ﷺ
پوچھے گا مولیٰ لایا ہے کیا کیا
میں یہ کہوں گا نام محمد ﷺ

نام محمد کے فضائل بکثرت ہیں۔ حصول برکت کے لیے کچھ فضائل ہدیہ قارئین کرتا ہوں۔ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول ﷺ نے:

من ولدله مولود فسماه محمد احبالی و تبرکا باسمی کان هو مولوده فی الجنة۔

(احکام شریعت، سیرت حلبیہ، زرقانی المواہب)

"جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور اس نے میری محبت کی وجہ سے اور مجھ سے برکت حاصل کرنے کے لیے بچے کا نام محمد رکھا تو وہ دونوں باپ بیٹا جنت میں جائیں گے۔"

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"قیامت کے دن دو بندے دربار الٰہی عزوجل میں کھڑے کیے

جائیں گے۔ ان میں سے ایک نام محمد اور دوسرے کا نام احمد ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوگا کہ ان دونوں کو جنت لے جاؤ۔ وہ دونوں عرض کریں گے۔ یا اللہ عزوجل ہم کس عمل کی وجہ سے جنت کے حق دار ہوئے ہیں۔ حالانکہ ہم نے تو کوئی عمل جنتیوں والا نہیں کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

ادخل الجنة فانی اکیت علی نفسی الا یدخل النار من اسمه احمد و محمد۔ (احکام شریعت)

"یعنی تم دونوں جنت جاؤ کیونکہ میں نے اپنی ذات پر قسم اٹھائی ہے کہ جس کا نام محمد یا احمد ہوگا وہ دوزخ میں نہیں جائے گا۔"

سیدنا نبیط صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

و عزتی و جلالی عذبت احدا تسمیٰ باسمك فی النار۔

"یعنی اے محبوب مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم میں کسی ایسے بندے کو دوزخ نہ دوں گا جس نے اپنا نام تیرے نام پر رکھا ہوگا۔" (زرقانی علی المواہب، سیرت حلبیہ، احکام شریعت)

علامہ حلبی سیرت حلبیہ میں فرماتے ہیں:

وفی الشفاء ان الله ملائکة سیاحین فی الارض عبادتهم کل دار فیها اسم محمد حراسته۔

"یعنی اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے فرشتے ہیں جو زمین پر چکر لگاتے رہتے ہیں۔ ان کی ڈیوٹی یہ ہے کہ جس گھر میں کوئی محمد نام والا ہو اس کا پہرہ دینا۔" (سیرت حلبیہ)

سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

ما کان فی اھلبیت اسم محمد الا کثرت بر کتہ

''یعنی جس گھر میں کوئی محمد نام والا ہو اس گھر میں برکت زیادہ ہوتی ہے۔'' (احکام شریعت، ذرقانی علی المواہب)

تنبیہ: اس مقام پر علماء وکرام اور محدثین عظام نے فرمایا یہ ساری بہاریں اس شخص کے لیے ہیں جو کہ سنی صحیح العقیدہ ہو۔ ورنہ بے ادب گستاخ کے لیے قسم کی رعایت نہ ہوگی۔ (احکام شریعت)

لاہور سے کراچی آمد:

مولانا عباس قادری رحمۃ اللہ علیہ ایک سال کی عمر میں اپنے والدین کے ہمراہ باب المدینہ کراچی ریگل چوک تشریف لائے۔ ابتداء میں محمد عباس قادری لائنز ایریا میں اپنے والدین کے گھر میں رہتے رہے۔ بعد ازاں پی ای سی ایچ سوسائٹی میں کرائے کے گھر میں منتقل ہو گئے تھے۔

تعلیم:

مولانا موصوف نے میٹرک این جے وی اسکول سے کیا تھا۔ کم عمری میں قرآن ختم کیا بعد میں درست مخارج کے ساتھ مسجد اقصیٰ مدرسہ غوثیہ اکبر روڈ صدر کراچی میں دوبارہ پڑھا۔ آپ کو قرآن کی تلاوت کرنے کا بہت شوق تھا۔ بے انتہا مصروفیت کے باوجود قرآن پاک کی تلاوت کرتے۔ مولانا موصوف بچپن ہی سے باادب بانصیب تھے۔ ہمیشہ والدین کی فرمانبرداری کرتے۔ ان کا ہر حکم بجالاتے۔ ان کو شکایت کا موقع نہ دیتے۔ اور آپ کے بڑے بھی آپ سے بہت محبت کرتے۔ آپ سب کی آنکھوں کے تارے تھے۔ آپ کا بچپن بڑا اچھا گزرا۔ پڑوسیوں کو

آپ سے شکایت نہ ہوتی۔ ان کو بھی سودا سلف لا کر دے دیتے۔ لڑائی جھگڑے سے دور رہتے۔ اپنے ہم عمروں کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھتے۔ گالی گلوچ سے بھی اجتناب کرتے۔

بیعت:

جب تک آپ کسی شیخ کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت نہیں کریں گے تب تک ظاہری باطنی دشمنوں سے مقابلہ ممکن نہیں۔ ایک شیخ کامل ہی ہوتا ہے جو اپنے مرید کو شریعت کے مطابق جینا اور حقیقی دشمن سے لڑنا سکھاتا ہے۔ اسی مقدس جذبے کے تحت والد گرامی نے ۱۹۸۵ء میں شیخ طریقت امیر اہلسنت محمد الیاس عطار قادری صاحب کے ذریعے سے غوث پاک کی غلامی کا اعزاز حاصل کیا اور آخری دم تک اپنی بیعت پر قائم رہے اور اپنے مرشد کامل کی تعلیمات کی روشنی میں دین کے دشمنوں کا مقابلہ کرتے رہے۔

اک میں ہی نہیں

باپ بیٹے کے درمیان تعارف یا محبت کا واقعہ بیان کرنا بے معنی ہے کیونکہ یہ تو فطری بات ہے کہ باپ بیٹے کو محبت ہوتی ہے مگر تب ہوتا جب دوسرے بھی محبت کریں۔ اچھے الفاظ میں ذکر کریں۔ الحمدللہ یہ بات میں نے اپنے والد محترم کے بارے میں بہت دیکھی۔ آپ کی شخصیت میں ایسا جادو تھا کہ آج بھی پرانے دوست جب ملتے ہیں تو ابا حضور کی باتیں کرتے ہوئے آبدیدہ ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ کسی سے والد محترم کا نام سنتے ہیں تو ان کے چہرے محبت سے چمک اٹھتے ہیں اور یہی اللہ کے ولی کی پہچان ہوتی ہے کہ مخلوقِ خدا ان سے محبت کرتی ہے اس کی طرف مائل ہوتی ہے۔

ذریعہ معاش:

ابتداء شیشے کی ایک فرم میں کام کیا۔ بعد میں یہی کام اپنے گھر میں شروع کر دیا۔ رات کو کام کرتے دن میں پڑھائی کرتے۔ گھریلو اخراجات پوری ذمہ داری سے پورے کرتے۔

دعوت اسلامی میں شمولیت:

دین کا کام کرنے کا بہت شوق تھا۔ اس شوق کی بدولت 1980ء میں صرف پندرہ سال کی عمر میں دعوت اسلامی کے ماحول سے وابستہ ہو گئے۔ دعوت اسلامی بھی 1980ء میں بنی تھی۔ اس سے وابستہ افراد بھی بہت کم تھے۔ امیر دعوت اسلامی جو کہ آپ کے مرشد بھی تھے۔ آپ کی زندگی میں انقلاب بپا کر دیا اور مولانا محمد عباس قادری دل و جان سے آقا ﷺ کی امت کو راہ سنت کی دعوت دینے لگے۔

یہ وہ وقت تھا جب لوگ دین سے بہت دور ہو چکے تھے۔ داڑھی رکھنا اور عمامہ باندھنا صرف علما ہی کا خاصہ تھا۔ مساجد میں گنے چنے نمازی ہوتے تھے وہ بھی عمر رسیدہ اور جوان اپنی جوانی کے نشے میں مست تھے۔ کوئی اچھی بات سننے کے لیے تیار نہ تھا ہر کوئی گویا کہ زبانِ حال سے کہہ رہا تھا کہ

ناصحا مت کر نصیحت دل میرا گھبرائے ہے
دشمن جانتا ہوں اسے جو مجھے سمجھائے ہے

مگر آپ نے ہمت نہ ہاری اور مستقل مزاجی کے ساتھ اپنے مرشد کریم کے زیر سایہ دعوت اسلامی کا کام کرتے رہے۔ آپ گھر گھر جا کر لوگوں کو نیکی کی دعوت پیش کرتے۔ مساجد میں مکاشفۃ القلوب سے درس دیتے۔ اپنے پرسوز بیان کے ذریعے لوگوں کی اصلاح کرتے۔ آپ کے مرشد کریم کی نظر فیض اثر نے آپ کے دل سے

دنیا کی محبت یکسر نکال دی۔ آپ کا دل آقا ﷺ کی محبت سے سرشار ہو گیا۔ آپ دین کی خستہ حالی پر بہت کڑھتے تھے۔ آپ کی جوانی عبادت میں گزری۔ آپ کی ذمہ قضاء نماز و روزے نہیں تھے۔ فقہ حنفی کے مطابق اگر لڑکا و لڑکی میں بلوغت کی نشانی نہ پائی جائے تو پندرہ سال کی عمر میں اسے بالغ قرار دیا جاتا ہے۔ نماز و روزے وغیرہ اس پر فرض ہو جاتے ہیں۔ گویا کہ مولانا موصوف جوانی میں قدم رکھتے ہی صوم و صلوٰۃ کے پابند ہو گئے۔

جوانی میں عبادت:

بڑے بخت ور ہیں وہ لوگ جو جوانی میں رب تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ اس کے فضائل بہت ہیں۔

حدیث پاک کا مفہوم ہے:

"بروز محشر اللہ رب العزت کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا، سات اشخاص رب عزوجل کے عرش کے سائے میں ہوں گے ان میں سے ایک جوانی میں عبادت کرنے والا ہے۔"

رحمت عالم نور مجسم شاہ بنی آدم ﷺ فرماتے ہیں:

"پانچ کو پانچ سے پہلے غنیمت جانو، موت سے پہلے زندگی کو بیماری سے پہلے صحت کو، مشغولیت سے پہلے فراغت کو، فقر سے پہلے مالداری کو اور بڑھاپے سے پہلے جوانی کو۔"

تذکرہ الواعظین میں ہے کہ ایک کفن چور نے خلیفہ عبد الملک کو پانچ قبروں کا حال سنایا۔ چار قبروں کے متعلق اس نے بتایا کہ ان میں عذاب ہو رہا تھا۔ اور پانچویں قبر کے متعلق اس نے کہا کہ کفن چوری کرنے کے لیے میں نے پانچویں قبر جب کھودی تو اس کی حالت گزشتہ چاروں قبروں سے بالکل برعکس تھی۔ قبر حد نظر تک

وسیع تھی۔ اندر ایک تخت پر خوبرو نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ غیبی آواز نے بتایا۔ اس نے جوانی میں توبہ کرلی تھی اور نماز و روزہ کا سختی سے پابند تھا۔

ایک بزرگ کا قول ہے کہ جوانی میں عبادت کرنا پیغمبروں کا شیوہ ہے۔

الحمدللہ مولانا محمد عباس قادری شہید نے جوانی ہی میں صالح اعمال کا ذخیرہ جمع کرنا شروع کر دیا تھا۔

سادات کا احترام:

ایک محاورہ ہے با ادب با نصیب بے ادب بے نصیب۔ بلکہ یہ ایک محاورہ ہی نہیں تجربہ بھی ہے۔ جو باادب ہوتا ہے وہ فیض پاتا ہے۔ الحمدللہ میں اور والد محرم کے قریبی ساتھیوں نے جو بات تسلسل سے نوٹ کی وہ یہ تھی کہ آپ سادات کا بہت ادب کرتے تھے۔ کبھی سادات کا حکم نہیں ٹالتے تھے۔ بہت خدمت کرتے تھے۔ میرا حسن ظن ہے ابا حضور نے یہ حدیث سن کر جو میری اہل بیت میں سے کسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا میں بروز قیامت اس کا صلہ اسے عطا فرماؤں گا۔ سنی ہو گی یقیناً اسی حدیث نے ابا حضور کو سیدوں کے ادب کی طرف راغب کیا۔ اللہ ہمیں بھی با ادب بنائے۔

نکاح:

نکاح سنت بھی ہے اور شریعت پر عمل بھی۔ اسی لیے سربراہ سنی تحریک مولانا محمد عباس قادری نے انیس سال کی عمر میں نکاح کی سنت پر عمل کیا۔ نکاح کی تقریب گناہوں کی بھرمار سے پاک تھی۔ یقیناً یہ سوچ دین پر عمل کرنے کی بدولت ملی ہو گی ورنہ آج کل ایسی شادی ہوتی ہے جہاں خرافات نہ ہوتی ہوں مگر جسے اللہ محفوظ رکھے۔

اولاد:

آپ کو اللہ تعالیٰ نے اولاد کی نعمت سے بھی نوازا۔ آپ کے چھ بچے ہیں۔ تین بیٹے اور تین بیٹیاں۔ لڑکوں کے نام بالترتیب یہ ہیں۔ حافظ محمد بلال، محمد سعد علی، احمد رضا۔ الحمدللہ ہم سب بہن بھائی دینی و دنیاوی تعلیم سے آراستہ ہیں۔ والد محترم نے ہماری تعلیم و تربیت میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ والد محترم کی دلی تمنا تھی کہ ان کا بڑا بیٹا عالم بنے۔ الحمدللہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کے صدقے میں نے ان کی اس تمنا کو پورا کیا۔ فقیر نے قرآن حفظ کیا۔ درس نظامی کی تکمیل کی اور مزید دینی تعلیم کا سلسلہ جاری ہے۔

سنی تحریک:

مولانا محمد عباس قادری 1989ء تک دعوت اسلامی کے ماحول سے وابستہ رہ کر دین کا کام کرتے رہے۔ اسی سال آپ دعوت اسلامی سے الگ ہوئے اور پھر امیر شہید اہلسنت قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ نے محمد سلیم رضا قادری شہید رحمۃ اللہ علیہ، محمد افتخار بھٹی رحمۃ اللہ علیہ، عبدالوحید قادری رحمۃ اللہ علیہ، اور مولانا موصوف نے مل کر سنی تحریک کی بنیاد رکھی۔ 1990ء میں باقاعدہ سنی تحریک کے قیام کا اعلان ہوا۔

سنی تحریک کی ضرورت:

مولانا عباس قادری اور آپ کے رفقاء نے سنی تحریک کی بنیاد کیوں رکھی؟ اس کا جواب تفصیل طلب ہے۔ پہلے تو یہ بات ذہن میں رہے کہ مولانا محمد عباس قادری اور آپ کے سب رفقاء دعوت اسلامی سے وابستہ رہ چکے تھے اور یہ سب دین کا کام کرنے کے جذبے سے سرشار تھے۔ ان میں سے کسی کو بھی دعوت اسلامی سے کوئی اختلاف نہیں تھا۔ یہ سب کے سب دعوت اسلامی سے مطمئن تھے۔ ہر تحریک و تنظیم کے الگ الگ اغراض و مقاصد ہوتے ہیں اور یہ انہیں اغراض و مقاصد کے لیے

جدوجہد کرتی ہیں، دعوت اسلامی اصلاح اعمال کی تحریک ہے۔ یہ دنیا کی محبت میں متغرق اور فیشن کے دلدادہ نوجوانوں کو عشق مصطفیٰ کے جام پلا کر انہیں سنتوں کا پیکر بنا رہی ہے۔ بانی دعوت اسلامی کی تعلیم ہے اگر کوئی تمہارے ایک گال پر تھپڑ مارے تو جواب دینے کے بجائے دوسرا گال بھی پیش کردو۔ دعوت اسلامی رحماء بینھم کی آئینہ دار تحریک ہے اور سنی تحریک اشداء علی الکفار کی آئینہ دار ہے۔ سنی تحریک کے اپنے اغراض ومقاصد ہیں۔ سنی تحریک دفاع اہلسنت و جماعت، دفاع مساجد اہلسنت، تحفظ محکمہ اوقاف وغیرہ مقاصد کے لیے سرگرم عمل ہے، دفاع کا شعبہ ایسا شعبہ ہے کہ اس میں تھپڑ مارنے والے ہاتھ کو روکا جائے گا۔ دفاع کے لیے ہاتھ میں پتھر اٹھانے پڑیں یا لاٹھی، اسلحہ اٹھانا پڑے یا احتجاج کرنا پڑے، بشرط ملکی قوانین کے مطابق ہو۔ دعوت اسلامی اور سنی تحریک کی منزل تو ایک ہی ہے ۔ بلکہ ہر سنی تنظیم یا سنی ادارہ ایک ہی منزل کی طرف رواں دواں ہیں۔ بس سواریاں الگ الگ ہیں، جیسی سواری ویسے ہی اس کا انداز ہے، یعنی جیسی تحریک ویسا سپاہی اور اس کا کام، مولانا محمد عباس قادری اور آپ کے رفقاء دفاع اہلسنت کے جذبے سے سرشار تھے۔ ان حضرات نے دعوت اسلامی کے ڈسپلن کو برقرار رکھتے ہوئے سنی تحریک کی بنیاد رکھ دی۔

دعوت اسلامی کا مسلک اہل سنت وجماعت ہے، مسلک اہلسنت وجماعت بریلوی میں تبلیغ قرآن وسنت کی کوئی بڑی تحریک نہیں تھی اور اس بات کی اشد ضرورت تھی کہ کوئی دین کے اس شعبے میں کام کرے۔ دعوت اسلامی نے اس کمی کو پورا کردیا ہے۔

یہ بات ہر ذی شعور جانتا ہے کہ ایک ملک کی فلاح وبقاء کے لیے کئی ادارے سرگرم عمل ہوتے ہیں۔ مثلاً محکمہ پولیس، محکمہ فوج، محکمہ بجلی، محکمہ گیس، محکمہ پانی، محکمہ تعلیم، محکمہ میڈیکل وغیرہ۔ ادارے اور پھر ہر ادارے کے کئی کئی اپنے

شعبہ جات ہوتے ہیں۔ فوج میں ہی دیکھ لیں، بری فوج، بحری فوج، فضائیہ کی فوج وغیرہ اور پھر ان تینوں افواج میں کئی شعبہ جات، اب کوئی کسی بھی ادارے کے کسی بھی شعبے سے وابستہ ہو، وہ سرکاری ملازم کہلاتا ہے وہ ملک کی خدمت کررہا ہے اور پھر ہر ادارے کے اپنے قوانین وشرائط وضوابط دیکھئے فوج میں خدمت سرانجام دینے کے لیے میڈیکل فٹ ہونا ضروری ہے۔ عمر، قد، سینہ وغیرہ فوج کے ادارے کے مطابق ہو جبکہ دیگر اداروں میں یہ شرائط نہیں ہوتیں۔ محکمہ تعلیم سے وابستہ افراد کو ہی دیکھ لیں۔ اساتذہ، لیکچرار، پروفیسرز وغیرہ دبلے پتلے چھوٹے قد وغیرہ کے بھی ہوتے ہیں۔ اگر اس محکمہ میں بھی فوج کی طرح شرائط ہو تو ملک کا نظام درہم برہم ہوجائے۔

دین اسلام سے تمام عالم انسانیت کی فلاح ونجات وابستہ ہے۔

دین اسلام عالمگیر مذہب ہے۔ اس کی بقاء وسربلندی کے لیے کئی تحاریک اور ہر ہر تحریک کے کئی کئی شعبہ جات اور اس کے اپنے اصول وضوابط کی اشد ضرورت لازمی امر تھی۔ دین اسلام کے تبلیغ کے محکمے کو دعوت اسلامی نے سنبھال لیا۔ تبلیغ کے جتنے بھی شعبے ہیں دعوت اسلامی سب میں باحسن خوبی خدمت سرانجام دے رہی ہے۔ اسی طرح دین اسلام کو ایک ایسی تحریک کی بھی ضرورت تھی جو دفاع اہلسنت وجماعت بریلوی کے تمام شعبہ جات میں کام کرے۔ مولانا محمد عباس قادری شہید رحمۃ اللہ علیہ امیر شہید اہلسنت وقائد سنی تحریک محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ شہید اہلسنت محمد سلیم رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ شہید غازی اہلسنت محمد افتخار بھٹی رحمۃ اللہ علیہ شہید مجاہد اہلسنت عبدالوحید قادری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم دیکھ رہے تھے کہ بدعقیدہ دشمنان اہلسنت وجماعت دین اسلام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا رہے تھے۔ یہ بدعقیدہ منظم ومتحد ہو کر مکروفریب کے جال دین اسلام کے ہر شعبے میں بچھا رہے تھے۔ مثلاً دعوت تبلیغ کے شعبے میں دیوبندی کی جماعت تبلیغی جماعت والے اہلسنت وجماعت کا لیبل چسپاں کرکے ظاہری دین داری کا حلیہ بنا کر نماز وروزہ کی دعوت کی آڑ میں بدعقیدگی پھیلا رہے تھے۔ مساجد

اہلسنت و جماعت میں تبلیغی جماعت والے اپنی نام نہاد جہادی تنظیموں کے ذریعے
مساجد اہلسنت پر قابض ہو رہے تھے۔ ایس ڈی ایم بھی بدعقیدہ تھے اور یہ ایس ڈی
ایم اہلسنت و جماعت بریلوی کے خلاف کارروائی کرتے تھے۔ دیوبندی و اہلحدیث
کے دہشت گردوں کو کھلی چھوٹ دے رکھی تھی کہ وہ مساجد اہلسنت پر قبضہ کرلیں۔ یہ
بات ریکارڈ پر ہے، کئی مساجد اہلسنت جنہیں سنی بھائیوں نے چندہ جمع کر کے بنوایا ان
پر آج تک بدعقیدہ قابض ہیں۔ مسلک اہلسنت و جماعت بریلوی کے اکثریتی
آبادیوں میں دیوبندیوں، وہابیوں کی مسجد ضرار بنا کر سنیوں کے عقیدوں کو بگاڑا جارہا
تھا۔ دین اسلام کے سیاست کے شعبے میں جماعت اسلامی، جمعیت علماء اسلام منافقانہ
طرز عمل سے ہر حکومت کی گود میں بیٹھ کر بدمذہبوں کی پیٹھ مضبوط کر رہے تھے۔
سرکاری زمینیں کوڑیوں کے دام اور فری میں ان بدمذہبوں کو دی جارہی تھیں تاکہ یہ
اپنے مدراس قائم کر کے ایسے دہشت گر تیار کریں جو ملک پاکستان میں بدمذہبیت کا
طوفان بپا کردیں اور اپنی حکومت قائم کریں۔

(یہ بات بھی ریکارڈ پر ہے کچھ سالوں کے بعد سوات میں اسلام آباد
میں لال مسجد کا واقعہ، وزیرستان، دیر، کوہاٹ وغیرہ میں دیوبندیوں کی طالبان کے نام
سے بغاوتیں۔ یہ سب کچھ ایک دن میں نہیں ہوا بلکہ طالبان دیوبندیوں کو ضیاء الحق
کے دور سے مضبوط کیا جارہا تھا۔ اگر سنی تحریک کی آواز پر دھیان دیا جاتا تو یہ دن نہ
دیکھنے پڑتے)

سعودی حکومت کی طرح مزارات اولیاء کو زمین بوس کردیں اور اپنی قلبی
خباثت کو تسکین دیں اور پھر اک طرف یہ ظلم بھی ہو رہا تھا کہ یہ بدعقیدہ مزارات اولیاء
کو شرک کے اڈے کہہ رہے تھے اور دوسری طرف محکمہ اوقاف جو کہ تحفظ مزارات
اولیاء کا ضامن ہے اس محکمے کے سیاہ وسفید کے مالک بدعقیدہ بنے بیٹھے تھے۔
مزارات اولیاء پر مسلک اہلسنت و جماعت والے حاضری دیتے اور اپنا

سال بطور نذرانہ پیش کرتے تاکہ مزارات کی زیبائش و آرائش ہو۔ زائرین کے لیے
بہتر سہولتیں فراہم ہوں ان نذرانوں سے ان کے مزارات پر محفلوں کا انعقاد ہو۔ جس
میں علمائے حقہ اپنے وعظ کے ذریعے اولیاء اللہ کی تعلیمات کو عام کریں مگر یہ بدعقیدہ
وہابی، دیوبندی ان نذرانوں پر پلتے اور انہی کے خلاف زبان دراز کرتے تھے۔

تیرا کھائیں تیرے ہی غلاموں سے الجھیں ہیں
عجب ہیں منکر کھانے غرانے والے

مزارات اولیاء کے خلاف مہم چلاتے تھے۔ مزارات کی حفاظت محکمہ
اوقاف کی ذمہ دار ہے۔ مگر ان بدبختوں نے مزارات کو چرسی، موالیوں اور جرائم پیشہ
افراد کی آماجگاہ بنادیا۔ اس سے ان بدبختوں کا مقصد یہ تھا کہ جب بھی ہم مزارات کو
شہید کریں گے عوام مخالفت نہیں کرے گی کیونکہ ان کی نظر میں مزارات کو جرائم پیسہ
افراد کے اڈے ہم پہلے ہی بنا چکے ہیں۔

جہاد کشمیر، جہاد افغانستان کا سہارا لے کر ان بدبختوں نے اپنے ساتھیوں
کے لیے ٹریننگ سینٹر قائم رکھے ہوئے تھے جہاں یہ ہر قسم کا اسلحہ چلانے کی ٹریننگ
دے رہے تھے۔ یعنی ریاست کے اندر ریاست بنانے کی پوری تیاریاں ہو رہی تھیں۔
یہ وہ عوامل تھے جس کے سدباب کے لیے سنی تحریک کی ضرورت پیش آئی۔ تاکہ سنی
تحریک قانون کو پامال کیے بغیر دفاع اہلسنت و جماعت دفاع مساجد اہلسنت و
جماعت دفعا مزارات اولیاء، دفاع ملک پاکستان کرے اور دشمنوں کے مذموم عزائم
خاک میں ملائے۔

اس بات کی طرف بھی توجہ رہے کہ ملک پاکستان کی 90 فیصد آبادی مسلک
اہلسنت و جماعت بریلوی حضرات پر مشتمل ہے، ملک پاکستان کے قیام کے لیے
علمائے اہلسنت و جماعت بریلوی کی قربانیاں ناقابل فراموش ہیں۔ سب سے پہلے
1920ء میں نظریہ پاکستان پیش کرنے والے حضرات امام اہلسنت مجدد دین وملت

امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ رحمتہ القوی کے پیروکار تھے۔ یہ ناقابل تردید
حقیقت ہے کہ علمائے اہلسنت نے برصغیر میں جہاد آزادی کا متفقہ فتویٰ جاری کیا اور
اس فتویٰ کے جاری ہوتے ہی علمائے اہلسنت پر جوروجفا کی آندھیاں چل پڑیں۔
ان پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑ دیئے گئے ان کی خانقاؤں و مدارس زمین بوس کر دیئے
گئے ان کے مال واسباب لوٹ لیے گئے۔ ان کو باغی قرار دے کر قید وبند کی
صعوبتوں میں مبتلا کیا گیا۔ سولیوں پر لٹکایا گیا۔ کالے پانی کی سزائیں دیں گئیں۔ اتنا
سب کچھ ہونے کے باوجود ان کے پائے استقلال میں لغزش نہ آئی اور انگریزوں
سے آزادی حاصل کرنے کے لیے گرانقدر قربانیاں دیں اور سنی کانفرنسوں کے
انعقاد کے ذریعے قیام پاکستان کی راہ ہموار ہوئی۔ سب سے پہلی سنی کانفرنس امام احمد
رضا خان فاضل بریلوی علیہ رحمتہ الھادی کی نگرانی میں 1897ء پٹنہ بہار میں ہوئی۔
دوسری کانفرنس بریلی شریف میں شہزادہ فاضل بریلوی حجتہ الاسلام حضرت مولانا حامد
رضا خان علیہ الرحمتہ الرحمٰن کی صدارت میں 20 فروری 1920ء کو ہوئی۔

تیسری سنی کانفرنس جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں خلیفہ فاضل بریلوی صدر الافاضل
مفتی سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمتہ الھادی کی نگرای میں 16 تا 19 مارچ
1925ء میں منعقد ہوئی تھی۔ سنی کانفرنس ضلع مظفر پور صوبہ بہار میں 16 تا 18 مئی
1930ء میں ہوئی اور آٹھویں عظیم الشان آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس میں 27 تا
30 اپریل 1946ء میں ہوئی۔

مبلغ اعظم حضرت علامہ شاہ محمد عبدالعلیم صدیقی علیہ رحمتہ القوی نے قائد اعظم
محمد علی جناح کی ہدایت پر یورپ، امریکہ اور بلاد اسلامیہ میں مطالبہ پاکستان کے لیے
راہ ہموار کی تو بانی پاکستان نے انہیں سفیر پاکستان کا خطاب عطا کیا۔ مولانا عبدالحامد
بدایونی رحمتہ اللہ الغنی نے سرحد میں ریفرنڈم میں کامیابی کے لیے کلیدی کردار ادا کیا تو
قائد اعظم نے انہیں فاتح سرحد قرار دیا۔ ایک طرف تو قیام پاکستان کے لیے علمائے

اہلسنت کی جدوجہد اور دوسری طرف انگریزوں کے زرخرید غلام دیوبند وہابی مولوی
قیام پاکستان کی بھرپور مخالفت کر رہے تھے۔ انگریزوں کے ساتھ جہاد کرنے کو ناجائز
کہہ رہے تھے۔ ہندو مسلم بھائی بھائی کا نعرہ لگا رہے تھے۔ پاکستان کو پلیدستان اور
قائد اعظم کو کافر اعظم کہہ رہے تھے۔

قیام پاکستان کی مخالفت کرنے کے صلے میں انگریز ان کو خوب نواز رہے
تھے۔ انگریزوں نے ان کی بڑی بڑی یونیورسٹیاں بنائیں۔ بڑے بڑے مدارس
بنائے، دارالعلوم دیوبند قیام پاکستان کی مخالفت کرنے کا انعام ہے اور آج بھی
دارالعلوم دیوبند والے پاکستان کو نہیں مانتے۔ دیوبندیوں وہابیوں کی شدید مخالفت
کے باوجود، علماء اہلسنت ومشائخ عظام کی قربانیوں کے نتیجے میں 27 رمضان
المبارک 1947ء کو دنیا کے نقشے پر نظریہ اسلام کی بنیاد پر پاکستان معرض وجود میں
آیا۔ اور آہ قیام پاکستان ہوتے ہی بانیان پاکستان کی زندگیوں نے وفا نہ کی اور کچھ کو
سازشوں کے تحت شہید کر دیا گیا۔ اور موقع غنیمت جانتے ہوئے دشمنان پاکستان کے
پیروکار وہابی دیوبندی پاکستان کے سیاہ وسفید کے مالک بن بیٹھے۔ تاریخ کو مسخ کیا
گیا۔ دشمنان پاکستان کو پاکستان کا ہیرو قرار دیا جانے لگا۔

(اور آج بھی یہ سلسلہ جاری ہے، دیوبندیوں کی تنظیم سپاہ صحابہ جو کہ کالعدم
جماعت ہے اب اس کا نام بدل کر اہلسنت والجماعت رکھ لیا گیا ہے اور جگہ بہ جگہ
دیواروں پر چاکنگ کی جا رہی ہے کہ اہلسنت والجماعت کے علماء نے پاکستان کو بنایا
تھا اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ بات اگرچہ سچی ہے کہ علماء اہلسنت و
جماعت نے پاکستان کو بنایا تھا مگر یہ علماء ہمارے ہیں نہ کہ ان دیوبندیوں کے۔ یہ
دیوبندی اہلسنت بن کر اور اپنے علماء دیوبند کو علماء اہلسنت بنا کر قیام پاکستان کا
کریڈٹ اپنے نام کر رہے ہیں۔ جو کہ بدترین جھوٹ ہے اور پاکستان کی حفاظت کیا
کریں۔ ان کے بڑوں نے قیام پاکستان کی مخالفت کی اور ان کی مخالفت کو قیام

پاکستان کی حمایت کا نام دیا جا رہا ہے۔ اور اپنے خودکش دھماکوں، اسلام آباد میں لال مسجد بغاوت، سوات میں ریاست کے اندر ریاست بنائے، وزیرستان، کوہاٹ، دیر، مالاکنڈ وغیرہ میں سرکاری اداروں، تعلیمی اداروں کو دھماکوں سے اڑانا، پاکستانی فوج و پولیس کو شہید کرنا، پاکستان کی معیشت کو تباہ کر کے اپنے بڑوں کی خار نکالنے کو محافظ پاکستان کا نام دینا بڑا ہی بھونڈا مذاق ہے، تحریک طالبان پاکستان کے دہشت گرد فرقہ دیوبند سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ دیوبندی پاکستان کو نہ کل مانتے تھے اور نہ آج مانتے ہیں اور اس بات پر ملک پاکستان پر دیوبندی طالبان کے کارنامے سب کے سامنے اپنی حقیقت کے پردے کو چاک کر رہے ہیں)

بانیان پاکستان کی اولادیں کسمپرسی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہو گئے۔ آخر ظلم کب تک سہا جاتا بالآخر 27 رمضان المبارک 1990ء میں بانیان پاکستان کی اولاد میں، بانی و قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری شہید ؒ، مولانا محمد عباس قادری شہید ؒ اور دیگر نوجوانوں نے مل کر تحفظ پاکستان بتحفظ اہلسنت و جماعت اور اپنے اسلاف کے مجاہدانہ اور حریت پسندی کے کردار کو زندہ رکھنے کے لیے سنی تحریک کا اعلان کیا۔

امیر شہدائے میلاد مصطفیٰ مولانا محمد عباس ؒ بانی سنی تحریک محمد سلیم قادری شہید ؒ کے شانہ بشانہ دشمنان اہلسنت و جماعت و دشمنان ملک پاکستان کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بن گئے۔ دفاع کے جتنے بھی شعبے تھے سنی تحریک نے انہیں اپنا نصب العین بنایا۔ یہاں یہ بات بھی واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ سنی تحریک تشدد پر یقین نہیں رکھتی بلکہ عدم تشدد پر یقین رکھتی ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ سنی تحریک قوت و طاقت رکھنے کے باوجود صبر و استقلال کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتی بلکہ ملک پاکستان کے قوانین کے مطابق جمہوریت کی روح کو برقرار رکھتے ہوئے احتجاج اور اپنے حقوق کا مطالبہ کرتی ہے۔ ورنہ جس وقت شہید اہلسنت محمد سلیم رضا

قادری ؒ کو بے دردی کے ساتھ شہید کیا گیا۔ اگر سنی تحریک انتقامی کارروائی کرتی اور قانون کو اپنے ہاتھ میں لیتی تو دہشت گردوں کو کہیں چھپنے کا ٹھکانہ نہ ملتا۔ مگر سنی تحریک نے قانون کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ دہشت گردوں کی نشاندہی کی۔ سنی تحریک کوئی ایسا قدم نہیں اٹھاتی جس سے ملک پاکستان کا استحکام خطرے میں پڑے۔ سنی تحریک نے یزیدیوں کے نہیں حسینیت کے کردار پر عمل کیا۔

اِنَّ اللہَ مَعَ الصّٰبِرِیْن۔

صبر کو دوام حاصل ہوتا ہے اور ظلم ایک نہ ایک دن اپنے انجام کو پہنچتا ہے ۔جس دن سے سنی تحریک کا قیام ہوا مخالفین کے ایوانوں میں زلزلہ بپا ہو گیا ہے۔ سنی تحریک کو ہٹ لسٹ پر رکھ لیا گیا ہے۔ سنی تحریک کے کارکنان کو بے دردی کے ساتھ شہید کیا جا رہا ہے۔ سنی تحریک کو مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ بھی جوابی کارروائی کرے تاکہ اس کو بھی کالعدم کرنے کا جواز ملے۔ مگر اتنا سب کچھ ہونے کے باوجود سنی تحریک کی قیادت نے اپنے کردار سے دشمن کو للکار کر کہا کہ:

سرفروش کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے

سنی تحریک شہادتوں کی تحریک ہے اور شہادتوں کا سفر جاری ہے۔ شہادتوں کے اس سفر میں سنی تحریک کارکنوں کے ساتھ قائدین سنی تحریک کا بھی سفر جاری ہے۔ سلیم رضا قادری ؒ کی شہادت کے بعد بانی سنی تحریک امیر شہدائے اہلسنت محمد سلیم قادری ؒ نے بھی نماز جمعہ کی امامت کے لیے جاتے ہوئے 23 صفر المظفر 18 مئی 2001ء میں جام شہادت نوش کیا۔

عباس قادری بھائی کی پریس کانفرنس

جرنیل اہل سنت قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری اور ان کے رفقاء کی شہادت

کے بعد 19 مئی بروز ہفتہ امیر شہدائے اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء کی نماز جنازہ سے قبل قائد تحریک رحمۃ اللہ علیہ کے دست راست سینئر مرکزی راہنما۔

مولانا عباس قادری کا مرکز اہل سنت میں پریس میڈیا سے پہلا خطاب۔

مرکز اہل سنت پر ہنگامی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سنی تحریک کے سینئر مرکزی رہنما قائد تحریک رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین مولانا عباس قادری نے کہا کہ سنی تحریک کے بانی و قائد سنیوں کے ہیرو و ہر دل عزیز شخصیت ہم سب کے قائد محمد سلیم قادری کو ان کے رفقاء کے ہمراہ اسلام کے دشمنوں نے شہید کر دیا ہے انہوں نے شدید غم و غصے کے عالم میں کہا کہ موجودہ حکومت کے فرقہ وارانہ کشیدگی اور تشدد روکنے کے تمام تر دعوے کھوکھلے اور گیدڑ بھبھکیاں ہیں حکومت نے اپنے دعووں کے برخلاف کبھی کوئی عملی اقدام نہیں کیا اس موقع پر مرکزی رہنما افتخار احمد بھٹی مولانا اکرم قادری اور مقامی رہنما ثروت اعجاز، عبد العزیز چشتی، قاری خلیل الرحمان، قاری اسماعیل، گوجرانوالہ ڈویژن کے حافظ قاسم ضیاء، قصور کے ڈاکٹر حافظ شاہد حسین قادری و دیگر ملک بھر کے ذمہ دار موجود تھے انہوں نے کہا کہ حکومت کی لے پالک نام نہاد جہادی تنظیموں کو کھلے عام اسلحے کی نمائش اور لوٹمار اور دہشت گردی کا لائسنس دے دیا گیا ہے ایسے حالات میں ہم یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ حکومت سے تحفظ کی امید رکھنا دھوکہ ہے، مخالف فرقے کے لوگ غیر قانونی اسلحہ لے کر گھومتے ہیں مگر عوام و قائدین اہل سنت کو ہی سارے قانونی راستے دکھائے جاتے ہیں انہوں نے کہا کہ عوام اہل سنت اس عظیم سانحے کے بعد اپنے دفاع اور حقوق کے تحفظ کے لیے اٹھ کھڑے ہوں انہوں نے اپنے کارکنان کو خصوصی ہدایت دیتے ہوئے کہا کہ اب ہر ایک سنی کو سلیم قادری بن کر کام کرنا ہو گا قائد سنی تحریک امیر شہدائے اہل سنت محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ جو سوچ اور جو فکر سنیوں کو دی اس کو آگے بڑھانا ہی ان سے محبت ہے کارکنان مرکز سے رابطے میں رہیں ہم انشاء اللہ طاقت کے ساتھ قاتلوں کو کیفر کردار

تک پہنچا کر دم لیں گے انہوں نے کہا کہ 18 اپریل کو ہم نے حکومت سے کہا تھا کہ قائد تحریک کی جان کو خطرہ ہے مؤثر انداز کے تحت اسلحہ کے پرمنٹ جاری کیے جائیں جبکہ حساس اداروں نے بھی قائد تحریک کی جان کو خطرہ قرار دیا مگر حکومت نے پھر بھی مؤثر اقدامات نہ کیے بلکہ ہمارے پرمٹ منسوخ کر دیے گئے۔

انہوں نے کہا کہ حکومت نے اگر کوئی مؤثر اقدامات نہ کیے تو جس انداز میں عوام اہل سنت اپنے رد عمل کا اظہار کر رہی ہیں یہ آگ پورے ملک میں پھیل سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سنی تحریک کے رہنماؤں پر عوام اہلسنت' کارکنان' علماء اہلسنت کا شدید دباؤ ہے کہ اب اپنا دفاع خود کیا جائے انتظامیہ نے بے حسی کا مظاہرہ کیا تو پھر نوجوانان اہل سنت کو کنٹرول کرنا ہمارے بس میں بھی نہ ہو گا۔ اس کے نتائج حکومت خوب سمجھتی ہے۔ مولانا عباس قادری نے کہا کہ وزیر داخلہ جس کے دورِ وزارت میں کئی المناک سانحات ہوئے مگر انہوں نے کبھی کوئی اقدام نہیں کیا وہ اپنی ذمہ داری کو ناکامی سمجھتے ہوئے مستعفی ہو جائیں۔ انہوں نے صدر پاکستان چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف اور گورنر سندھ سے مطالبہ کیا کہ وہ فی الفور قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچائیں۔ بصورت دیگر ہم خود بدلہ لیں گے تو اس کے نتائج حکومت اچھی طرح جانتی ہے۔ انہوں نے کہا اس وقت ملک میں کوئی قانون نہیں ہے یہاں پر جنگل کا قانون چل رہا ہے انہوں نے کہا کہ ہم قرآن کے فیصلے کے مطابق خون کا بدلہ خون ہی لیں گے۔ سوئم کے اجتماع سے قبل قاتلوں اور ان کے سرپرستوں کو گرفتار نہ کیا گیا۔ تو ملک بھر میں امن کی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ انہوں نے کہا کہ اب پانی سر سے گزر چکا ہے۔ اہل سنت اس ملک کی اکثریت ہیں۔ ہم اپنا تحفظ خود ہی کریں گے۔ اگر حکومت و انتظامیہ نے ہمارے راستے میں رکاوٹ پیدا کی تو پھر ہم اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ مولانا عباس قادری نے کہا کہ مخالفین اگر یہ سمجھتے ہیں کہ جرنیل اہل سنت محمد سلیم قادری کو شہید کر کے وہ سنی تحریک کو عظیم مشن سے روک دیں

گے تو یہ ان کی خام خیالی ہے انشاء اللہ جب تک ایک سنی بھی زندہ ہے سنی تحریک مساجد اہل سنت اور حقوق اہل سنت کا تحفظ جاری رکھے گی۔ مرکزی رہنماء عباس قادری نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ قائد سنی تحریک کی شہادت کو ہم مختلف زاویوں سے دیکھ رہے ہیں اس سلسلے میں آج رات گئے تحریک کا اعلیٰ سطحی اور مجلس مشاورت کا اجلاس خفیہ مقام پر طلب کرلیا گیا ہے جبکہ ملک بھر کے تمام اہم ذمہ داران بھی مرکز اہل سنت پر پہنچ چکے ہیں۔

عباس قادری کی اہم پریس کانفرنس

جرنیل اہل سنت قائد سنی تحریک امیر شہداء اہل سنت محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء کے قاتلوں اور ان کے سرپرستوں کی واضح نشاندہی کے باوجود عدم گرفتاری پر تحریک کے سینئر مرکزی رہنما مولانا عباس قادری کی پریس کانفرنس شدید ردعمل کا اظہار۔ 22 مئی 2001ء۔

اہل سنت اور بالخصوص سنی تحریک جس عظیم سانحہ سے دوچار ہوئی اس کی دہشت اور بربریت کا اندازہ تو آپ نے لگا ہی لیا ہوگا کہ آج تک بھی ملک اور بالخصوص شہر کراچی کے علاقوں میں کاروبار زندگی معطل ہے دوسری جانب قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری شہید رحمتہ اللہ علیہ اور ان کے دیگر چار ساتھیوں کی شہادت اور ان کے معصوم بچوں کو شدید زخمی کرنے کے واقعہ پر حکومت کے کان پر جوں تک نہیں رینگی اور نہ ہی اب تک حکومت کے کسی اعلیٰ عہدیدار نے مرکز سے تعزیت کے سلسلے میں رابطہ کیا۔ جبکہ مخالفین اہل سنت کا کوئی غیر معروف شخص ہلاک ہو جائے تو پوری حکومتی مشینری کا تانتا بندھ جاتا ہے۔ لیکن سنیوں کے عظیم قائد کے دہشت گردی کا نشانہ بننے پر صدر، چیف ایگزیکٹو وفاقی وزیر داخلہ حتیٰ کے گورنر تک کے پاس وقت نہیں کہ وہ تعزیت کے دو بول ہی آکر بول دیں۔ معزز صحافی حضرات! ہم آپ کے توسط

سے اپنی بات صدر پاکستان، چیف ایگزیکٹو وفاقی وزیر داخلہ تک پہنچانا چاہتے ہیں کہ وزیر داخلہ معین الدین حیدر، گورنر سندھ اور ہوم سیکرٹری نے ہمارے اسلحہ کے پرمٹ کینسل کر دیئے یعنی ہمیں نہتہ کر کے مخالفین اہلسنت کے دہشت گردوں کے ہاتھوں دہشت کا شکار ہونے دیا اور دوسری جانب جہاد کے نام پر مخالفین اہل سنت کھلے عام اسلحہ لیے پھرتے ہیں چیف ایگزیکٹو، وزیر داخلہ اور گورنر یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے اسلحہ کے پرمٹ کینسل کر کے امن قائم کرلیا ہے تو وہ خود بھی بغیر گن مینوں اور پروٹوکول کے چل کے بتائیں۔ معزز صحافی حضرات: حکومتی ایجنسیوں کے پاس ایسی رپوٹس تھیں کے قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری کی جان کو خطرہ ہے اور ایجنسیاں یہ جانتی تھیں کہ قائد تحریک کو کن کن سے خطرہ ہے مگر اس کے باوجود حکومت اور ایجنسیوں نے کوئی سخت حفاظتی اقدامات نہیں کیے جو کہ حکومت کی ہر طرح ناکامی کا ثبوت ہے جس بناء پر یہ واضح ہوتا جارہا ہے کہ قائد تحریک کی شہادت میں حکومت کا بھی ہاتھ ہے مگر ہم مخالفین اہل سنت کو یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ ہم اینٹ کا جواب پتھر سے دینا خوب جانتے ہیں۔ اس وقت ملک کے کئی حصوں اور بالخصوص کراچی میں سنی تحریک کے سینکڑوں کارکنان گرفتار ہیں۔ جبکہ اب بھی پولیس کے نااہل افسران کے حکم پر کارکنان کے گھروں پر چھاپے مار کر چادر و چار دیواری کا تقدس پامال کر کے گرفتار کیا جارہا ہے۔ یہ تمام حالات سے ثابت ہو رہا ہے کہ ملک کو خانہ جنگی کی طرف دھکیلا جارہا ہے۔

معزز صحافی حضرات! سپاہ صحابہ نامی دہشت گرد تنظیم کا ریکارڈ گواہ ہے کہ اس نے ہمیشہ قتل و غارت گری کے ذریعے ہر حکومت کو بلیک میل کیا ہے اور اب بھی وہ اسی راہ پر گامزن ہو کر قتل و غارت گری میں مصروف ہے۔ حکومت صرف بیانات نہ دے بلکہ قاتلوں اور ان کے سرپرستوں کو گرفتار کرے۔ پاکستان علماء اہلسنت مشائخ عظام اور عوام اہل سنت کی قربانیوں کا نتیجہ ہے سنی تحریک نے اپنے قیام سے لے کر آج تک امن و امان اور اپنے ملک کی خاطر صبر کا دامن تھامے رکھا مگر اب پانی سر

سے گزر گیا ہے۔ وزیر داخلہ اسلام آباد بیٹھ کر بیان دینے کے بجائے خود کراچی آ کر معاملات کو دیکھیں۔ معزز صحافی حضرات!۔ 28 مئی کا الٹی میٹم ایک طوفان کی جانب بڑھ رہا ہے۔ ہمارے کارکنان تیار ہیں اور مرکز کے دیئے گئے ٹارگٹ پر عمل کرنے کے لیے بے تاب ہیں حکومت اس سانحہ کے ملزمان اور ان کے سرپرستوں کو فی الفور گرفتار کرے اور اہل سنت کے ہیرو سنی تحریک کے سربراہ محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ کے قاتلوں اور ان کے رفقاء کے قاتلوں کو حکم دینے والوں کے خلاف معروف ''قصوری قتل کیس'' میں پاکستان کے سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کو جو پھانسی دی گئی۔ اس میں بھٹو نے خود براہ راست قتل نہیں کیا تھا بلکہ قتل کروایا تھا بالکل اسی طرح سپاہ صحابہ کی مرکزی قیادت و دیگر کو بالکل اسی طرح قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری اور ان کے ساتھ شہید ہونے والوں کے کیس میں انہیں گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

اس موقع پر تحریک کے مرکزی رہنما افتخار احمد بھٹی، اکرم قادری، عبد العزیز چشتی بھی موجود تھے۔ اس موقع پر مولانا عباس قادری نے اعلان کیا سنی تحریک کی جانب سے ملک بھر کی تمام مساجد میں 25 مئی بروز جمعۃ المبارک یوم مذمت احتجاج کے طور پر منایا جائے گا۔ علماء خطباء اور مقررین قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری اور دیگر 4 ساتھیوں کی شہادت پر مخالفین اہل سنت اور حکومت کے غیر سنجیدہ رویہ کے خلاف رائے عامہ کی راہ ہموار کریں۔

تمام صحافیوں کی آمد کا شکریہ

فقط

محمد عباس قادری

سلیم قادری زندہ ہیں نئے قائد کی ضرورت نہیں (عباس قادری)

سنی تحریک میں اجتماعی قیادت کا تصور ہے سلیم قادری تحریک کے قائد تھے اس کے علاوہ کسی کے پاس کوئی عہدہ نہیں مرکزی کابینہ کے ارکان مرکزی رہنما کہلاتے ہیں اور مقامی تنظیموں کو چلانے والے مقامی رہنما کہلاتے ہیں سلیم قادری مرحوم کا موقف تھا کہ عہدوں کی تقسیم تنظیموں میں نفرت اور تفریق کا باعث بنتی ہے مرکزی قیادت اس وقت چار افراد پر مشتمل ہے اجتماعی قیادت میں دیگر ارکان بھی شامل ہیں جو مرکزی کابینہ کے ارکان بھی ہیں تمام فیصلے کثرت رائے اور اتفاق رائے کی بنیاد پر کیے جاتے ہیں مولانا سلیم قادری مرحوم کے بعد سنی تحریک کی قیادت کون کرے گا اہم سوال کا جواب بہت اہم ہے مولانا عباس قادری سے پوچھا گیا کہ اب سنی تحریک کا قائد کون ہو گا تو انہوں نے برجستہ جواب دیا کہ..... ہماری قیادت تبدیل کب ہوئی..... سلیم قادری ہمارے قائد ہیں سلیم قادری شہید ہوئے ہیں اور قرآن کا فیصلہ ہے کہ شہید زندہ ہوتے ہیں اس لیے زندہ و جاوید سلیم قادری کی موجودگی میں نیا قائد منتخب کرنے کی کوئی ضرورت نہیں سلیم قادری کے نظریات سنی تحریک کی بنیاد ہیں اور سنی تحریک ایک زندہ، متحرک اور فعال تنظیم ہے اس لیے زندہ تنظیم کی زندہ قیادت کی موجودگی میں کسی نئے قائد کی ضرورت نہیں۔

محترم تحریکی ساتھیو!

السلام علیکم!

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہونگے اور تحریکی جدوجہد کو اپنا اوڑھنا بچھونا بناتے ہوئے قائد سنی تحریک امیر شہدائے اہل سنت کے عظیم مشن کو جاری رکھتے ہوئے مسلک اعلیٰ حضرت کے فروغ کے لئے دن رات عملی جدوجہد مرکز کی دی ہوئی

پالیسی کے مطابق کر رہے ہوں گے۔ پیارے تحریکی ساتھیو! سنی تحریک اور ملکی تاریخ میں اہل سنت عقیدہ سے تعلق رکھنے والی عوام کو 18 مئی 2001ء دوپہر 1 بج کر 35 منٹ پر مخالفین اہل سنت یزیدیت کے پیروکار نام نہاد سپاہ صحابہ نے ناپاک جسارت کی جس کے نتیجے میں سنیوں کے ٹیپو سلطان قومی ہیرو بے باک قیادت جرنیل اہل سنت قائد سنی تحریک امیر شہدائے اہل سنت محمد سلیم قادری اور ان کے بہنوئی، بھتیجے، ڈرائیور، گن مین، کو تین اطراف سے چھپ کر نماز جمعہ کی امامت کے لئے جاتے ہوئے راستے میں گولیوں کی بوچھاڑ کر کے دہشت گردی کا نشانہ بنا کر شہید کر دیا جبکہ ان کے ننھے منے دو بیٹوں اور بھانجے کو شدید زخمی کر دیا۔ سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ نے عظیم قربانی دے کر دنیا بھر میں بالخصوص پاکستان کے اہل سنت میں بیداری کی لہر پیدا کر کے جذبہ شہادت کو اجاگر کر دیا ہے۔ میری اور آپ کی ذمے داری پہلے سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔ کہ ہم ان کے مشن کو سنی حقوق کے حصول، مساجد اہل سنت کے تحفظ، علماء و عقیدہ و نظریہ اہل سنت کے عزت و وقار کی خاطر کسی قربانی سے دریغ کئے بغیر ان کے نقش قدم پر چل کر سنیوں کے گم گشتہ مقام کو دوبارہ حاصل کر کے ان کی روح کو تسکین پہنچائیں۔

پیارے سنی اور تحریکی بھائیو! پاکستان جس کی بنیادوں علماء و مشائخ اور عوام اہل سنت کا خون شامل ہے۔ بچوں، بوڑھوں، جوانوں، اور خواتین نے عظیم قربانیاں دے کر اسے حاصل کیا اگر ہم تاریخ کے آئینہ میں چند جھلکیاں دیکھیں تو 1857ء کی تحریک آزادی میں علامہ فضل حق خیر آبادی، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، سید جماعت علی شاہ، بنارس کی سنی کانفرنس، علامہ عبد العلیم صدیقی، مولانا عبد الحامد بدایونی و دیگر اکابرین اہل سنت نے انتھک محنت سے تاریخ رقم کی لیکن پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد کانگریسی نجدی ٹولہ نے منافقانہ طور پر مختلف ناموں سے اپنے ماتھے پر بدنامی کی کالک کو مٹانے اور پاکستان کے قیام میں کردار ادا کرنے والے غیور نڈر

عوام اہل سنت سے انتقام اور گمراہ کرنے کیلئے مختلف ناموں سے سنیوں کا قتل عام، ملک میں دہشت گردی، لوٹ مار، قتل، ڈکیتی چوری، عبادت گاہوں پر قبضہ کرنے کا بازار گرم کر لیا ان مظالم کے خلاف 1990ء میں ایک نوجوان نے تاریخ کو دہراتے ہوئے یزیدیت کے خلاف علم جہاد سنی تحریک کے نام سے بلند کر کے ظلم کی چکی میں پسے ہوئے، عوام اہل سنت میں ایک تحریکی انداز میں بیداری کے لئے گلی گلی، کوچے کوچے، شہر شہر، گاؤں گاؤں جا کر شعور اجاگر کیا اور انہیں جگایا کہ وہ اٹھ کھڑے ہوں اور اپنے غصب شدہ حقوق کے حصول کے لئے ایک پلیٹ فارم سے متحد ہو کر آواز کو بلند کریں۔ اس آواز کو بلند کرنے پر محمد سلیم قادری اور 4 ساتھیوں کو سپاہ صحابہ کے دہشت گردوں نے سرکاری سرپرستی میں شہید کر دیا۔ اس عظیم سانحے والمیے پر پرامن احتجاج کرنے والے نہتے علماء و مشائخ کارکنان تحریک اور عوام اہل سنت پر داتا دربار کے احاطہ میں فائرنگ، شیلنگ اور لاٹھی چارج کا نشانہ بنا کر حکومتی اہلکاروں نے نہ صرف سنیوں پر ظلم و زیادتی کا بازار گرم کیا بلکہ دنیا بھر کے کروڑوں مسلمانوں کے دلوں پر حکومت کرنے والی عظیم روحانی ہستی حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس کے تقدس کو پامال کیا جبکہ قائدین سنی تحریک، علماء اہل سنت، مشائخ عظام، درد رکھنے والے عوام اہل سنت اور کارکنان تحریک پر دہشت گردی، ملک سے بغاوت جیسے جھوٹے مقدمات ملک بھر میں قائم کر دیے اب یہ فیصلہ عوام پر ہے کہ...... قاتلوں کی نشاندہی واضح اور ثبوت ملنے کے باوجود حکومت اب تک قاتلوں کو گرفتار کرنے میں ناکام کیوں؟...... داتا دربار پر حملہ اور بے حرمتی کرنے والوں کے خلاف کاروائی کیوں نہیں کی جا رہی؟...... مرکز اہل سنت کا 4 روز تک محاصرہ پانی بجلی اور کھانا آخر کیوں بند کر دیا گیا؟...... جشن عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر ہر سال جلوسوں، ریلیوں پر حملے آخر کب تک ہوتے رہیں گے؟...... دہشت گردوں اور مخالفین اہل سنت کے سامنے حکومتی بے بسی کیوں؟...... موجودہ حکومت نام نہاد سپاہ صحابہ وہابیوں، دیوبندیوں اقلیتی

گروہوں کی اعلیٰ وزارتوں اور عہدوں سے کیوں نوازتی ہے؟

اے دردمند سنیوں! کیا آپ ان مظالم پر خاموش تماشائی کا کردار ادا کریں گے؟......آخر سنیوں کے سامنے مظالم کا سلسلہ کب تک جاری رہے گا؟......ملک بھر میں قائد کی شہادت سے لے کر آج تک 30 ہزار سے زائد کارکنان کو گرفتار اور تشدد کا نشانہ کیوں بنایا گیا؟......ان مظالم کا راستہ کون روکے گا؟

میرے پیارے سنی بھائیو! اگر آپ ان مظالم اور نجدی ٹولے کا راستہ روکنا چاہتے ہیں تو آپ کو سنیوں کے شیر سلیم قادری کی طرح سینہ تان کر مقابلہ کرنا ہے تو اٹھ کھڑے ہوں اور شہیدوں کے خون کا اور مظالم سے بدلہ لینے کے لئے 8 جولائی 2001ء بروز اتوار بعد نماز عصر نشتر پارک میں چہلم فاتحہ کے موقع پر امیر شہدائے اہل سنت کانفرنس میں شریک ہو کر عہد کے لئے جمع ہوں۔

آپ کی آمد کا منتظر امیر شہدائے اہل سنت قائد سنی تحریک محمد سلیم
قادری رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کا ادنیٰ سپاہی
عباس قادری
(سینئر مرکزی رہنما سنی تحریک)

دنیا کی تاریخ کا انوکھا احتجاج

جرنیل اہلِ سنّت قائد سنی تحریک امیر شہدائے اہلسنت محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ کے قاتلوں اور ان کے سرپرستوں کی گرفتاری پر سنی تحریک کا احتجاجی کرفیو۔

سنی تحریک کے مرکزی سیکریٹریٹ کے مرکز اہلسنت کا محاصرہ 18 مئی کو بروز جمعۃ المبارک قومی ہیرو کی شہادت یہ دکھ یہ سانحہ کوئی دردمند بھول نہیں سکتا۔ قاتلوں اور ان کے سرپرستوں کی عدم گرفتاری بہت کچھ سمجھا رہی ہے۔ حکومت نے اخباری شہ سرخیوں کے ذریعے بم چھوڑے۔ امریکہ کی انٹیلی جنس ایجنسی ایف بی آئی کے

تربیت یافتہ ایجنسیوں کی 8 رکنی ٹیم کو تفتیش کے لیے اسلام آباد سے کراچی بھیجا گیا تاکہ سنی تحریک کو تحقیق کے نام پر ٹھنڈا کیا جاسکے۔ عوام اہلسنت سنی تحریک کی طرف دیکھ رہے تھے۔ سنی تحریک نے علماء اہلسنت کے "اجلاسوں" کو بڑی توجہ کی نگاہ سے دیکھا۔ اب سنی تحریک نے اپنے سنیوں کے ہیرو کی شہادت کے دن سے دیے گئے تمام تحریک کے ذمہ داروں کو "خفیہ پلان" پر عمل کرنے کی ہدایت جاری کی۔ تحریک کے جیالے کارکنان تمام مراحل سے گزرنے کے لیے تیار ہیں غیرت مند عوام اہل سنت سنی تحریک کی جدوجہد کو دیکھ رہے ہیں اب اس سانحہ پر پہلی احتجاجی کال آئی 28 بروز پیر ملک گیر احتجاجی کرفیو" اس کال کا اعلان کیا تھا حکومت و ایجنسیاں فعال ہوگئیں۔ کہ اب گاڑیاں جلیں گی اب دھماکے ہوں گے حکومت کو کیا معلوم کہ غیور سنیوں کو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں صرف بیدار ہونے کی ضرورت ہے اور یہ بیداری کا سبق دینے والے کی شہادت کا احتجاج ہے حکومتی مشینری نے طاقت کے زور پر اس احتجاجی کرفیو کو روکنے کی کوشش کی 27 مئی سے قبل ہی پاکستان میں قائم سنی تحریک کے ضلعی دفاتر پر انتظامی مشینری کی غنڈہ گردی۔ احتجاجی کرفیو کی اطلاع عالمی اور پاکستانی پریس میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا تک پہنچی۔ اس کال کے اعلان کے ساتھ ہی کراچی میں قائم سنی تحریک کے مرکزی سیکریٹریٹ مرکز اہل سنت کا محاصرہ قائم ہوگیا اب رات کی تاریکی چھا گئی۔ شب اتوار مرکز کا محاصرہ ایسے ہوا کہ شہر کراچی نے صبح دیکھا کہ مرکز کے چاروں طرف پولیس، رینجرز اور حساس ادارے الرٹ کھڑے ہیں محاصرے کے بعد حکومت کے ارکان مرکز پر رابطہ کر رہے ہیں کہ "کال واپس لو" مگر جواب قائد سنی تحریک امیر شہدائے اہلسنت محمد سلیم قادری رحمتہ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء کے قاتلوں سرپرستوں کو گرفتار کرو۔ سندھ گورنمنٹ پوری طاقت کے ساتھ احتجاجی کال واپس لینے پر لگی رہی۔ مرکز اہل سنت کا محاصرہ سخت سے سخت ہوا اتوار کا دن پیر میں بدلنے کو ہے مرکز اہل سنت پر ٹیلیفون اور "مختلف ذرائع" سے اطلاع ملی کراچی کی مکمل ناکہ بندی

کرلی گئی ہے کراچی میں قائم تحریک کے آفسوں پر پولیس اور رینجرز کے چھاپے لگ رہے ہیں تحریک کے ذمہ داروں اور کارکنوں کی گرفتاریوں کے لیے طاقت کا استعمال ہورہا ہے مگر عوام اہل سنت اس کال پر عمل کرنے کے لیے مکمل ذہنی اور جسمانی طور پر تیار ہیں مرکز پر اطلاع ملی۔حیدر آباد کے ڈویژن اور علاقائی دفاتر پر چھاپے گوجرانوالہ کے ڈویژن اور علاقائی دفاتر پر چھاپہ قصور میں ضلعی وعلاقائی دفاتر پر چھاپے لاہور کے ڈویژن دفتر پر چھاپہ بسی میں دفتر اور کوئٹہ کے ضلعی دفتر پر چھاپہ ڈیرہ اسماعیل خان کے صوبائی دفتر پر چھاپہ وزارت داخلہ کے حکم پر ڈویژنل وضلعی کنوینرز اور کارکنوں کی گرفتاری اور دفاتر کو سیل کی ہدایت ملی مگر پھر بھی رزلٹ صفر۔ملک بھر سے ہزاروں کارکنان وعوام اہل سنت کی گرفتاری کے لیے پولیس' رینجرز ایف سی اور انٹیلی جنس فعال۔مرکز اہل سنت چاروں طرف سے محاصرے میں تھا۔شہر بھر کے تھانوں کی نفری رینجرز کی نفری اور حساس اداروں کے اہل کار مرکز کے چاروں طرف پھیل چکے تھے۔ایک ہی بات کال واپس لو جواب ملتا جرنیل اہلسنت قائد سنی تحریک امیر شہدائے اہلسنت محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء کے قاتلوں اور سرپرستوں کو گرفتار کرو۔اب حکومت نے فیصلہ کیا کہ پوری طاقت کے ساتھ مرکز کے محاصرے کو سخت کیا جائے مرکز اہل سنت پر تمام انٹیلی جنس ایجنسیاں اس بات کا سراغ لگاتی رہیں کہ مرکز پر کون کون ہے؟ کتنے کارکن ہیں کتنے رہنما ہیں کتنا اسلحہ ہے شب اتوار سے کیے گئے محاصرہ کا جائزہ لینے آئی جی ہوم سیکرٹری سندھ ڈی آئی جی کراچی ایس ایس پی اور افسران کا ہے بگاہے آتے رہے اب شب پیر آپہنچی۔صبح ملک گیر احتجاجی کرفیو ہے اب مرکز کی بجلی کاٹ دی گئی جس کے لیے استعمال میں آنے والا دورانیہ بند ہو گیا۔تھوڑی دیر کے بعد ٹیلیفون لائینوں کو بند کر دیا گیا مگر پھر بھی مرکز پر موجود قیادت کے رابطے ملک کے تمام ذمہ داروں سے جاری رہے۔بھوک اور پیاس گرمی تب بھی نہ بجھیں گی جب تک سنیوں کے شاہ سلیم قادری رحمتہ اللہ علیہ کے قاتل اور ان کے

سرپرستی کرنے والوں کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک نہ پہنچایا جائے۔پیر کا دن آپہنچا شہر کراچی سے پشاور تک غیور سنیوں نے سنی تحریک کی کال پر لبیک کہا۔سڑکیں ویران ہر غیور سنی احتجاج میں شامل ہے۔اہلسنت کے تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے اپنے گھروں پر موجود ہیں کیونکہ سنی تحریک نے کہا کہ صبح 6 کے بعد گھر سے نہ نکلنا احتجاجاً گھروں پر رہنا کاروبار نہ کرنا۔کہیں غیرت مند سنیوں نے کچھ دیکھا تو غیض وغضب ڈھادیں گے۔ملک بھر سے عوام اہل سنت وکارکنان تحریک کی گرفتاریوں کا سلسلہ جاری ہے پیر کو شائع ہونے والے تمام اخبارات سنی تحریک کے اس انوکھے احتجاج پر خبریں اداریے اور تبصرے جاری کر رہے ہیں۔

کور کمانڈر کراچی کا بیان کہ "ایسے احتجاج سے حالات خراب ہو جاتے ہیں" کیا احتجاج بے مقصد ہے کور کمانڈر نے تو کہا تھا کہ ہم قاتلوں کو جلد گرفتار کریں گے مگر اب دس روز گزر گئے۔سنی قوم کے شہید جرنیل سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ کے قاتل اور ان کے سرپرست تاحال دندناتے پھر رہے ہیں رات خبروں میں گورنر سندھ نے آکر یہ کہا کہ "ہڑتالیں اور اس طرح کے احتجاجی کرفیو پر عوام کان نہ دھریں" مگر ملک کے غیور سنی تو ہر طرح کے حالات کے لیے تیار ہیں وزارت داخلہ کی وہی بے ڈھنگی چال کہ ہم قاتلوں تک پہنچ چکے ہیں کیا اب بھی قاتلوں کے سر ہیں اور ان کے سرپرست کہاں ہیں قاتل افغانستان فرار ہوں یا حکومت میں شامل وفاقی وصوبائی وزراء ہوں ہر صورت جرنیل اہلسنت کے قاتلوں اور ان کے سرپرستوں کو گرفتار کرو۔منگل کا دن آ پہنچا۔مرکز اہل سنت کا محاصرہ مزید سخت ہو گیا ملٹری انٹیلی جنس کے اہلکار بھی مرکز کے اطراف میں کھڑے ہو گئے ظلم اور ظلم جاری رہا دنیائے اسلام کی عظیم شخصیت کے قاتلوں اور ان کے سرپرستوں کو حکومت گرفتار نہ کرسکی۔مگر غم سے نڈھال عوام اہلسنت اور مرکز اہل سنت کا محاصرہ جاری رہا۔اب اہلسنت کے اکابرین "بزرگ شخصیات قائد تحریک امیر شہدائے اہلسنت کے متوالے غیور سنیوں نے خود مرکز سے رابطہ کیا۔

پیغام آیا جرنیل اہل سنت قائد سنی تحریک امیر شہدائے اہل سنت محمد سلیم قادری ﷫
کے دیے گئے منشور اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی ﷫ کی
سیرت پر چلنے والو تمہیں ہمارا اسلام ہو۔ اب وزارت داخلہ نے مرکز کے بارے میں اہم
فیصلہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ دنیائے اسلام کی نامور شخصیت بین الاقوامی سطح پر اسلام کی شمع
فروزاں کرنے والے مجاہد اہلسنت مفتی عبدالعلیم صدیقی رحمتہ اللہ علیہ کے صاحبزادے
قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری کی شہادت کو اسلام کا بڑا سانحہ کہنے والے حضرت علامہ شاہ
احمد نورانی دامت برکاتہم العالیہ سے ایک روحانی شخصیت قائد تحریک ﷫ سے شدید
محبت کرنے والے بزرگ نے حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی سے ملاقات کر کے
تمام حالات سے آگاہ کرتے ہوئے انہیں حکومت سے رابطہ کے لیے کہا تو تمام
صورتحال کی معلومات کے بعد حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی صاحب انتہائی
جذبات کے عالم میں وفاقی وزیر داخلہ لیفٹیننٹ جنرل (ر) معین الدین حیدر سے
ٹیلیفون پر گفتگو کرتے ہوئے شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس ملک کی عظیم
اکثریت اہلسنت کے ساتھ حکومت کا یہ رویہ ملک کو خانہ جنگی کی طرف لے جانا چاہتا ہے
اس سے پہلے کہ ایسے حالات پیدا ہوں حکومت بلا تاخیر محاصرہ ختم کرے حکومت کے
نرم رویہ کے معروف تاجر جو محاصرے کے دوران مرکز اہل سنت پر موجود تھے
انتظامیہ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اب تک امیر شہدائے اہل سنت محمد سلیم قادری
﷫ اور ان کے رفقاء کے قاتلوں اور ان کے سرپرستوں کی گرفتاری کیوں عمل میں
نہیں آئی۔ اس سانحہ کے ذمہ داروں کی عدم گرفتاری پر جب سنیوں کی نمائندہ تنظیم سنی
تحریک نے بغیر کسی تخریب کاری دہشت گردی کے عوام اہل سنت کے بل بوتے پر
احتجاج کیا تو آپ نے کربلا کی یاد تازہ کر دی جیسے یزیدیوں نے کربلا کا محاصرہ کیا جیسے
حضرت عثمان غنی پر پانی بند کر دیا گیا جو سب کو پانی فراہم کرتے تھے کنویں بنا کر۔ سنی
تحریک نے بھی عوام کے لیے پانی کی سہولت کے لیے بورنگیں کروائی ہیں۔ ظلم در

ظلم۔ مذاکرات کا سلسلہ جاری ہے مرکز اہلسنت کے چاروں طرف پولیس چوکیاں رینجرز
کی چوکیاں جدید گاڑیاں بلڈنگوں کی چھتوں پر حساس اداروں کی چوکیاں اور ہزاروں
پولیس اور رینجرز کا گھیراؤ کیا معنی رکھتا ہے کیا حکومت قاتلوں اور ان کے سرپرست
وزراء کی ایماء پر یہ ظلم کر رہی ہے؟ رات گئے تک یہ معاملات چلتے رہیں۔ قائد تحریک
کے متوالے سنی تاجروں نے سندھ گورنمنٹ کو بتایا کہ جب تک وزارت داخلہ کوئی فیصلہ
نہیں کر سکتی کھانے پینے کی اشیاء فراہم کرتے ہیں مرکز اہل سنت پر کتنے رہنما اور کتنے
کارکن موجود ہیں حساس اداروں کی پوری کوشش کے باوجود ان کے علم میں نہ آ
سکا۔ اب مرکز اہلسنت پر موجود کارکنوں نے قائد کے متوالوں کے لیے دروازہ کھولا
صرف قائد کے متوالوں کے لیے مرکز اہلسنت پر موجود گرمی بھوک پیاس لیے مگر
ہمتوں کی داستان بنے رہنماؤں کو سنی تاجروں نے اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلایا ان
مذاکرات کے درمیان اکابرین اہلسنت بھی مرکز اہلسنت پر موجود رہنماؤں سے
ملاقات کے لیے موجود تھے محاصرے کے دوران تمام اخبارات، ٹی وی چینل مرکز
اہل سنت کے حالات سے پاکستان کی عوام کو آگاہ کر رہے تھے پاکستان کی تمام مذہبی و
سیاسی جماعتیں مرکز اہل سنت کے ظالمانہ محاصرے کی مذمت کر رہے تھے تاریخ
میں ایسا محاصرہ کبھی نہ دیکھا جہاں جدید اسلحہ اور دہشت گرد موجود ہیں وہاں سے پولیس
اور دیگر ادارے بھاگ جاتے ہیں۔ مگر پرامن سنیوں کو دبانے کی ناکام کوشش
میں حکومت مشغول ہے بھوک اور پیاس نے مرکز اہل سنت میں موجود رہنماؤں
کے حوصلے مزید بلند کر دیے۔ غیور سنی قائد کے متوالوں نے مرکزی رہنماؤں سے گفتگو
کی کہ وزارت داخلہ اور سندھ گورنمنٹ چاہتی ہے کہ آپ رضا کارانہ گرفتاری دیں۔ آخر
کیوں؟ کیا سنی ظلم کا شکار ہو گا نہیں بلکہ ہماری بات ان تک پہنچائیں قائد سنی تحریک
امیر شہدائے اہلسنت محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء کے قاتلوں اور ان
کے سرپرستوں کو 12 ربیع الاول تک گرفتار کرو مرکز اہلسنت کا محاصرہ ختم کرو۔ رہنماؤں

سمیت تمام کارکنان وعوام اہل سنت چاہے وہ ملک کے کسی بھی حصے میں گرفتار ہوں رہا
کرو۔ 3 پوائنٹ پر بات چیت ہوئی وزارت داخلہ سندھ گورنمنٹ سے جاری مذاکراتی
ٹیم کے حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی دامت برکاتہم العالیہ کی تمام باتوں کو تسلیم کر
لیا گیا۔ یوں چار راتوں تین دن سے جاری محاصرہ ختم ہوا۔ اب حساس ادارے اور
پولیس اور ضلع پولیس کے آفسران بے تاب ہیں کہ مرکز اہل سنت میں کتنے کارکنان
موجود ہیں اور کتنے مرکزی رہنما ہیں محاصرہ ختم ہوا رہنماؤں کے حکم پر کارکنوں نے مرکز
کے داخلی راستے کھول دیے رہنماؤں کی اجازت کے بعد مذاکراتی ٹیم نے افسران
کو اندر آنے دیا اب افسران کی ملاقات تحریک کے سینئر مرکزی رہنماء مولانا عباس
قادری، افتخار احمد بھٹی، عبدالعزیز چشتی سے ہوئی۔ اب حساس ادارے کے اہلکار
کارکنان کی گنتی کرنے لگے 8 کارکنان جبکہ لائسنس یافتہ اسلحہ دیکھ کر حیران کیا ان
کارکنان نے اپنے رہنماؤں کی ہدایت پر اتنے افسران اور اتنی نفری کو الرٹ کروایا
تھا۔ اب رہنماؤں اور کارکنوں سے درخواست کی گئی کہ آپ کو گذری تھانے لے جایا
جائے گا جہاں سے آپ تمام کو چوبیس گھنٹے کے بعد رہا کر دیا جائے گا مگر ان رہنماؤں
نے مذاکرات میں یہ مطالبہ رکھا کہ ہم یہاں سے گرفتاری نہیں دیں گے بلکہ از خود
مرکز اہل سنت سے باہر جا کر گرفتاریاں پیش کریں گے مذاکراتی ٹیم اور مرکز کے ایک
ذمہ دار کارکن کے سامنے مرکز کو چیک کیا گیا مگر ایسے کے تمام قیمتی اشیاء کو نہ نقصان
پہنچایا گیا مرکزی رہنما جیسے ہی مرکز اہل سنت سے باہر آئے 3 دن سے روکے گئے
پریس میڈیا نے کیمرے اسٹاٹ کر دیے اور تحریک کے رہنماؤں سے سوالات شروع
کر دیے مرکزی رہنماؤں نے کہا کہ ہم نے جواز خود وزارت داخلہ کی مذاکراتی ٹیم
سے گفتگو کے بعد گرفتاری دی ہے 3 باتوں پر یہ محاصرہ ختم کیا ہے (۱) جرنیل اہلسنت
قائد سنی تحریک امیر شہدائے اہلسنت محمد سلیم قادری ﷫ کے قاتلوں اور ان کے
سرپرستوں کو گرفتار کیا جائے 12 ربیع الاول تک (۲) محاصرہ ختم کر دیا جائے

(۳) وزارت داخلہ ملک سے گرفتار کارکنان تحریک وعوام اہلسنت کو رہا کرے۔ غیر
مشروط طور پر اس گفتگو کے بعد رہنماؤں و کارکنان کو ان کے آرام کے لیے گذری
تھانے لے جایا گیا کارکنان جیسے ہی گاڑیوں میں بیٹھنے لگے بھرپور نعرے لگائے قائد
تیرے خون سے انقلاب آئے گا قائد تیرا نیک مشن جاری رہے گا جاری رہے گا سڑکوں
پر کارکنان تحریک وعوام اہل سنت بھوکے پیاسے رہنماؤں اور کارکنان کی آمد پر
نعرے لگا رہے تھے دوسرے دن تمام اخبارات سے سنی تحریک کے تین پوائنٹ کو
سرخیوں کے ساتھ شائع کیا گیا رہنماؤں کو 24 گھنٹے سے پہلے جانے کے لیے کہا گیا
مگر ساتھ گرفتار کیے گئے کارکنان کو رہا نہ کرنے کے بارے میں بتایا گیا مگر رہنماؤں
نے کہا کہ وزارت داخلہ نے 3 باتوں پر عمل درآمد کے لیے کہا ہے مگر اب اس بات
سے انکار کہ ساتھ گرفتار کیے گئے کارکنان رہا نہیں ہونگے تو پھر ہم بھی نہیں جائیں گے
بلکہ اس تھانے پر دھرنا دیں گے رہنماؤں اور کارکنوں کے استقبال کے لیے
کارکنان تحریک وعوام اہل سنت سینکڑوں گاڑیوں پر مشتمل قافلے آئے تھے ایک مرتبہ
پھر مذاکرات ہوئے کارکنان بھی رہائی کے لیے طویل وقت کے بعد تحریک کے
رہنماؤں نے اپنے ساتھ گرفتار کیے گئے کارکنان کو بھی رہا کروالیا جلوس کی صورت میں
رہنما مرکز اہل سنت پہنچے مرکز اہلسنت پر پولیس اور حساس اداروں کی توڑ پھوڑ واضح
تھی ہر چیز کو الٹ پلٹ کر اور توڑ پھوڑ کر کے چیک کیا گیا کہ شاید کچھ مل جائے ملک
بھر سے اور بالخصوص سندھ اور کراچی شہر سے کارکنان تحریک وعوام اہل سنت کو رہا کر
دیا گیا مگر پولیس نے کئی گرفتار کارکنان پر سنگین مقدمات جھوٹ کی بنیاد پر قائم کر دیئے
بارہ ربیع الاول جشن ولادت آ پہنچا مگر اب تک قاتل اور ان کے سرپرست گرفتار نہ
ہوئے بلکہ وزیر داخلہ نے یہ بیان جاری کر دیا کہ ہم قاتلوں کی گرفتاری کے لیے ڈیڈ
لائن نہیں دے سکتے اس بیان نے ملک بھر کے سنیوں کے زخموں پر نمک پاشی کی
تین باتوں پر کسی ایک پوائنٹ پر بھی عمل درآمد نہ ہوا امیر شہدائے اہل سنت محمد سلیم

قادری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء کے قاتل اور سرپرست بارہ ربیع الاول بلکہ ماہ ربیع الاول گذر گیا۔ اب تک گرفتار نہیں ہوئے بلکہ رہنماؤں اور کارکنان پر ملک سے بغاوت اور ناجائز اسلحہ کے مقدمات قائم کردیے۔ یعنی مرکز اہل سنت سے حاصل کیے جانے والا لائسنس یافتہ اسلحہ بھی کئی مرتبہ کی یقین دہانیوں کے باوجود واپس نہ ہوا جب کہ کراچی شہر کے کئی کارکنان پر دہشت گردی اور دیگر عدالتوں میں جھوٹے مقدمات چلائے جارہے ہیں۔ کیا اب بھی ہمیں حکومتی شوشوں پر یقین رکھنا چاہیے نہیں بلکہ عوام اہلسنت صرف سنی تحریک کی طرف دیکھیں۔ اور اپنے بازوؤں کی قوت پر وہ سب کچھ کر گذریں کہ دشمنان اسلام جرنیل اہل سنت امیر شہدائے اہلسنت محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ کے قاتلوں اور سرپرستوں کو تباہی وعبرت کا نشان بنادیں۔

4 جولائی 2001ء کو سنی تحریک کے سینئر مرکزی رہنما مولانا عباس قادری کی اعلیٰ وفد کے ہمراہ گورنر سندھ سے ملاقات

سنی تحریک کے سینئر مرکزی رہنما مولانا عباس قادری نے چار جولائی 2001ء بروز بدھ گورنر ہاؤس نو رکنی وفد کے ہمراہ سندھ کے گورنر محمد میاں سومرو سے ملاقات کی اس وفد میں سنی سنی تحریک کے مرکزی رہنما افتخار احمد بھٹی محمد اکرم قادری عبدالعزیز چشتی سید مظفر شاہ قادری اور دیگر رہنما وعلماء بورڈ کے اراکین موجود تھے اس ملاقات کے موقع پر چیف سیکریٹری سندھ جاوید اشرف ہوم سیکرٹری، سیکرٹری اوقاف، آئی جی پولیس سندھ، ڈی آئی جی اور کمشنر کراچی موجود تھے گفتگو کا آغاز تلاوت کلام پاک ونعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا سنی تحریک کے سینئر مرکزی رہنما مولانا عباس قادری نے گورنر سندھ سے گفتگو کرتے ہوئے۔

کہا کہ قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء کی شہادت کو آج 48 روز گذر چکے ہیں۔ قائد تحریک رحمۃ اللہ علیہ کی سیکیورٹی پر معمور پولیس گارڈ نے

جوابی فائرنگ کرکے ایک دہشت گرد کو مقابلے میں ماردیا تھا موقع پر مارا جانے والا ارشد عرف پولا کا سپاہ صحابہ کا دہشت گرد تھا مگر واضح نشاندہی کے باوجود قاتل قتل کے ذمہ دار اور سرپرست تاحال آزاد ہیں جبکہ اس سانحے پر سنی تحریک نے پرامن احتجاج کیا تو حکومت نے ہمارے کارکنان کو گرفتار کرلیا جبکہ اب بھی کئی کارکنان پر انسداد دہشت گردی کی عدالتوں میں جھوٹے مقدمات چلائے جارہے ہیں جبکہ مرکز اہل سنت کا محاصرہ کیا گیا اور قانونی اسلحہ بھی پولیس نے غیر قانونی طور پر اپنے پاس رکھا ہوا ہے جبکہ اعلیٰ افسران اسلحہ واپسی کے احکام دے چکے ہیں مگر تمام احکام دھرے کے دھرے رہ گئے ہیں۔ جبکہ سنی تحریک کے رہنماؤں وکارکنان پر ملک سے بغاوت کے اور دیگر جھوٹے مقدمات قائم کردیے گئے ہیں۔ 18 مئی کے سانحے کے خلاف جب داتا دربار لاہور میں احتجاج ہوا تو پنجاب حکومت نے نہتے عوام اہل سنت کو تشدد کا نشانہ بنایا بارھویں شریف کے موقع پر میلاد جلوسوں پر حملے کیے گئے جس سے پنجاب کالونی کراچی میں ایک سنی نوجوان شمریز خان شہید ہوا شہید کے قاتلوں کی بھی واضح نشاندہی ہوگئی ہے یہ قاتل وہی ہیں جو 18 مئی کے سانحے کے ذمہ دار ہیں۔ مگر تاحال قاتل آزاد ہیں۔ یہ تمام حالات فرقہ واریت پھیلانے والے عناصروں کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ کیونکہ اس وقت بھی وفاقی وصوبائی امور کے وزراء اور وزیر قانون سندھ بھی مسلک اہل سنت سے تعلق نہیں رکھتے جس بنا پر اہل سنت پر ظلم وزیادتی کا بازار گرم ہے۔ ہمارے کئی کارکنان شہید ہوئے بالخصوص سلیم رضا کے قتل کیس میں ابھی تک کوئی پیش رفت نہیں ہوئی ہم نے ہر دور میں ملک، اور بالخصوص سندھ میں فرقہ وارانہ کشیدگی کے خاتمے کے لئے حکومت کو تجاویز بھی دی ہیں۔ مگر ان تجاویز پر اب تک عمل درآمد نہ ہوا جبکہ جیل میں موجود سنی قیدیوں کے ساتھ امتیازی سلوک اور جیل انتظامیہ کا نامناسب رویہ بھی اشتعال انگیز ہے واضح نشاندہی کے باوجود قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ کے قتل میں ملوث نام

نہاد سپاہ صحابہ کے دہشت گرد ذمہ داران اور سرپرست آزاد ہیں۔ اس عدم گرفتاری پر عوام اہل سنت و کارکنان تحریک انتہائی مشتعل ہیں۔ گورنر سندھ محمد میاں سومرو نے سنی تحریک کے سینئر مرکزی رہنما مولانا عباس قادری کی گفتگو کو غور سے سننے کے بعد کہا کہ سنی تحریک کے سربراہ محمد سلیم قادری کے قاتلوں کی گرفتاری اس سانحے کے پس پردہ حقائق تک پہنچنے کے لئے سندھ حکومت کوششیں کر رہی ہے۔ دہشت گردی میں ملوث عناصر خواہ کسی بھی روپ میں ہوں بلاتفریق انہیں کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔ داتا دربار کے سانحے کے واقعہ کے سلسلے میں گورنر سندھ نے کہا کہ وفد کا ایجنڈا حکومت پنجاب تک پہنچا دیا جائے گا۔ مساجد عبادتگاہوں درگاہوں کے سلسلے میں ہماری واضح پالیسی ہے ان کے تقدس کو ہر صورت میں یقینی بنایا جائے گا۔ کیونکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں صوفیاء کرام کا کردار رہا ہے۔ سنی تحریک کے سینئر رہنما مولانا عباس قادری اور ان کے وفد کی دو گھنٹے سے طویل ملاقات رہی گورنر سندھ نے سنی تحریک کے اعلیٰ سطحی وفد کو یقین دلایا کہ سنی تحریک کے سربراہ محمد سلیم قادری کے قاتلوں اور ان کی پشت پناہی کرنے والے عناصروں کو جلد کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔

جرنیل اہلِ سنت قائد سنی تحریک سلیم قادری شہید کے چہلم پر سربراہ سُنی تحریک محمد عباس قادری کا پہلا خطاب

الحمد للہ رب العالمین۔
والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین
اما بعد اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

میرے واجب الاحترام معزز علماء اہل سنت مشائخ اہل سنت قائدین اہل

سنت اور درد رکھنے والے سنی بھائیو! آج کا یہ اجتماع جو کہ ہم اپنے قائد، اپنے بھائی، اپنے دوست، اپنے رہبر، اپنے رہنما، امیر شہداء اہلِ سنت جناب محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں ہم یہاں جمع ہیں اور اتنی بڑی محفل سجی ہے کہ ہر طرف سر ہی سر نظر آ رہے ہیں جو باہر ہے سنی تحریک کے ساتھی اگر باہر ہیں یا سلیم بھائی کے نام پر ایصالِ ثواب کی نیت سے یہاں پر باہر جو کھڑے ہیں گھوم رہے ہیں ان سے بھی میں یہی کہوں گا اندر آجائیے۔ کچھ کام کی باتیں ہو جائیں۔ جو باہر ہیں وہ اندر آجائیں۔ جو کھڑے ہیں وہ بیٹھ جائیں جو کھڑے ہیں اپنی اپنی جگہوں پر وہ بیٹھ جائیں اور جو باہر کھڑے ہیں وہ اندر آجائیں۔ جہاں جس کو جگہ ملتی ہے وہاں بیٹھ جائیں ہم اپنے قائد کے نام پر یہاں جمع ہوئے۔ محفل سجی ہے۔ پر شمع محفل نہیں ہے۔ محفل تو ہے پر جانِ محفل نہیں ہے۔ کل تک ہم سلیم بھائی کی تقریر سننے کے لیے بے قرار رہتے تھے۔ ان کی وہ آواز جس میں مسلکِ اہلِ سنت کے لیے ایک درد تھا ایک سوز ایک دعوت ایک پکار آج وہ آواز ہمیں سنائی نہیں دے رہی وہ پرنور چہرہ کہ جن پر اللہ عزوجل کا خاص کرم تھا۔ آج وہ پرنور چہرہ ہماری نگاہوں سے اوجھل ہے۔ مسلک کی راہ میں عقیدے کی راہ میں میرے قائد نے اپنی جان دے دی اور یہ ثابت کر دیا کہ حقوق اور نظریے کے لیے اگر ہمیں بڑی سے بڑی قربانی بھی دینی پڑے گی۔ تو ہم دیں گے میرے قائد ہمارے دلوں کی دھڑکن ہمارا سکون ہمارا چین حکومت وقت کی بے بسی اس کی نااہلی کی وجہ سے سپاہ صحابہ کے غنڈوں نے دن دہاڑے شہید کر دیا۔ سنیوں یہ روایتی اجتماع نہیں۔ ہم یہاں ماتم کرنے کے لیے جمع نہیں ہوئے۔ ہم یہاں رونے پیٹنے کے لیے جمع نہیں ہوئے۔ ہم ایک نئے حوصلے اور نئے عزم کے لیے جمع ہوئے ہیں ہم اس لیے جمع ہوئے ہیں کہ ہم یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ ہم اپنے قائد کے خون کا بدلہ لیں گے ہم یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ ہم ایک ایک بوند کا بدلہ لیں گے۔ ہم میں جب تک سانس ہے ہم دیوبندیت وہابیت کو نیست و نابود کر دیں گے۔ چاہے کوئی بڑی سے

بڑی دیوار کوئی بڑی سے بڑی رکاوٹ چاہے کوئی سا بھی قانون ہماری راہ میں حائل
ہوگا۔ ہمیں روکنے کی کوشش کرے گا پر ہم رکیں گے نہیں اور بدلہ لے کے چھوڑیں
گے اپنے قائد کا بدلہ لے کر چھوڑیں گے اپنے قائد کا بدلہ لے کر چھوڑیں گے۔

عباس بھائی قدم بڑھاؤ
ہم تمہارے ساتھ ہیں
قرآن کا قانون ہے
خون کا بدلہ خون ہے

ہم اس عزم اور اسی تحریک کو اور اسی مشن کو ہم آگے چلائیں گے اور یہ بتا
دینا چاہتے ہیں کہ آج حکومت وقت کہتی ہے کہ ہم نے ماحول کو سازگار بنا دیا ہے۔ ہم
نے تمام معاملات کو درست کر دیا ہے۔ سنیوں میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ جب قائد
تحریک رحمۃ اللہ علیہ حیات تھے اس وقت ان کے تحفظ کے لیے ہم نے اٹھارہ بار
حکومت پاکستان سے اپیل کی کہ خدارا ہمارے قائد کو ہمارے رہنما کو ہمارے لیڈر کو
تحفظ دیا جائے۔ ریکارڈ پر ہے یہ بات یہ سمجھ لیجیے یا صرف ایسے ہی اٹھ کر مت چلے
جائیے گا۔ اٹھارہ درخواستیں ایسی ہیں جو ہم نے حکومت سندھ، وفاقی گورنمنٹ کو دی کہ
ہمارے قائد کی جان کو خطرہ ہے۔ لیکن کوئی سنوائی نہیں ہوئی۔ کوئی سنوائی نہیں ہوئی
کوئی پروٹوکول نہیں دیا گیا۔ کوئی تحفظ نہیں دیا گیا۔ ایک اتنا بڑا آدمی کہ جس نے
پورے پاکستان کی سنیت کا بیڑا اٹھایا ہوا تھا۔ قیادت کا بیڑا اٹھایا ہوا تھا۔ رہنمائی کا بیڑا
اٹھایا ہوا مخالفانِ اہلِ سنت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے والا ہم نے
کہا ان کو تحفظ دو گورنمنٹ کے پاس نہ پولیس والے تھے نہ جناب کوئی گارڈ تھے نہ
انتظامیہ نہ انتظامات تھے ہم نے بار بار کئی مرتبہ ان کی یاد دہانی کرائی کہ خدارا حالات
کے مطابق جس طرح کہ کراچی کے حالات ہیں ملک کے حالات ہیں کہ جہاں ہر آدمی کو
مارنے کی ایک قیمت مقرر ہے۔ ہر آدمی کی اس کے قد کے مطابق اس کی صلاحیتوں

کے مطابق اس کی اہمیت کے مطابق اس کی ایک قیمت مقرر ہے۔ اگر ایک عام
آدمی ہے تو 25.000 میں آپ اس کو مروا سکتے ہیں۔ یہ سن لیں یہ گورنمنٹ یہ انتظامیہ
کے لوگ سن لیں جو امن امان کے نام پر سب کو بے وقوف بناتے ہیں۔ 25.000
روپے میں عام سا کوئی سا بھی آدمی آپ مروا دیں۔ 50.000 میں اس سے بڑا
قد آور ہے تو۔ اس سے بڑا ہے تو ایک لاکھ۔ اس سے بڑا ہے تو ڈیڑھ لاکھ۔ دو لاکھ تین لاکھ
یہاں بولیاں لگتی ہیں۔ قد کے حساب سے، یہاں پر قاتل دندناتے گھومتے ہیں۔
دہشت گرد منڈلاتے ہیں لیکن ہم نے جب اپیل کی تو ہماری کوئی سنوائی نہیں ہوئی
بلکہ وہ پرمٹ جو کہ حکومت سندھ نے سنی تحریک کے لیے بحال کیے ہوئے تھے جس کا
ہم ٹیکس دیتے ہیں اس پر ٹکٹیں لگتی ہیں تمام معاملات کو ہم چلاتے تھے۔ قانونی
طریقے سے حکومت سندھ نے اس کو بھی کینسل کر دیا اور اس کے بدلے میں ایک گارڈ
سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ کی حفاظت کے لیے معمور کر دیا گیا۔ ایک گارڈ آپ دیوبندیوں
کا پروٹوکول دیکھو، وہابیوں کو دیکھو آغا خانیوں کو دیکھو شیعوں کو دیکھو تو ہر طرف نفری ہی
نفری نظر آئے گی۔ ان کا شیعوں کا دس آدمیوں کا جلوس ہوتا ہے بیس آدمیوں کا جلوس
ہوتا ہے تو ہر طرف پولیس رینجرز ہیلی کاپٹر بلڈنگوں پر ریلیوں پر حفاظتی اقدامات کیے
جاتے ہیں۔ پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا۔ ایسے حالات پیدا کیے جاتے ہیں کہ کوئی شیعوں کو
انگلی نہ کر دے۔ اس چکر میں یہ کام کرتے ہیں لیکن جب سنیت کی باری آتی ہے سنیوں
کی باری آتی ہے تو کوئی سننے والا نہیں ہوتا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا آپ کے لیے
کوئی پروٹوکول نہیں ہے۔ آپ کے لیے کوئی پرمٹ نہیں ہے۔

آپ کے لیے کوئی قانون نہیں ہے۔ آپ کے لیے کوئی حفاظتی اقدامات
نہیں ہیں۔ آپ کے لیے کوئی معاملات نہیں ہیں۔ بھلے ہاں آپ اکثریت میں ہیں۔
ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم 80 فیصد ہیں۔ صحیح ہیں آپ ٹیکس سب سے زیادہ دیتے
ہوں گے۔ آپ پر امن سب سے زیادہ ہوں گے۔ صحیح اس ملک میں۔ آپ کی آبادی

زیادہ ہے۔ آپ کے سارے معاملات ہیں لیکن قانون آپ کے لیے نہیں ہے۔ قانون آپ کو کوئی سپورٹ نہیں کر سکتا۔ قانون آپ کو کوئی تحفظ نہیں دے سکتا۔ قانون سے آپ کوئی امید مت رکھیں۔ اپنے بل بوتے پر یہ سارے کام کریں اپنے بل بوتے پر سارے معاملات کریں آپ حکومت کی طرف اگر ٹک ٹکی باندھ کر دیکھیں گے۔ تو آپ کی جان بھی چلی جائے گی یہ بات سمجھ جائیں کہ اگر حکومت کی طرف انتظامیہ کی طرف پولیس کی طرف اگر آپ نے حفاظتی اقدامات کے حوالے سے امید لگائی کہ شاید یہ ہمارے معاملات کو سنوار دیں گے۔ شاید یہ ہمیں تحفظ دیں گے تو یہ بھول ہے یاد رکھیے گا یہ بھول ہے اگر اپنے آپ کو تحفظ دینا ہے تو اپنی مدد آپ کے تحت اگر اپنے معاملات کو چلانا ہے تو اپنی مدد آپکے تحت۔ اگر سنی تحریک کو چلانا ہے تو اپنی مدد کے تحت اور اگر مسلک کی خدمت کرنی ہے تو اپنی مدد آپ کے تحت۔ اگر مسلک اعلیٰ حضرت کی خدمت کرنی ہے تو اپنی مدد آپ کے تحت آپ کو کوئی فنڈ کوئی ایسے معاملات کوئی ایک کوئی تحفظ آپ کو نہیں ملے گا۔ یہ ساری جتنی مرحت ہیں۔ یہ وہابیوں کے لیے ہیں دیوبندیوں کے لیے ہیں شیعوں کے لیے ہیں یہ سب چھوٹے فرقوں کے لیے ہیں۔ لیکن اس ملک کی جو اکثریت آبادی ہے اس کے لیے کوئی ایسے معاملے نہیں ہیں کوئی تحفظ کی بات نہیں ہے۔ ہمارے علماء کے لیے کوئی ایسا تحفظ نہیں ہے۔ سنی تحریک کو بنے ہوئے 11 سال ہو گئے اس گیارہ سال میں ہمارے بے شمار رہنما شہید ہو گئے جس تفتیش پر جس انداز میں آج یہ حکومت تفتیش کر رہی ہے اسی انداز میں آج سے تین سال پہلے سنی تحریک کے مرکزی رہنما جناب سلیم رضا رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت پر اسی انداز کی تفتیش کی گئی تھی اور اسی انداز کے بیانات اس وقت بھی شائع ہوئے تھے کہ ہم قاتلوں کو نہیں چھوڑیں گے ہم ان کو جڑ سے اٹھا کر پھینک دیں گے۔ ہم سروں تک پہنچ گئے ہیں۔ آپ بتائیں تین سال ہو گئے ہیں سلیم رضا کی شہادت کو کہاں وہ سر گئے کہاں وہ قاتل گئے یہ حکومت کی پالیسی ہوتی ہے کہ کسی طرف

سنیوں کو جمع مت ہونے دو کسی طرح ان سے اتحاد نہ پیدا ہونے دو اگر ان میں اتحاد پیدا ہو گیا تو یہ ہر دیوار کو توڑ دیں گے بلکہ ہر حکومت کا تختہ پلٹ دیں گے کیونکہ یہ 80 فیصد ہیں۔ یہ ۸۰ فیصد ہیں ان کو منظم نہ ہونے دو سلیم رضا کی شہادت ہوئی ہم نے اس وقت بھی بڑا ولولہ مچایا ہم نے۔ بہت چیخ و پکار کی اس وقت کے گورنر سے بھی ہم نے ملاقات کی۔ جو آج وزیر داخلہ ہے ہم نے اس سے بات کی کہاں ہم کوئی کسر نہیں چھوڑیں گے ہم نے اسکیچ بنا دیئے انہوں نے کارٹون بنانے والے لوگوں کو اپنے پاس بٹھا رکھا ہے۔ جو پیسوں پر کسی کی تصویر بھی بنا کر دے دیتے ہیں بے وقوف بنانے کے لیے کہ ہم نے اسکیچ بنا لیے ہیں۔ ارے جب تم نے اسکیچ بنا لیے جب تمہارے پاس نام آ گئے تو قاتل کہاں فرار ہو گئے یہ سمجھ میں نہیں آتی بات۔ سنیوں سمجھنے کی بات ہے جب تمہیں اسکیچ معلوم ہیں تم نے اسکیچ بنا لیے ہیں تمہارے پاس قاتلوں کے نام ہیں تو پھر قاتل کہاں فرار ہو گئے۔ قانون اتنا کمزور کیوں ہو گیا یہ قانون کو کیا ہو گیا کہ جو اپنے ہی ملک کے لوگوں کو تحفظ نہیں دے سکتا۔ اس قانون کو کیا ہو گیا وہ لوگوں کو تحفظ نہیں دے سکتا۔ جو پر امن ہیں اس قانون کو کیا ہو گیا جو اس پاکستان بنانے والوں کی اولاد کو تحفظ نہیں دے سکتا۔ یہ کس قسم کا قانون ہے جو ہم پہ لاگو نہیں ہوتا ہمارے معاملات کو نہیں چلاتا۔ تین سال ہو گئے ابھی تک ایک قاتل نہیں ملا اٹھارہ مئی کو وہ دن جس دن کور کمانڈر نے سندھ کے کور کمانڈر نے سندھ کے معاملات کا چارج لیا وہ دن جس دن سندھ کے کور کمانڈر نے سندھ کے سارے معاملات کا چارج لیا تھا اختیار لیا تھا اور اس عزم کا اعلان کیا تھا کہ ہم امن قائم کریں گے اسی دن قائد تحریک کو شہید کر دیا گیا۔ میں بولتا ہوں وہ دن تو بڑا مبارک تھا جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ بڑا عظمت والا دن تھا بڑا برکت والا دن تھا۔ ہمیں اس دن سے کوئی شکایت نہیں ہمیں شکایت ہے تو حکومت سے ہے جو اس دن کور کمانڈر کو کیوں نافذ کیا جس دن ہمارے قائد کو جانا تھا ایسے نااہل آدمی کو اس دن کیوں چارج دیا جس دن ایسے حالات

پیدا کیے گئے کہ جب دن دیہاڑے 1 بج کر 35 منٹ پر ہمارے قائد کو تین طرف سے مورچہ بند ہو کر سپاہ صحابہ کے دہشت گردوں نے دن دیہاڑے شہید کر دیا۔ خون میں لت پت کر دیا ان کے سینے کو چھلنی کر دیا ان کے چہرے پر انوار کو چھلنی کر دیا اس دن کور کمانڈر نے چارج لیا تھا میں کہتا ہوں وہ لمحات جس وقت اس نے چارج لیا تھا وہ اہل سنت کے لیے بدترین لمحات تھے وہ لمحات جس وقت اس کور کمانڈر نے سندھ کے معاملات کو چلانے کا حکومت نے ذمہ داری دی۔ وہ بہت غلط ٹائم تھا اسی دن محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت ہوئی دن دیہاڑے موٹر سائیکل پر تین طرف سے انہوں نے فائرنگ کی مورچہ بند ہو کے۔ سنیوں یہ سمجھنے کی بات ہے کہ قاتل فرار نہیں ہوئے قاتل بھاگے نہیں ہیں قاتل حکومت کی گود میں بیٹھے ہیں قاتل حکومت کی سرپرستی میں۔ قاتل حکومت کی ناک کے نیچے ہیں۔ اگر یہ کہتے ہیں کہ جناب قاتلوں کو ہم ڈھونڈ رہے ہیں تو یہ جھوٹ ہے۔ یہ فریب ہے یہ ناانصافی ہے ہم اس تفتیشی ٹیموں سے مطمئن نہیں ہیں۔ یہ بات سمجھ لیجیے۔ ہمارا کام صرف یہی نہیں ہے کہ ہم مر کر اپنے سامنے والے کی ایف آئی آر کٹوا دیں۔ ہمارا کام اتنا ہی نہیں رہ گیا صرف سنی اتنا فالتو نہیں ہے کہ کوئی مار دے تو آپ بولیں جناب تھانے میں جا کر ۳۰۲ کا مقدمہ بنا لیں یہ کوئی قانون نہیں ہے کہ آؤ صرف ۳۰۲ کی ایف آئی آر کاٹ کے آپ بولو گھر کو چلے جائیں۔ ہمیں حکومت کو دیے ہر معاملے کو پرامن طریقے سے ہونا چاہیے۔ آج کا یہ جلسہ جو کہ نشتر پارک میں ہونا تھا سنو سنو سنو ظلم وہ ظلم جو ہر روز ایک نئے انداز میں تم پر ڈالا جاتا ہے وہ ظلم کی چادر جو صرف اہلِ سنت پر تنی ہوئی ہے وہ چادر جو اہلِ سنت پر ڈالی ہوئی ہے 53 سال سے اس ملکِ پاکستان میں ہر انداز میں ہر طریقے سے ہمیں دیوار سے لگانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ہم نے بارہ مرتبہ ہر سطح پہ احتجاج کیا ہم نے اس پر ہر انداز میں بات کی لیکن کوئی سنوائی نہیں ہے۔

سنو سنو ہم ان تفتیشی کمیٹیوں سے ان تفتیشی معاملات سے ہم مطمئن نہیں ہیں۔

یہ سب صرف وقتی طور پر ٹھنڈا کرنے کی بات ہے۔ اٹھارہ مئی کو یہ واقعہ ہوا۔ آج ۸ جولائی ہے۔ حساب لگا لو آج کتنے دن ہو گئے ہیں۔ ۱۸ مئی سے لے کر ۸ جولائی تک کے کتنے دن ہوئے۔ ایک ماہ ۲۰ دن تقریباً ہوئے ہیں۔ آج کوئی قاتل نہیں پکڑا گیا۔ ہم نے FIR کٹوا دی ہم نے اس میں نامزد کروا دیے۔ ہم نے بتا دیا کہ قاتل کون ہیں۔ سارے معاملات کو ڈیل کر دیا۔ تمام نشاندہی کر دی گئی۔ ثبوت فراہم کر دیے گئے لیکن اس کے باوجود حکومت کہتی ہے کہ ہم قاتلوں کو ابھی نہیں پکڑ سکتے۔ کیوں کہ امن خراب ہو جائے گا۔ کہتے ہیں کہ امن خراب ہو جائے گا قاتلوں کو پکڑنے سے اگر امن خراب ہو جائے گا تو ہمارے مرنے سے بھی امن قائم نہیں ہوگا۔ یہ بات تم سمجھ لو کہ اگر تم سمجھتے ہو کہ تم نے ہمیں نشتر پارک میں ہمیں جلسہ کرنے کی اجازت نہیں دی نشتر پارک میں تمام سیاسی اور مذہبی تنظیمیں جلسہ کرتی ہیں وہاں کوئی انوکھا درخت، پھول پودے نہیں لگے ہوئے کہ وہاں صرف سنی تحریک پر پابندی ہے۔ وہاں شیعوں کی مجلسیں ہوتی ہیں۔ دیوبندیوں کے جلسے ہوتے ہیں۔ سیاسی تنظیموں کے جلسے ہوتے ہیں۔ جب سنی تحریک نے اعلان کیا کہ ہم نشتر پارک میں اپنے قائد کا چہلم منائیں گے تو نشتر پارک کو سیل کر دیا گیا۔ تالے ڈال دیے گئے۔ ہمیں کہا کہ کوئی اور مقام رکھ لو۔ ہم نے کہا کہ نشتر پارک میں کیا ہے۔ اس میں کیا معاملہ ہے۔ کہا نہیں یہاں پابندی ہے۔ ہم نے کہا ہم مر گئے، ہم لٹ گئے، ہم تباہ ہو گئے، کیا چہلم کرنے پر بھی ہم پر پابندی ہے۔ کہا: دفتر کے نیچے کر لو۔ دفتر کے نیچے تم چہلم کر لو۔ تمام انتظامات ہم تمہیں دیں گے۔ تمہارے انتظامات پر لعنت۔ تمہارے تمام تحفظ، تمہارے تمام اقدامات پہ لعنت۔ ہمیں تم سے کوئی غرض نہیں ہے۔ ہم اپنی مدد آپ کے تحت چل رہے ہیں۔ ہمارے بازوؤں میں ابھی اتنی طاقت ہے کہ ہم قاتلوں کو ٹھکانے لگا کر چھوڑیں گے۔ ہمارے میں ابھی اتنے حوصلے ہیں اور اتنا عزم ہے کہ چاہے قاتل افغانستان چلا جائے یا کسی اور ملک چلا جائے یا دیوبندی کے دار العلوم میں چلا جائے

یا دیوبندیوں کے کسی مدرسے میں چلا جائے اس کو پناہ نہیں ملے گی۔ ہم ان کو بے چین کر دیں گے۔ ہم ان کو بے قرار کر دیں گے۔ ہم ان کو چین سے نہیں رہنے دیں گے۔

سنیوں یہ بہت بڑا نقصان ہے۔ یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ اتنی بڑی زیادتی ہونے کے بعد ہمیں نشتر پارک میں چہلم کرنے کی پرمشن نہیں۔ ہمیں اجازت نہیں۔ ہمیں کہا گیا دفتر کے نیچے کرلو۔ ہم نے تمام پوسٹر لگا دیے، بینر لگا دیے۔ ہم نے کہا کہ تمام انتظامات ہم نے کر لیے۔ ہم پرامن طریقے سے ہر طریقے سے ہم سے لکھوا لو ہم سے جیسی چاہو ضمانت مانگ لو۔ ہمیں یہاں پر اپنے قائد کے ایصالِ ثواب کی محفل تو کرنے دو۔ کہا نہیں کوئی اور بات کرلو۔ ہم نے گورنر سندھ سے بات کی۔ کہا نشتر پارک کے علاوہ کوئی اور بات کرلو۔ ہم نے ہوم سیکرٹری سے، چیف سیکرٹری سے بات کی کہا کوئی اور بات کرلو۔ ہم نے کمشنر کراچی سے بات کی، کہا کوئی اور بات کرلو۔ اسلام آباد فون کیا، وزیر داخلہ کو محی الدین حیدر کو، اس کو کہا مسئلہ ہے ہماری فریاد سنو۔ کوئی فریاد نہیں سنی گئی۔ کوئی جواب نہیں آیا۔ اسلام آباد کی ٹھنڈی فضاؤں میں بیٹھ کر شیروں کی طرح وہاں پر گرجنے والا وہ لسی کا گلاس پی کر مولا جٹ بننے والا اپنے آپ کو پتہ نہیں کیا سمجھتا ہے۔ کہتا ہے اسلحہ جمع کرا دو۔ ۲۰ جون آخری تاریخ ہے۔ ۲۰ جون آخری تاریخ ہے تمہیں اسلحہ کا جب یاد آیا جب ہمارے قائد کی شہادت ہوگئی۔ تمہیں سارے قانون جب ہی یاد آتے ہیں جب سنیوں کو مٹا دیا جاتا ہے۔ اس سے پہلے جب وزیر داخلہ نے اسلام آباد میں میٹنگ رکھی تمام رہنماؤں کو بلایا گیا وہاں سلیم بھائی بھی تشریف لے گئے۔ وہاں سلیم بھائی نے دبنگ انداز میں ان کو بتایا کہ یہ تم نے جہاد کے نام پر، کشمیر کے نام پر جن تنظیموں کی تم سرپرستی کر رہے ہو شہروں میں دفاتر قائم ہیں اور اسلحے کی بھرمار ہے ان کی روک تھام ہونی چاہیے۔ اس وقت تو تم نے کوئی اسلحے پر قانون نافذ نہیں کیا اس وقت تو تمہیں کوئی اسلحہ ناجائز نظر نہیں آیا۔

وزیر داخلہ کہتے ہیں کہ اسلحہ جمع کرا دو۔ کون سا اسلحہ جو ناجائز ہے۔ دیوبندی

کہتے ہیں کہ ہم اسلحہ جمع نہیں کرائیں گے۔ اخبارات کے ریکارڈ پر ہے یہ بات۔ یہ سن لیں میں ثابت کر سکتا ہوں سنیوں تم ہی ہو جو بالکل نادان لوگ ہو۔ جو سادہ لوگ ہو۔ جو لائسنس والا بھی رکھ کر گھبراتے ہو۔ جو کہتے ہیں یہ لائسنس والا ہے پولیس چھاپہ نہ مار دے۔ بولتے ہیں فون آتا ہے یہ لائسنس والا ہے۔ اخبارات میں بڑے زور و شور سے بیان آرہا ہے۔ کہ اسلحہ جمع کرا دو۔ لائسنس والا ہے کیا کریں۔ ہم نے کہا کہ وہ تو ناجائز کی بات ہے۔ کہا بڑا مسئلہ ہے۔ بہت بڑا مسئلہ ہے سنی گھبراتا ہے۔ لائسنس والا رکھ کے وہ لائسنس جس کی ٹکٹیں لگی جاتی ہیں جس کی سالانہ فیس دی جاتی ہے۔ جس کی لائسنس بنانے پر فیس دی جاتی ہے۔ سنی بھولا ہے۔ کہتا ہے اس کو رکھنے میں بھی مسئلہ ہو جائے گا۔

دیوبندی کہتا ہے کہ ہم ناجائز اسلحہ جمع نہیں کرائیں گے۔ اخبارات میں آئی ہے یہ بات۔ یہ ریکارڈ پر ہے۔ سنو سنیو سنو، میں حکومت سے مطالبہ کرنے نہیں آیا۔ میں گورنمنٹ سے مطالبہ کرنے نہیں آیا۔ کیونکہ قراردادیں اور مطالبوں میں ہماری زندگی نکل گئی ہے۔ سنی ۵۳ سال سے قراردادیں پیش کر رہا ہے۔ سنی ۵۳ سال سے اور وہی قراردادیں جو ۵۳ سال پہلے بنی تھیں، وہی قراردادیں چل رہی ہیں۔ وہی مطالبے چل رہے ہیں۔ لیکن اس پر سنوائی نہیں ہوئی۔ ہم قراردادیں پڑھنے نہیں آئے۔ ہم مطالبہ کرنے نہیں آئے۔ بلکہ ہم یہ بتانے آئے ہیں کہ جو ہمارے ساتھ جیسا کرے گا اس کو ویسا جواب دیں گے۔

سنو سنو کیا بات ہے کیا اتنی رات گزر گئی۔ جو ہمارے ساتھ جیسا کرے گا ہم اس کو ویسا ہی جواب دیں گے۔ جو جس انداز میں جو ہم سے بات کرے گا اسی انداز میں ہم اس سے بات کریں گے۔ اگر کوئی گالی دے گا، تھپڑ مارے گا، گھونسہ کھائے گا، گولی مارے گا، گولی ماریں گے ہم میں اس کو۔ جو جس انداز میں ہم سے بات کرے گا ہم اسی انداز میں اس سے نمٹیں گے۔ ہمیں حکومت سے کوئی امید نہیں۔ ہم نے وزیر داخلہ سے بات کی، اس وقت سلیم قادری صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب اسلام آباد میں

تھے وہاں ان کو بتایا یہ دہشت گرد تنظیمیں جو جہاد کے نام پر، کشمیر کے نام پر چندہ کر رہی ہے، اسلحہ جمع کر رہی ہے، کراچی میں، لاہور میں، فیصل آباد میں، اسلام آباد میں، پنڈی میں، انہوں نے دفاتر قائم کیے ہیں۔ بتاؤ کشمیر کا جہاد کشمیر میں لڑا جائے گا یا کراچی میں یا لاہور میں؟ یا پنڈی میں لڑا جائے گا؟ یہ دفاتر انہوں نے کیوں بنائے ہیں؟ یہ ٹریننگ سنٹر انہوں نے کیوں بنائے ہیں؟ کس کے لیے بنائے ہیں؟ ان کو کوئی قانون لاگو نہیں آتا؟ ان کے قلعے نما مدارس جہاں چوکیاں اور مورچے بنائے ہوئے ہیں وہاں پر کوئی قانون نظر نہیں آتا؟ وہاں تمہیں کوئی اسلحہ نظر نہیں آتا؟ کیوں کہ وہاں تمہاری وہاں جاتے ہوئے جان جاتی ہے۔ تمہیں پتہ ہے یہ جواب دے دیں گے۔ سنی سیدھا ہے جواب نہیں دیتا۔ سنی اس لیے جب پولیس نظر آتی ہے فوراً بول دیتا ہے بھائی میں پر امن ہوں۔

پولیس اس لیے اسے دباتی ہے انتظامیہ اسی لیے اسے دباتی ہے وزیر داخلہ نے بیان دیا کہ اسلحہ جمع کرا دو۔ دیوبندیوں نے کہا کہ نہیں کرائیں گے۔ وزیر داخلہ کے غبارے کے ہوا کیوں نکل گئی؟ یہ تمہارے غبارے سے ہوا کیوں نکل گئی؟ اب بتاؤ ان پر بغاوت کے مقدمے۔ بتاؤ تمہارا وہ قانون کہاں گیا جو سنیوں پر مقدمے بناتا ہے۔ تمہارا وہ قانون کہاں گیا جو سنیوں کو بند کرتا ہے۔ آج بھی ہمارے لڑکے سلیم بھائی کی شہادت سے لے کر آج بھی ہمارے لوگ جیلوں میں پڑے ہیں۔ پیشیاں بھگت رہے ہیں۔ ان کی ضمانتیں نہیں ہونے دے رہے۔ ان کو بند کر کے رکھا ہوا ہے۔ مرکزی رہنما پر، مرکزی قیادت پر بغاوت کے مقدمے بنائے گئے ہیں۔ ظلم کے مقدمے بنائے گئے ہیں۔ قتل کے مقدمے بنائے گئے ہیں۔ یعنی کہ ہم مظلوم بھی ہیں، مر بھی رہے ہیں پھر بھی حکومت ہم سے کوئی شفقت کا ہاتھ محبت کا ہاتھ یا محبت سے دو جملے بولنے کے لیے کوئی تیار نہیں ہے۔

میں پوچھتا ہوں جب دیوبندی مرتا ہے تو صدر سے لے کر ڈی سی تک سب

وہاں پہ حاضریاں لگاتے ہیں۔ یہ بات ہے کہ جب ان کا دیوبندی مولوی مرتا ہے تو تمام لوگوں کی ٹانگیں کپکپانے لگتی ہیں کہ اب حالات خراب ہو جائیں گے۔ میں حکومت کو بتا دینا چاہتا ہوں۔ اے ایجنسیوں کے لوگو! تم نے غلط رپورٹیں بنا کر حکومت کی دی ہیں۔ تم نے یہ ظاہر کرایا ہے کہ اس ملک میں دیوبندیوں کی اکثریت ہے۔ نہیں نہیں یہ رپورٹیں صحیح نہیں ہیں۔ ہم یہ چیلنج کرتے ہیں کہ کوئی ثابت کر دے کہ اہلِ سنت کے علاوہ کسی اور کی اکثریت ہے ہم یہ ملک چھوڑ دیں گے۔ جاؤ چیلنج ہے۔ ہمیں کوئی ثابت کر دے۔ وزیر داخلہ صدر صاحب، بنوریہ کا کوئی مولوی مرتا ہے صدر تعزیت کے لیے آتا ہے فوراً۔ شاید کبھی ان سے محب وطن کا کوئی عنصر نکلتا ہوگا۔ لیکن پتہ چلا کہ اس کا تعلق بھی بے غیرتوں کے ٹولے سے ہے۔ وہ آیا اور چلا گیا۔ اس کے بارے میں کسی نے صحیح لکھا ہے آج اس کو چلتا کر دیا ہے۔ کیا کر دیا ہے؟ چلتا کر دیا ہے۔

کہا بابا بہت ہو گئی ماما گیری۔ اب گھر کو نکلو۔ بہت کر لیے وزارت کے مزے۔ تم تو مشیر تھے اب دیکھو تمہارے ہاتھ میں صدارت میں بندر کے ہاتھ میں ناریل لگ گیا تھا۔ اس لیے تم نے بڑے مزے اڑا لیے۔ چل اب نکل اس کو چلتا کیا۔ اس کے بارے میں کسی نے بہت اچھا لکھا ہے کہ تو رفیع کسی اور کا تھا تجھے تاڑتا کوئی اور ہے۔ تجھے جنرل مشرف نے چلتا کر دیا۔ یہ مت سمجھ کہ اس میں سارا کچھ جنرل مشرف کا ہاتھ ہے۔ یہ وزارت یہ صدارت ہم تھوکتے ہیں اس پر۔ ہم مسلک کے سامنے نظریے کے سامنے یا رسول اللہ کے نام کے سامنے ان وزارتوں کی ان صدارتوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اگر تم نہیں آئے۔ ہمیں کوئی افسوس نہیں ہے۔ ہمارے چہلم پہ جید علماء آئے ہیں۔ سلیم بھائی کی شہادت پہ جنازے میں جید علماء آئے۔ پورا کراچی آیا۔ لاکھوں کا مجمع جس کو میڈیا کہتا ہے پاکستان کی تاریخ میں اس سے بڑا جنازہ نہیں ہوا۔ جس کو پورے میڈیا نے یہ و نہ تی تحریک کا رسالہ نہیں ہے۔ سنی تحریک کا کوئی اخبار نہیں ہے۔ جو بتا ہے۔ سنو سنو وہ سلیم

قادری جس کو لوگ بولتے تھے یہ جذباتی ہے، یہ نوجوان ہے، سنجیدگی نہیں ہے۔ عمر کم ہے۔ سنو تم نے ہمارے قائد کا عمر کے حساب سے ان کے تمام معاملات کا مسلک سے محبت کا حساب کتاب کیا۔ یہ تمہاری بھول ہے۔ وہ نوجوان تو تھے وہ کم عمر بھی تھے لیکن ان کے جزبات بہت بلند تھے۔ ان کے نظریات بہت بلند تھے۔ ان کے ارادے اتنے بلند تھے کہ جہاں کہیں بھی جب وہابیت کے ایوانوں میں ان کا نام جاتا تھا تو لرزہ قائم ہو جایا کرتا تھا۔ وہابی دیوبندی ڈر جایا کرتے تھے۔ وہ قد آور شخصیت تھی۔

اے ناسمجھ لوگو جو عمر کے حساب سے مسلک کو ناپتے ہو، اے وہ لوگو! جو عمر کے حساب سے کسی کے جذبات کا اندازہ لگاتے ہو، یہ تمہاری بھول ہے۔ دیکھو وہ نوجوان مسلک کی راہ میں چلا گیا۔ وہ نوجوان مسلکِ یارسول اللہ کے نام پہ قربان ہو گیا۔ بچوں کے ساتھ، بہنوئی کے ساتھ، بھتیجے کے ساتھ، امام حسین کی سنت پر عمل کیا۔ اسی کو سنیت اور حسینیت کہتے ہیں کہ وہ ....

ظلم دیکھو ظلم۔ سنو سنو جانا نہیں گھروں کو، ڈرنا نہیں کیوں کہ ایسے لمحات بار بار نہیں آیا کرتے۔ اگر قائد کی شہادت سے یہ بیداری کی لہر اٹھی ہے اور قوم جاگ گئی ہے تو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ میں یہی کہوں گا اگر ہمارے قائد نے مسلک کے نام پر اپنی جان دے دی تو ہمیں اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ اگر یہ لوگ اگر آج کراچی سے لے کر خیبر تک احتجاج ہوا شہادت پر تو پوری دنیا جانتی ہے ہم نے دس دن صبر کیا ہماری عمریں بھی کم ہیں ہاں ہاں ہماری عمریں بھی کم ہیں۔ لیکن ہم سے پنگا ہماری عمر کے حساب سے مت لینا۔ یہ سن لو دیوبندیو وہابیو ہم سے پنگا تم نے لے تو لیا ہے جو تم کو بہت مہنگا پڑے گا۔ بہت مہنگا پڑے گا۔ تم نے سلیم بھائی کو شہید کر کے اچھا نہیں کیا۔ تم نے ظلم کیا ہے۔ تم نے زیادتی کی ہے۔ تم نے ناانصافی کی ہے۔ تم نے بے غیرتی کی ہے۔ تم نے یزیدیت کا ثبوت دیا ہے۔ تم نے اپنے حرامی ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ قائد تحریک کو شہید کر کے وزیر داخلہ کہتا ہے کراچی میں آیا۔ آ کر ایک

جوشیلی پریس کانفرنس کی اور کہا کراچی میں ہم امن کر دیں گے۔ سلیم قادری کے قاتلوں کو ہم نہیں چھوڑیں گے۔ ہم ان کے قاتلوں کو نہیں چھوڑیں گے۔ حکومت ان کے سارے انتظامات کر رہی ہے۔ سارے معاملات کر رہی ہے۔ نہ کھیلیں گے نہ کھیلنے دیں گے۔

تو کہتا ہے کہ نہ کھیلیں گے نہ کھیلنے دیں گے۔ تم نے تو کھیل لیا تمہاری بنائی ہوئی تنظیموں نے کھیل لیا تمہاری سرپرستی میں وہ کھیل چکے۔ اب تو سنیوں کی باری ہے کھیلنے کی۔ اب تو سیریز پوری چلے گی۔ کھیل پورا کھیلیں گے۔ سنو سنو بھاگنے نہیں دینا کسی کو۔ جانے مت دینا ہم پورا کھیل کھیلیں گے۔ ہم نہیں بھاگیں گے۔ وزیر داخلہ کہتا ہے اب نہیں کھیلیں گے کیوں ڈر گئے کیا؟ کپکپی طاری ہو گئی؟ ابھی تو ہم نے کچھ بھی نہیں کیا۔ صرف انوکھی کال دی ہے۔ جس کو لوگ بولتے ہیں یہ انوکھی کیا ہوتا ہے۔ ہم نے کہا ابھی انوکھا بھی دیکھو گے۔ کہا انوکھی کیا ہوتا ہے ہم نے کہا ابھی آگے آگے دیکھو کیا ہوتا ہے۔ حکومت وزیر داخلہ نے کہا ہم نہیں کھیلنے دیں گے۔ اب ہم زبردستی کھیلیں گے۔ اگر تم نے ہمیں نہیں کھیلنے دیا تم نے باؤلنگ کرالی ہے، ہم وکٹ پہ تھے۔ اپنی پچ پر تھے، تم نے ہماری پچ پر باؤلنگ کرائی ہے تم نے ہماری وکٹ کو اڑایا ہے۔ اور اڑانے کے بعد کہا ہم نہیں کھیلیں گے نہ کھیلنے دیں گے۔ نہیں نہیں ہم نے باؤلنگ کی تیاری کر لی ہے۔ ہم وکٹ ہی اڑانے کے لیے آئے ہیں اے وزیر داخلہ۔

قدم بڑھاؤ عباس بھائی
ہم تمہارے ساتھ ہیں
اب بدلہ لے گی S T
اب بدلہ لے گی S T

سنو سنو ہم نے باؤلنگ کی تیاری کر لی ہے۔ اب پچ پر تمہیں ٹھہرنا ہوگا۔ اب

وکٹ پر تمہیں آنا پڑے گا۔ اب باؤلنگ ہم کرائیں گے۔

اے سنیو! ایک باؤل بھی وائٹ نہیں ہونی چاہیے۔ یہ سمجھ لو جس کو باؤلنگ کرانا نہیں آتی وہ ٹریننگ کر لے۔ وہ اس کی پریکٹس کر لے۔ ابھی وقت ہے۔ ابھی وقت ہے باؤلنگ کرنے کا۔ ابھی ہم نے صبر کا دامن نہیں چھوڑا۔ ابھی وقت ہے تم تیاری کر لو باؤلنگ کی۔ ایک بال بھی وائڈ نہیں ہونی چاہیے۔ ایک بال بھی مس نہیں ہونی چاہیے۔ چھ کی چھ بالیں وکٹوں پر لگنی چاہئیں۔ سمجھ رہے ہو بات کو؟

ہم ڈرنے والے نہیں ہیں۔ اے صدر جنرل مشرف! وزیر داخلہ! تمام حکمران کا طبقہ سن لے یہ ہمارے قائد کو شہید کر کے اچھا نہیں کیا۔ تم نے ہمیں چھیڑ دیا۔ ہمیں بیقرار کر دیا ہے۔ اب ہم ان کا وہ حشر کریں گے کہ ان کی نسلیں بھی یاد کریں گی۔ ہم ان کو جہاں سے آئے ہیں..................

حضرت نے کہا کہ ہم ان کی نسلوں پر پابندی لگا دیں گے۔ میں نے پنجاب میں کہا تھا اب کراچی میں اس چہلم کے پروگرام میں سنیوں کو یہ پیغام دیتا ہوں اور حکومتِ وقت کو یہ کہتا ہوں کہ واقعی میں ہم ان کی نسلوں پر پابندی لگا دیں گے۔ جو سبز ستارہ تم نے نکالا ہے وہ سارا دیوبندیوں وہابیوں میں تقسیم کر دو۔ جتنی چابیاں تم نے نکالی ہیں وہ سب ان کو لگا دو۔ سنو ہم ان کی نسل کو برداشت نہیں کریں گے۔ ہم حلالی ہیں ہمارا تعلق حلال طبقے سے ہے ہم حرامیوں کو پیدا نہیں ہونے دیں گے۔ حکومت کہتی ہے کہ آبادی میں کنٹرول کرو۔ ہم کہتے ہیں آبادی کو چھوڑو وہابیت پر کنٹرول کرو۔ جتنی میڈیسن، جتنے آلات ہیں، جتنے معاملات ہیں، وہ سب ان کو دے دو۔ کیوں کہ ان کا جو پیدا ہوگا وہ پیدا ہوتے ہی رونا شروع کر دے گا۔

ہاں ہاں میں مذاق نہیں کر رہا۔ کوئی لطیفہ نہیں سنا رہا۔ میں حقیقت بیان کر رہا ہوں۔ جس دن شہادت ہوئی تھی اسی دن کہا تھا مجھے کہ آپ سربراہ بن جاؤ۔ لوگ کہتے ہیں کہ ابھی تک سربراہ کا اعلان کیوں نہیں ہوا۔ مجھے اسی دن کہا گیا کہ آپ سربراہ

بن جائیں۔ میں نے کہا نہیں۔ میں وہ سربراہی کا تمغہ وہ ستارہ وہ چاند وہ فقر وہ مقام وہ مرتبہ جو سلیم بھائی میں تھا جو شان وشوکت ان میں تھی میں وہ تاج کیسے پہن لوں۔ میں کمزور ناتواں، گناہگار میں نے کہا نہیں نہیں میں نہیں پہن سکتا۔ اتنا بڑا سرداری کا تاج میں نہیں پہن سکتا۔ یہ تو سلیم بھائی اہل تھے اسی کے سلیم بھائی اہل ہیں اور اسی کے سلیم بھائی رہیں گے۔ لیکن جب آپ کے سامنے اعلان کر دیا گیا ہے تو میں ابھی بھی آپ سے یہ بات کہتا ہوں۔ سنیو! جس کو گھر جانا ہے چلا جائے۔ سنو سربراہی کا تاج جو میرے ذمے لگایا گیا ہے۔ میں اس کو سربراہی کے تاج سے جس انداز میں نسبت دوں گا میں یہ کفن ہاں ہاں میں اپنے سر پر اگر مجھے سربراہ بناتے ہو تو میرے سر پر کفن کی دستار بندی کی جائے۔ اور اگر تم میرے ساتھ اس جہاد میں شامل ہو بتاؤ سنیو!

عباس بھائی قدم بڑھاؤ

ہم تمہارے ساتھ ہیں

سنو میں نے ان سے کہا کہ اگر میرا ساتھ دو گے میں وہ والی صدارت نہیں چاہتا وہ وزارت نہیں چاہتا وہ سربراہی نہیں چاہتا جو صرف قراردادیں منظور کراتی ہو۔ جو مطالبوں کی حد تک ہو۔ میں نے منع کر دیا۔ میں نے کہا مجھ سے یہ ڈھونگ نہیں ہو سکتا۔ میں نہیں کر سکتا۔ میرا ضمیر مطمئن نہیں ہے۔ اگر تم مجھے سربراہ بناتے ہو ہاں ہاں میں سنی تحریک کا ایک ادنیٰ خادم ہوں۔ میں سلیم بھائی کی فوج کا ادنیٰ سپاہی ہوں۔ مجھے اگر تم یہ سربراہی کا تاج پہناتے ہو تو وہ کفن کا ہوگا اور تمہیں بھی پہننا پڑے گا۔ میں کہتا ہوں یہ کفن کی دستار بندی یہ صرف نعروں میں نہیں ہوگی یہ روایتی جلسوں کے مطابق نہیں ہوگی۔ یہ کفن پوش دستہ تیار ہوگا جو اگر مجھے سوچ لو سنیو مجھے جذباتی نہیں بولنا کل کو مجھے جذباتی نہیں بولنا، سنو بتاؤ، سنو سنو، ہاتھ اٹھا کے اس بات کا اعلان کرو کہ تم بھی اپنے سر پہ کفن پہن کر میرا ساتھ دو گے، میں سنی تحریک کی قیادت سے بھی یہ گذارش کروں گا کہ وہ بھی اگر مجھے سربراہی کا تاج دینا چاہتی ہے جو کہ صرف میرے سلیم

بھائی کے لیے تھا جو ان پہ جچتا تھا۔

ہاں، بدلہ لینے کی نیت سے ٹھکانے لگانے کی نیت سے میں ضرور حاضر ہوں میں اپنی خدمت کے لیے اپنا خون بہانے کے لیے خدا کی قسم اگر مسلکِ اہلِ سنت پر مسلکِ اعلیٰ حضرت پر اگر کوئی دیوبندی وہابی سن لے اگر اعلان کرے کہ اس مقام پہ آؤ وہاں مقابلہ کرو میں خدا کی قسم وہاں پہ بھی جاؤں گا۔ میں وہاں پہنچ جاؤں گا۔ میں تمہارے ایوانوں میں پہنچ جاؤں گا میں تمہارے مدارس میں گھس جاؤں گا میں تمہارے دارالعلوم میں گھس جاؤں گا۔ میں تمہارے تمام قلعے ختم کر دوں گا۔ میں تمہیں اور تمہارے قلعوں کو ٹھکانے لگا دوں گا۔ بتاؤ یہ کفن کا تاج میں پہنوں کہ نہیں پہنوں؟

عباس بھائی قدم بڑھاؤ
ہم تمہارے ساتھ ہیں
سر پہ باندھو کفن
نجدی کو کر دو دفن

میں نے اس بات کا سنی تحریک کی قیادت کو بھی بتا دیا ہے کہ کل کو مجھے جذباتی نہیں کہنا جن لوگوں نے مجھے بڑا بنانے کا بولا ہے سربراہی ذمہ داری سونپی ہے ان کو اب بھی موقع ہے مجھے نہیں چاہیے اگر مجھے تم قرار دادوں تک، مطالبوں تک محدود رکھو گے میں نہیں بنوں گا، میں سربراہ ایسا نہیں بنوں گا۔ ہاں اگر تم دستار بندی کفن سے کرتے ہو اگر تم میری تاج پوشی کفن سے کرتے ہو تو میں یہ کفن پہننے کے لیے تیار ہوں۔ میں یہ کفن، یہ کفن پہننے کے لیے تیار ہوں۔

قائد تیرے خون سے
انقلاب آئے گا
قائد تیرا نیک مشن
جاری رہے گا، جاری رہے گا

دیکھو دیکھو حکومت اے ایجنسیوں کے لوگو، تمہاری ڈیوٹیاں لگی ہوئی ہیں آج تم سنیوں کے مجمعے کو دیکھنے آئے ہو، ان کے اعلان کو دیکھنے آئے ہو۔ اپنے ٹیپ ریکارڈر کو آن کر لو، اپنے قلم کاغذ کو سنبھال لو، اور دیکھو تم نے ایک سلیم قادری کو شہید کیا تھا تم نے ایک سلیمؒ قادری کو مارا تھا آج دیکھو کتنے سلیم قادری کھڑے ہیں۔ آج کتنے سلیم قادری اس مشن کو چلانے کے لیے کھڑے ہیں۔ ہم ان کو بتا دیں گے تمہیں یہ سودا بہت مہنگا پڑے گا۔ ہم نے مجھے یہ تمام لوگوں کا اعتماد حاصل ہے۔ میں ان کی سربراہی میں علماء کی سربراہی میں اور کارکنان کی محبت میں اس بات کا اعلان کرتا ہوں کہ اگر میں قاتلوں کو ٹھکانے نہیں لگا سکا اگر روایتی اندازوں میں میں ٹھنڈا پڑ گیا اگر استقامت کا دامن میرے ہاتھ سے چھوٹ گیا تو تم یہ سربراہی کا تاج اتار دینا میرے سر سے۔ میں اس بات کا تمہیں گواہ بناتا ہوں۔ مجھے مسلک کی خدمت کرنے سے شوق ہے۔ مجھے قیادت سے شوق نہیں ہے۔ میں سپاہی بن کر لڑنا چاہتا ہوں میں آج بھی سلیم بھائی کی فوج کا ادنیٰ سپاہی ہوں۔ ہاں ہاں سلیم بھائی سن لیں دیکھ لیں۔ یہ آپ کے چاہنے والے یہ آپ کے لوگ یہ آپ کے نام پر یہاں جمع ہوئے ہیں۔ سلیم بھائی کہتے تھے جب کوئی مرے گا تب انقلاب آئے گا۔ کہتے تھے جب کوئی مرے گا تو انقلاب آئے گا۔ ارے ہماری جانیں نہیں تھیں کیا۔ ارے کیا انقلاب کے قابل نہیں تھی ہماری جانیں۔ ظالمو دیوبندیو، وہابیو! تم نے اچھا نہیں کیا۔ خدا کی قسم تم نے اچھا نہیں کیا۔ میرے بھائی کو شہید کر کے۔ تم نے اچھا نہیں کیا۔ میرے رہنما کو شہید کر کے تم نے اچھا نہیں کیا۔ میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔ میں تمہاری ایوانوں کو آگ لگا دوں گا۔

سلیم بھائی ہم شرمندہ ہیں
تیرے قاتل زندہ ہیں

لیکن ہمیں شرمندگی ضرور ہے۔ ہمیں ندامت بھی ہے۔ کہ سلیم بھائی کے قاتل زندہ ہیں۔ لیکن خدا کی قسم قرار نہیں ہے۔ بے قراری ہے۔ بے قراری بھی ہے۔

بے چینی بھی ہے۔ اور اللہ کرے جب تک گستاخِ رسولوں کو ٹھکانے نہ لگا دیں یہ بے قراری بڑھتی رہے، یہ بے چینی بڑھتی رہے۔

اور ہاں حکومت کہتی ہے کہ امن قائم رکھو۔ مجھے کہتے ہیں کہ بہت جذباتی باتیں بولتا ہے۔ بہت زیادہ بولتا ہے۔ ابھی تو بولا ہے ہم نے تو تم گھبرا گئے۔ ابھی تو صرف بولا ہے کھیلا بھی نہیں ہے ہم نے۔ کہاں ابھی تک کھیلا ہے؟ ابھی تک تو صرف بول رہے ہیں۔ ابھی تو ہماری باؤلنگ کی باری ہے۔ ابھی تو تمہاری کھیلنے کی باری ہے۔ تم وکٹ پہ آؤ میدان میں آؤ ایک بال بھی ضائع نہیں کریں گے۔ کوئی بال واٹڈ نہیں ہوگی۔ کوئی بال ضائع نہیں ہوگی۔ کوئی بال گم نہیں ہونی چاہیے۔ لیکن یہ ساتھ میں کہوں گا کہ وکٹیں ضرور گرنی چاہئیں۔ اگر اس میدان کے کھلاڑی بننا چاہتے ہو تو تمہیں اپنی باؤلنگ صحیح کرنی پڑی گی۔ اپنی باؤلنگ میں جان پیدا کرنی پڑے گی۔ اپنی باؤلنگ میں سپیڈ پیدا کرنی پڑے گی۔

ہاں ہاں! ہم سے حکومت کہتی ہے کہ امن قائم کرو۔ کون سا امن؟ جس نے اہلِ سنت کو نقصان پہنچایا؟ جس نے ہمارے مسلک کو مسلنے کی کوشش کی۔ وہ امن جوکہ صرف سنیوں پر لاگو ہوتا ہے آج میں اس امن اس امن کی فاختائیں یہ دیکھو حکومت کے لوگو یہ وہ فاختہ ہے یہ وہ فاختہ ہے جس کے نام پر تم نے ہمیں بے وقوف بنایا تھا۔ یہ وہ فاختہ ہے جس کا واسطہ دے کر تم ہمیں روکتے تھے۔ آج اُن فاختاؤں کو ہم نے اڑا دیا۔ آج ہم نے اُن فاختاؤں کو اڑا دیا۔ امن کی فاختاؤں کو ہم نے اڑا دیا ہے۔ اب ہم سے امن کی امید نہیں کرنا۔ اب ہم سے امن کا لحاظ نہیں رکھنا۔ ہم سے امن کی مروت نہیں رکھنا۔ ہم نے ساری امن کی فاختائیں اڑا دی ہیں۔ اب ہمارے پاس امن کے نام پہ نہیں آنا۔ اب ہمارے پاس امن کی بات لے کر مت آنا۔ دیکھو ہم نے تمہیں پہلے ہی کہا تھا کہ قاتلوں کو پکڑلو۔ ہم نے تمہیں پہلے ہی کہا تھا کہ بہت ہو چکا ہے۔ صبر بہت ہو چکا ہے۔ ہم صبر تو کر سکتے ہیں پر بے غیرتی نہیں دکھا سکتے۔

بولو
ان گرتی ہوئی دیواروں کو
ایک دھکا اور دو
اب بدلہ لے گی ST
عباس بھائی کا ایک اشارہ
حاضر حاضر لہو ہمارا

عہد کو توڑنا یہ آقا کی سنت کے خلاف ہے۔ ہم سنت پہ عمل کرتے ہوئے اپنے عہد پر ڈٹے رہیں گے۔ ہاں ہاں ہم پہ تم چاہو جتنے بھی مقدمے بنا دو ہمارے سامنے کتنی ہی سلاخیں کھڑی کر دو۔ ہمیں جتنا چاہو قید و بند کی صعوبتوں میں ڈال دو۔ ہم مسلک اور اہلِ سنت کے نام پر سب کچھ کرنے کے لیے میدان میں آئے ہیں۔ ہم پیچھے ہٹنے والے نہیں ہیں۔ ہم سوداگر نہیں ہیں۔ ہم تاجر نہیں ہیں۔ ہم یاد رکھو ہم کشتیاں جلا کے آئے ہیں۔ ہم ان کے ماننے والے ہیں کہ جنہوں نے کشتیاں جلا کے میدان میں آئے تھے ہم ان کے ماننے والے ہیں جنہوں نے سومنات کے مندر توڑے تھے۔ ہم ان کے ماننے والے ہیں جنہوں نے سندھ فتح کیا تھا۔ ہم اُن کے ماننے والے ہیں جنہوں نے وہابیت کو دفن کیا تھا۔ ہم ان کے ماننے والے ہیں جنہوں نے وہابیت اور دیوبندیت کا پرچہ چار کیا تھا۔ ہم ان کے ماننے والے ہیں۔

ہاں ہاں ہم سوداگر نہیں ہیں۔ ہم بکاؤ مال نہیں ہیں۔ ہم تاجر نہیں ہیں۔ ہم سے خریدنے کچھ نہیں آنا۔ ہم اپنا خون نہیں بیچیں گے۔

(کیوں کہ قرآن کا قانون ہے، خون کا بدلہ خون ہے)

میں غیر شرعی بات نہیں کر رہا۔ میں غیر قانونی بات نہیں کر رہا۔ ہاں ہاں کوئی یہ نہ کہا کہ میں جذباتی بات کر رہا ہوں۔ نہیں نہیں میرے گھر کی میت ہے۔ میرے گھر کا جنازہ ہے۔ میں کیسے نہ روؤں۔ میں کیسے نہ چلاؤں۔

(عوام اہلِ سنت کے جذباتی ہونے پر جب انہوں نے ہوائی فائرنگ شروع کر دی تو شہید اہلِ سنت عباس قادری نے اُن کو مخاطب کرتے ہوئے کہا)

ابھی تو شروعات ہے۔ تم کیوں ایسی حرکت کرتے ہو کہ کسی کو تم پہ تنقید کرنے کا موقع مل جائے۔ سنیوں سنو سنو یہ تو شروعات ہے۔ کبھی بھی تم اپنے مجمعے کو کبھی منتشر نہیں کرو۔ اپنے معاملات کو کبھی خراب مت کرو۔ ہاں ہاں ہم اپنی طاقت کو ضرور بنائیں گے۔ لیکن اپنوں کے لیے نہیں غیروں کے لیے۔ اس لیے اس طاقت کو جمع کر کے رکھو، بچا کے رکھو۔ ضائع نہیں کرو۔ آج کی اس پر امن محفل جو کہ سلیم قادری کے نام سے منسوب ہے، اتنے عظیم الشان بڑے بڑے جید علماء اہلسنت جو کہ پنجاب سے تشریف لائے ہیں، سندھ سے تشریف لائے ہیں اور اسی طرح کئی سنی غیور اور مصلحت سے محبت کرنے والے ہمارے سنی بھائی جو دور دور سے آئے ہیں۔ تمام جگہ سے آئے ہیں اور آج اپنے قائد کو خراجِ تحسین پیش کرنا چاہتے ہیں۔ ہاں یہ بات میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ پر امن طریقے سے اگر میری بات سننی ہے۔

ہو سکتا ہے یہ کسی کی شرارت ہو کہ میرا خطاب پورا نہ ہو۔ میرا پیغام پہنچانے کے لیے کوئی رکاوٹ ہو۔ جس نے ابھی یہ عمل کیا ہے۔ سمجھ لیجیے۔

میں یہ چاہتا ہوں اس جہلم پر، ہم اپنے نظریے اور قوم کے لیے کسی مقصد پر جمع ہوئے ہیں۔ اور اس مقصد اور اس نظریے کو آج ہم نے ثابت بھی کرنا ہے۔ اور اس پہ چلنا بھی ہے۔ لہٰذا پر امن وہ امن جو کہ ہمارے میلاد کے جلسوں میں ہوتا ہے وہ امن جو ہمارے مدارس میں ہوتا ہے وہ امن جو ہمارے دار العلوم میں ہوتا ہے وہ امن جو ہماری مساجد میں ہوتا ہے وہ امن جو ہماری خانقاہوں میں ہوتا ہے اس امن کی صرف تم سے اپیل کرتے ہیں اے اہلِ سنت کے لوگو کسی اور سے نہیں۔

ہاں ہاں۔

ہم اپنا امن اپنے لیے ضرور رکھیں گے۔ یہ بھی سمجھ لیجیے گا۔ اور سب بیٹھ جاؤ

اپنی جگہوں پر۔ یہ ماما گیری بند کرو۔ ہم لوگ اس لیے یہاں جمع نہیں ہوئے کہ تم چند پٹاخے چلا کر اپنے جذبات ختم کر کے چلے جاؤ۔ ان پٹاخوں سے ہمارا انتقام تھوڑی پورا ہو گا۔ اس سے ہمارا بدلہ تھوڑی ہو گا۔ سب بیٹھ جاؤ۔ کوئی یہاں پہ اس قسم کی حرکت برداشت نہیں کی جائے گی۔

(اور پھر موضوع پہ واپس آتے ہوئے کہا:)

اور جب شہادت ہوئی تب داتا دربار رحمۃ اللہ علیہ پر وہاں پر مزار کے تقدس کو پامال کیا گیا۔ سنو داتا ہجویری کے ماننے والو وہ عظیم و عالیشان دربار جہاں بڑی بڑی سلطنتیں بڑی بڑی وزارتیں بڑی بڑی صدارتیں جھک کر سلام کرتی ہیں۔ جہاں پر باادب ہو جاتی ہیں وہاں شرارت کی گئی۔ وہاں پر فائرنگ کی گئی۔ شیلنگ کی گئی۔ اور ہمارے پر امن احتجاج کو جو کہ صلوٰۃ و سلام کے نغمے گونجتے ہوئے جا رہے تھے صلوٰۃ و سلام کے پھول نچھاور کرتے ہوئے جا رہے تھے۔ ان پر لاٹھی چارج کیا۔ ہمارے اکابرین پر، ہمارے علماء پر وہاں مقدمے بنائے گئے۔ بتاؤ داتا دربار رحمۃ اللہ علیہ میں اندر چلے گئے جوتوں سمیت اندر چلے گئے۔ یہ کیسی گورنمنٹ ہے، یہ کیسا قانون ہے کہ جن کے صدقے میں ہمیں یہ ملک ملا جن کے وسیلے سے ہمیں پاکستان ملا دیکھو خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ کو ہاں ہاں دیکھو اے ولیوں کے منکر۔ دیکھو دیکھو اے بزرگوں کے منکرو دیکھو۔ داتا ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کو خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ ان کا، ان کی بادشاہت کا ہندوستان پہ کنٹرول دیکھو۔ یہاں پر اپنے اور پرائے یہی کہتے ہیں کہ اگر ہندوستان میں کسی کی حکومت ہے تو وہ خواجہ غریب نواز کی ہے۔

ہاں ہاں چاہے اندرا گاندھی ہو یا راجو گاندھی یا واجپائی کوئی بھی وہاں کا صدر جب تک ،، صدارت کی سیٹ پر بیٹھ ہی نہیں سکتا جب تک وہ خواجہ غریب نواز کے مزار پہ وہ حاضری نہ دے لے۔ یہ خوف ہے ان کو، ان کو عقیدت ہے کہ نہیں ہے...... عقیدت ہوتی تو خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ کے پیروکار بن جاتے۔ لیکن ان کو پتہ ہے

کہ اگر ہندوستان میں حکومت کرنی ہے تو غریب نواز کی چوکھٹ پہ پہلے آنا پڑے گا۔ خواجہ غریب نواز کی چوکھٹ پہ پہلے حاضری دینی پڑے گی۔ چاہے کتنا ہی کیوں نہ تونگر ہو۔ کتنا ہی طاقت ور کیوں نہ ہو بھلے سپر پاور بن جائے وہ لیکن جب خواجہ غریب نواز کا نام آتا ہے تو اس کے بازوؤں کی ساری طاقت ختم ہو جاتی ہے۔ اس کی ساری قوت جواب دے جاتی ہے۔ وہ خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ ہاں یہی خواجہ غریب نواز جو ہندوستان پر جن کی صدارت آج بھی قائم ہے صدیوں سے۔ وہی خواجہ غریب نواز داتا علی ہجویری کی بارگاہ میں خواجہ کی سند لینے کے لیے آئے۔

سن لیجیے اس بات کو۔ داتا ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں خواجہ سند لینے کے لیے آئے۔ اتنا جلیل القدر اتنا جلیل ولی اتنا مقام اور مرتبے کے بعد لیکن بتایا ہی گیا کہ نماز پڑھو، اچھی بات ہے روزہ رکھو اچھی بات ہے، زکوٰۃ دو اچھی بات ہے، حج کرو اچھی بات ہے، سارے معاملات کرلو تم مسلمان تو الحمدللہ ہو ہی لیکن اگر ولایت کی سند چاہتے ہو کوئی مقام کوئی مرتبہ چاہتے ہو تو داتا کے دربار میں آجاؤ۔ تمام ریاضتیں تمام زہد و تقوے کے ساتھ وہ داتا ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں۔ وہاں پہ چلہ کشی کرتے ہیں۔ اور پھر تو وہاں سے جب ان کو سند ملتی ہے تو آج ان کا ڈنکا پوری دنیا میں بج رہا ہے۔ آج داتا ہجویری جو کہ ان کے بھی استاد ہمارے بھی استاد جو کہ ان کے بھی رہنما ہمارے بھی رہنما، جو ان کے بھی بزرگ ہمارے بھی بزرگ وہاں پہ بے حرمتی کی گئی۔

گورنر بھی آیا وہاں پہ صحیح ہے۔ تم نے وہاں پہ حاضری دی۔ پھر ایک عرصے کے بعد کسی نے جنرل مشرف صاحب کو کہا کہ آپ کو بھی جانا چاہیے کیوں کہ اب اقتدار کچھ خطرے میں نظر آرہا ہے۔ یہ سمجھ لیجیے۔ بہت ہوگئی تمہاری بھی ٹروگیری (بدمعاشی) اب اگر تم نے تمام عہدوں پر ثابت قدمی سے رہنا ہے تو تمہیں بھی جانا پڑے گا۔ کہا: کیوں؟ کہا: پہلے بھی سب جاتے تھے یہ مجبوری ہے تم بھلے تمہارے چہرے پر داڑھی نہیں

ہے، تمہاری بیوی باپردہ نہیں ہے، تمہاری بیوی کی گود میں کتوں کے پلے ہوتے ہیں۔

یہ جارہے ہیں بھارت کے دورے پر مذاکرات کرنے۔ کہتے ہیں ہم مذاکرات کریں گے۔ پچاس سے اوپر کا قافلہ ہے۔ جس میں اداکارائیں، اداکار تمام لوگ ہیں۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ کشمیر کے نام پر وہاں پر اداکاروں کا کیا کام؟ اداکاری کا کیا کام؟ اگر تم نے کشمیر کے مقصد کو حاصل کرنا ہے اگر کشمیر کے معاملات کو سدھارنا ہے تو آؤ ہماری صفوں میں سے ان لوگوں ان مجاہدین کو لے جاؤ جو جہاد کا جذبہ رکھتے ہیں ان کو لے جاؤ جو واجپائی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں گے تو اس کو پائی پائی کا حساب دینا پڑ جائے گا۔

یہ صرف ناچ اور مجروں سے کشمیر آزاد نہیں ہوگا۔ مذاکرات کے نام پر کشمیر آزاد نہیں ہوگا۔ کشمیر انشاء اللہ اہلِ سنت کے لوگ حاصل کریں گے۔ اور طاقت کے بل بوتے پر حاصل کریں گے۔ کیسے حاصل کریں گے؟ یہ صرف ڈھونگ نہیں ہے، تقریر نہیں ہے، جس طرح پاکستان حاصل کیا تھا جس طرح پاکستان بنایا تھا اسی طرح کشمیر بھی آزاد کریں گے۔ کشمیر کو بھی بنائیں گے۔ کیوں کہ ہم انہی کی اولاد ہیں۔ جنہوں نے پاکستان بنایا تھا، مسلمانوں کو ایک الگ ریاست ایک الگ مملکت ایک الگ وطن بنا کردے دیا تھا۔ ہاں ہم انہی کی اولاد ہیں ہم محب وطن ہیں اور باعمل لوگ ہیں۔ ہم ہی کشمیر کو آزاد کرائیں گے۔ لیکن ہاں ہمیں تم استعمال کرکے تو دیکھو۔ ہمیں آزما کے تو دیکھو۔ ان کھوٹے سکوں کو کیوں استعمال کررہے ہو کہ جنہوں نے قیام میں بھی پاکستان سے بغاوت کی تھی۔ ان پر تکیہ کیوں کرتے ہو؟

ہاں ہاں تحریک پاکستان کا مطالعہ کرو تمہیں پتہ لگے گا کہ پاکستان کے خلاف علمائے دیوبند علمائے وہابیت کا کیا کردار تھا؟ یہ لوگ پاکستان کے خلاف تقریریں کرتے تھے۔ یہ کانگریسی ملا کانگریسی لوگ انہوں نے پاکستان کے خلاف تقریریں کیں۔ ان کے اکابرین نے پاکستان کے وجود کو تسلیم نہیں کیا۔ یہ عبارتیں آج بھی

کتابوں میں محفوظ ہیں۔ اخبارات میں محفوظ ہیں۔

ہاں ہاں سنو۔ مولانا اسد مدنی پچھلے دنوں پشاور میں علمائے دیوبند کانفرنس ہوئی تھی۔ میں پوچھتا ہوں علمائے دیوبند کانفرنس جو انہوں نے منعقد کی تھی انہوں نے بڑے دبنگ انداز میں کہا تھا کہ لاکھوں کا مجمع ہوگا تمام ہمارے اکابرین آئیں گے، تمام لوگ آئیں گے تاریخ ساز خطاب ہوگا، میں پوچھتا ہوں میں حکومت سے بھی پوچھتا ہوں ایجنسیوں سے بھی پوچھتا ہوں کہ تم محب وطن ہو تو آؤ اور اس دیوبند کانفرنس کی رپورٹ کو اٹھا کر دیکھو کہ وہاں کشمیر کے نام پہ ایک لفظ نہیں بولا گیا تھا۔ ہاں ہاں یہ میں ثابت کرنے کے لیے تیار ہوں سارے دیوبندی اکابرین تھے۔ تمام وہ جماعتیں وہ تحریکیں تھیں کہ جنہوں نے کشمیر کے نام پر چندہ کیا ہے۔ کشمیر کے نام پر اسلحہ اٹھاتے ہیں۔ وہ تمام لوگ وہاں موجود تھے لیکن لفظ کشمیر پر پابندی تھی۔

مولانا اسد مدنی جو کہ ہندوستان سے کانگریسی ملا آیا تھا۔ اس نے ان کے ملتان میں ایک دارالعلوم میں خطاب کیا اور اس نے یہ کہا اخبارات میں یہ بات ہے ریکارڈ پہ بات ہے اس نے کہا کشمیر میں کوئی جہاد نہیں ہو رہا۔ اور ہاں اسی اسد مدنی نے 65 کی اور 71 کی جنگ میں جو مسلمان پاکستانی شہید ہوئے تھے کہا یہ کتوں کی موت مرے ہیں۔ معاذ اللہ

یہ سمجھ لیجیے میرے پاس ثبوت ہے میں ثابت کر سکتا ہوں۔

اے حکومت پاکستان، اے افواجِ پاکستان تمام ایجنسی کے ادارو سنو 71 اور 65 کی جنگ میں جو ہمارے شہداء جنہوں نے وطن عزیز پر جانیں دیں۔ وہاں دیوبندی علماؤں نے فتویٰ دیا کہ کتے کی موت مرے ہیں۔ یہ لوگ معاذ اللہ آج ان پہ کیسے تکیہ کیے ہوئے ہو۔ ان پر کیسے تم امید لگا کر بیٹھے ہو۔ یہ وفا نہیں کریں گے۔ یہ دغا کریں گے۔ ان سے وفا کی امید نہ رکھو۔ اگر وفا تمہیں ملے گی وہ صرف اہلِ سنت میں ملے گی۔ اگر تمہیں محب وطنی ملے گی تو وہ صرف اور صرف مسلکِ اہلِ سنت میں

ملے گی۔ یاد رکھو ہم اسی مشن کو لے کر چل رہے ہیں۔ آج مجھے لوگ کہتے ہیں کہ کال دو داتا دربار کی بے حرمتی جنہوں نے کی ان کو بھی کوئی سزا نہیں دی گئی۔ نہ قاتل گرفتار ہوئے۔ مجھے بولتے ہیں کال دو۔

بتاؤ سنیو! کال دوں گا تو اس پر عمل کرو گے؟ سنو سنو! یہ کٹھن راستے ہیں یہ راہیں بڑی دشوار ہیں۔ اس میں تمہیں ظاہر پھول نظر نہیں آئیں گے، تمہیں بظاہر کانٹے نظر آئیں گے۔ لیکن ہاں اس میں راحت بھی بہت ہے، لذت بھی بہت ہے لیکن جو چکھ لے۔ جب تک چکھا نہیں ہے تمہیں مزا بھی نہیں آئے گا۔ اور جس دن چکھ لو گے اس دن مزے کو بھی مزہ آجائے گا یاد رکھو۔ اگر میں تم سے یہ بات کہتا ہوں تمام سنی علمائے اہلِ سنت ان کے سامنے عوام اہلِ سنت کے سامنے میں ایک ہفتے کا پھر ٹائم دیتا ہوں۔ یہ سمجھ لیجیے قاتلوں کو گرفتار کرلو۔

سنو سنو! اور اگر داتا دربار کی بے حرمتی کرنے والوں کو تم نے کیفر کردار تک نہیں پہنچایا، سلیم قادری کے قاتل جو تمہاری ناک کے نیچے ہیں ان کو تم گرفتار نہیں کرو گے تو ہم انوکھا کام کریں گے۔ انوکھے کے بعد سب آتے ہیں پٹاخے سن کے طبیعت تو خراب نہیں ہوگئی؟ متلی تو نہیں ہو رہی نا؟ جب سنی تحریک کے جلسے میں آیا کرو تو نمک اور پانی اور گیلا رومال ساتھ لایا کرو۔ کام آئے گا۔ سمجھ میں آرہی ہے۔

یہ وہ فارمولا ہے جو کام آئے گا۔ جب تم طاقت بن جاؤ گے۔ میں تمہیں یہ بات گنبدِ خضریٰ ﷺ کے طفیل کہتا ہوں کہ جب تم طاقت بن گئے تو تمہارے تمام معاملات تمہارے تمام سارے حقوق تمہیں واپس مل جائیں گے۔ ہاں جب تک تمہاری طاقت نہیں ہوگی۔ لوگ تمہیں منتشر ضرور کریں گے۔ ممکن ہے یہاں سے جانے کے بعد کوئی تمہیں پٹی پڑھائے کہ بھیا یہ ہمارا کام نہیں ہے داتا دربار کی ہم تعظیم کرتے ہیں، عزت کرتے ہیں۔ گورنر بھی آگیا ہے، صدر بھی آگیا ہے، اب اور کیا چاہیے؟ ہم نے کب مطالبہ کیا ہے کہ گورنر اور صدر وہاں آئے۔ ہم نے کب مطالبہ کیا

ہے؟ اگر گورنر اور صدر کے آنے سے داتا دربار کے تقدس کو جو پامال کیا ہے اس کا
ازالہ ہو جاتا ہے میں علماء سے پوچھتا ہوں۔ علماء کی بارگاہ سے کہ اگر داتا دربار کے
تقدس کا حکومتِ وقت کا حاضر ہو گا کہ اس سے اس کا ازالہ ہو سکتا ہے تو ہم اس کو قبول
کرتے ہیں۔

لیکن نہیں ایسے کتنے صدر آجائیں، کتنے منسٹر آجائیں تمہارے آنے سے بھی
کوئی فرق نہیں پڑتا۔ تمہارے نہ آنے سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بلکہ تمہارے
آنے سے تمہیں فرق پڑ جاتا ہے، تمہاری ضرورت ہیں داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ داتا
صاحب کو تمہاری ضرورت نہیں ہے۔

لہٰذا سنو! دل کو ذرا سنبھال کر بیٹھو۔ سنی کا دل بڑا نرم ہوتا ہے۔ ظاہر ہے
مومن جو ہے۔ الحمد للہ۔ اور مومن میں مٹھاس ضرور ہے۔ لیکن قانون کا یہ بھی ایک فیصلہ
ہے کہ اپنوں کے لیے نرم اور غیروں کے لیے سخت۔ یہ ساری نرمی سب جگہ نہ چلائیں۔
کہ بھائی ہم تو نرم نہیں نہیں۔ شریعت اور طریقت کا یہی قانون ہے کہ اپنوں کے لیے
نرمی اور غیروں کے لیے سختی۔ وہ سختی جو امام حسین نے کی۔ وہ سختی جو امام اعظم میں تھی۔
میں بولتا ہوں کہ امام اعظم نے کون سا کمپرومائز کیا تھا۔ جب ان کو گرفتار کیا تھا۔ کون
سے مذاکرات کیے تھے۔ انہوں نے قید و بند میں جانا پسند کر لیا لیکن نظریے اور مسلک
سے کوئی مذاکرات نہیں کیے۔

علمائے اکابرین بیٹھے ہیں انہوں نے جب پردہ فرمایا تو قید میں فرمایا۔ وہ
بظاہر قید میں تھے۔ اگر ہم گرفتار ہو جائیں تو امام اعظم کی سنت پہ عمل ہو جائے گا۔ ہم حنفی
کہلاتے ہیں اپنے آپ کو اور اب سن لیجیے کہ اگر ایک ہفتے میں یہ یقین دلا دوں کہ
قاتل حکومت کی ناک کے نیچے ہے میں نہ افراتفری چاہتا ہوں نہ کسی قسم کے کوئی اور
حالات پیدا کرنا چاہتا ہوں لیکن ہمیں بھی جینے کا حق ہے اور ہم بھی جینا چاہتے ہیں۔ ہم
جینا چاہتے ہیں مسلک کے نام پر جینا چاہتے ہیں۔ اور صرف اور مسلک کے نام پر مرنا

چاہتے ہیں۔ لیکن ہم اپنے شہداؤں کے خون کا سودا نہیں کرنا چاہتے۔ ابھی بھی میں
کوئی جذباتی بات نہیں کہہ رہا۔ یہ مجمع ہے اتنا بڑا اگر میں ابھی کوئی کال دوں تو اس
کے اثرات مرتب ہو جائیں گے۔

سنیو! سنو سنو! ایک ہفتے کا پھر ٹائم دے رہا ہوں۔ اس میں دیوبندی وہابی
بھی سن لیں اگر تمہاری مسجد، مدارس اور دارالعلوم میں سرپوش ہیں تو حکومت کے
حوالے کر دوں۔ اس میں تمہاری خیر ہے اس میں تمہاری بقا ہے۔

اور حکومت بھی سن لے کہ قاتلوں کو ایک ہفتے میں گرفتار کر لو اور داتا دربار
کے تقدس کو جو پامال کرنے والے ہیں ان کو کیفر کردار تک پہنچاؤ۔ ورنہ آنے والے
ہفتے کو ہم کراچی سے لے کر لاہور تک ٹرین مارچ کریں گے۔

ہاں ہاں سنو! تمہاری سمجھ میں نہیں آرہا۔ میرا خیال ہے رات کا کافی ٹائم گزر
گیا ہے اور سنی کو سمجھ بھی بہت دیر سے آتی ہے جب وقت نکل جاتا ہے۔ ہم وہ تمام
معاملات اور تمام وہ احتیاطی تدبیریں توڑتے ہوئے ہم پھر حکومت کو بولتے ہیں کہ
اگر ایک ہفتے میں تم نے قاتل نہیں پکڑ لیے اور داتا دربار کے تقدس کو پامال کرنے
والوں کو کیفر کردار تک نہیں پہنچایا تو ہم آنے والے ہفتے کو ہفتہ ۱۴ جولائی ہم یہاں
سے ٹرین مارچ کریں گے لاہور تک۔ داتا دربار کے مزار پر حاضری دیں گے اور
وہاں پر طے کریں گے اور داتا دربار کے مزار پر حاضر ہو کر ہم ان سے بھی یہ کہیں گے
کہ ہم شرمندہ ہیں۔ ہم ان سے بھی یہی کہیں گے ہم شرمندہ ہیں کہ جنہوں نے آپ کے
مزار کے تقدس کو پامال کیا وہ ابھی تک زندہ ہیں۔ وہ کیفر کردار تک نہیں پہنچے۔ ہم داتا
کی چوکھٹ پہ حاضر ہوں گے۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! اے کال مانگنے والو! ہاں ہم مسلک کے نام
پر عقیدے کے نام پر سیاسی تنظیمیں ٹرین مارچ کرتی ہیں اقتدار کے نام پر، حکومت
کے نام پر، وزارت کے نام پر لوگ دھرنے دیتے ہیں۔ میں داتا صاحب کے نام

پر ٹرین مارچ کروں گا۔ کون میرا ساتھ دے گا؟

نعرۂ تکبیر — اللہ اکبر

نعرۂ رسالت — یارسول اللہ ﷺ

۱۴ جولائی کراچی سے لے کر داتا کے دربار تک صحیح ہے؟

علماء؟

تمام علماء کی حمایت حاصل ہے۔ تمام کارکنان کی حمایت حاصل ہے۔ لہٰذا میں حکومت کو یہ بتادوں کہ ہم نے نشتر پارک چھوڑ دیا۔ اس کو ہماری کمزوری نہ سمجھنا۔ یہ ہمارا محب وطنی کا ایک اور ثبوت ہے۔

جو رُکے تو کوہِ گراں تھے ہم
جو چلے تو جاں سے گزر گئے

اگر ہم افراتفری پیدا کرنا چاہتے تو ہم نشتر پارک کی ضد لگا کر رکھتے۔ ہم اسی طرح کہتے جس طرح دوسرے کہتے ہیں جو دہشت گردی کرتے ہیں۔ جو قاتل و غارت گری کرتے ہیں اسی طرح کرتے۔ لیکن ہم نے مذاکرات کیے۔ کیوں کہ ہمیں اپنے قائد کا چہلم پرامن طریقے سے منانا تھا۔ اور اس پر اپنے پیغام کو عام کرنا تھا۔ حکومت وقت یہ بات سن لے کہ ہمارے پہ نفری مت لگانا۔ ہمارے حفاظتی اقدامات نہیں کرنا۔ ہمارے گھروں کو چھاپے نہیں مارنا۔ حکومت اور گورنمنٹ اور انتظامیہ سمجھ لے کہ نہ سنّیوں کو گرفتار کرنا نہ چھاپے مارنا۔ کیوں کہ یہ وقتی طور پر تمہارا ایک عمل ہوگا۔ لیکن ہمارے اندر جو چنگاری لگی ہے اس میں اور آگ لگ جائے گی۔ یہ سمجھ لینا۔ اگر تم نے اس راہ میں کوئی رکاوٹ کھڑی کی جب تم نے نواز شریف کو ٹرین مارچ کرنے دیا۔ جب تم نے بے نظیر بھٹو کو ٹرین مارچ کرنے دیا۔ جب تم نے ذوالفقار علی بھٹو کو ٹرین مارچ کرنے دیا۔

سنو اگر تم کو انتظامیہ نے ٹرین مارچ کرنے سے روکا تو رک جاؤ گے؟

بس یہی ہمارا پیغام ہے۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ اللہ عزوجل ہم سب کو استقامت عطا فرمائے۔ ہم سب کو مسلک کے نام پر مرمٹنے کی توفیق عطا فرمائے اور جو باتیں جتنے معاملات کیے ان سب پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یاد رکھو چلو چلو داتا دربار۔ چلو چلو داتا کے دربار سب لوگ مرکز سے رابطہ میں رہنا۔ سب بتادیا جائے گا وقت، ٹرین، اخبارات کے ذریعے اور اب دعا ہوگی اور پھر صلوٰۃ وسلام۔

وما علینا الا البلاغ المبین۔

سربراہی سنی تحریک

امیر شہدائے اہلسنت بانی سنی تحریک محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت پر مخالفین خوشیوں سے پھولے نہیں سماتے تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ ہم نے سنی تحریک کے نیٹ ورک کو ختم کردیا۔ اب کوئی سنی تحریک کی قیادت کے لیے ڈر کے مارے آگے نہیں آئے گا۔ مگر مخالفین کی خوشیاں اس وقت مرگ ماتم میں تبدیل ہوجاتی ہیں جب راہ شہادت کا ایک اور سرفروش سپاہی سر پہ کفن باندھے شہادت کی موت کی آرزو لیے آگے بڑھتا ہے اور وہ کون ہے......؟

امیر شہدائے میلا مصطفیٰ مولانا محمد عباس قادری شہید رحمۃ اللہ علیہ

یہ بازی حق کی بازی ہے
یہ بازی تم ہی ہارو گے
ہر گھر سے سلیم قادری نکلے گا
تم کتنے سلیم قادری مارو گے

مولانا محمد عباس قادری شہید رحمۃ اللہ علیہ 2001ء میں قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری شہید رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کے بعد سنی تحریک کے سربراہ بنائے گئے تو مولانا

موصوف نے گلے میں پڑے پھولوں کے ہار ہاتھ میں اٹھا کر کہا تھا کہ یہ صدارت کے نہیں شہادت کے پھول ہیں۔

یہ غازی یہ تیرے پُراسرار بندے،
جنہیں تو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی
دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دلوں کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی
شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نا مال غنیمت نہ کشور کشائی

قیادت:

امیر شہدائے میلاد محمد مصطفیٰ ﷺ مولانا عباس قادری رحمۃ اللہ علیہ قائدانہ صلاحیتوں سے مالا مال تھے۔ آپ کے سربراہ سنی تحریک بنتے ہی تحریک میں ایک نئی جان پڑ گئی۔ آپ نے کارکنوں کے حوصلے بلند کر دیئے۔ آپ اپنے کارکنوں سے بے انتہا محبت فرماتے تھے۔ ہر کارکن کی بات توجہ سے سنتے۔ اس کا جو بھی مسئلہ ہوتا اس کو حل کرنے کی سعی فرماتے تھے۔ سنی تحریک کا کام کرنے والے کارکنان کی خوب حوصلہ افزائی فرماتے تھے۔ کام میں کوتاہی کرنے والوں کی طرف خصوصی توجہ فرماتے۔ سُنیت کو درپیش خطرات سے آگاہ فرماتے اور کام کرنے پر خوب ابھارتے۔ خوش مزاج شخص تھے۔ ہمیشہ خوش رہتے اور دوسروں کو خوش رکھتے۔

میں نے آپ کو کبھی غمزدہ نہیں دیکھا سوائے اس وقت کے جب کوئی کارکن شہید ہو جاتا، یا جھوٹے مقدمے میں پابند سلاسل ہو جاتا۔ جس وقت رہنما سنی تحریک محمد سلیم رضا قادری شہید کئے گئے تو آپ بہت رنجیدہ ہوئے اور جب قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری شہید ہو گئے اس وقت آپ کی جو حالت تھی میں اسے بیان کرنے سے

قاصر ہوں۔ اکثر قائد تحریک کی یاد آپ کو اشک بار کر دیتی۔ آپ قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری شہید سے بہت زیادہ محبت فرماتے تھے اور قائد سنی تحریک بھی آپ سے بہت زیادہ محبت فرماتے تھے۔ سنی تحریک کے سربراہ بننے سے پہلے بھی آپ قائد تحریک محمد سلیم قادری شہید کے نائب کی حیثیت سے سنی تحریک میں خدمت سرانجام دے رہے تھے۔ آپ کارکنوں کو "بیٹا" کہہ کر مخاطب فرماتے تھے۔ اپنی اولاد سے بڑھ کر سنی تحریک کے کارکنوں کو اہمیت دیتے تھے۔ ایک مرتبہ کسی سلسلے میں کہیں جانا تھا۔ گاڑی میں سیٹیں کم تھیں۔ کارکن زیادہ تھے۔ میں سیٹ پر بیٹھ چکا تھا۔ آپ نے دیکھا تو فرمایا:

اے بلال! تم اپنی جگہ میرے بیٹے کو دے دو اور آپ نے مجھے کھڑا کر کے میری جگہ پر ایک کارکن کو بٹھا دیا۔ آپ کی اس محبت کا اثر تھا کہ تحریکی ساتھی بھی آپ سے بہت محبت کرتے تھے۔ آپ کی ہر بات کو حکم کا درجہ دیتے اور آپ کے حکم پر جان دینے کے لیے تیار رہتے تھے۔ مولانا موصوف کی اعلیٰ قیادت اور جہد مسلسل کا ہی نتیجہ تھا کہ سنی تحریک کا کام ملک پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک تک جا پہنچا۔ کئی ممالک میں سنی تحریک کے کارکنان تحریک کی سربلندی کے لیے شب و روز کام کر رہے ہیں۔

مولانا موصوف کو جنون کی حد تک سنی تحریک کا کام کرنے کا جذبہ تھا۔ آپ نے سنی تحریک کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیا تھا۔ تحریک کے کام کے سلسلے میں کئی دن گھر تشریف نہیں لاتے تھے۔ بس کام کام اور کام۔ کام کی کثرت کی وجہ سے اکثر بیمار رہنے لگے تھے۔ ڈاکٹرز آپ کو بیڈ ریسٹ کا مشورہ دیتے تھے۔ مگر آپ کو اپنی فکر ہی کہاں تھی۔

ایسا گما دے ان کی ولا میں خدا مجھے
ڈھونڈا کروں پر اپنی خیر کو خبر نہ ہو

مولانا محمد عباس قادری شہید کو اکثر دہشت گردوں کی طرف سے قتل کرنے کی دھمکیاں دی گئیں اور یہ دھمکیاں گیدڑ بھبھکیاں نہیں ہوتی تھیں۔ آپ سے پہلے قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری و رہنما سنی تحریک محمد سلیم رضا قادری و عبدالوحید قادری و دیگر کو بھی دھمکیاں مل چکیں تھے اور سنی تحریک کے ان قائدین کو شہید کر کے دہشت گرد اپنی دھمکیوں کو عملی جامہ پہنا چکے تھے۔ اس کے باوجود مولانا عباس قادری نے ان دھمکیوں کو کوئی خاص اہمیت نہ دی۔ سنی تحریک کے کارکنان کو چھوڑ کر جلا وطن نہ ہوئے۔ کارکنان کی جان سے اپنی جان کو پیارا نہ سمجھا۔ اور آپ بھاگتے بھی کیوں......؟ بھاگے تو وہ جو موت سے ڈرتا ہو۔ آپ تو کشتیاں جلا کر سر پہ کفن باندھے شہادت کی موت کے منتظر تھے۔ وہ مومن ہی کیا جسے شہادت کی موت کی تمنا نہ ہو۔ مومن تو شہادت کی موت کی دعا کرتا ہے۔ مولانا موصوف اپنی والدہ سے شہادت کی موت کی دعا کروایا کرتے تھے۔

میری دادی فرماتی ہیں۔ میرا بیٹا عباس میرے ہاتھ چومتا اور مجھ سے کہتا کہ امی حضور میرے لیے ہر نماز کے بعد دعا کیا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے شہادت کی موت عطا کرے۔

تیرے قدموں سے لپٹ کر موت کی یا مصطفیٰ ﷺ
آرزو کب آئے گی بر بے کسوں مجبور کی

قائد وہی اچھا ہے جو مشکل کی ہر گھڑی میں اپنے کارکنوں کے ساتھ ہو۔ ان کے شانہ بشانہ مشکل حالات کا سامنا کرے اور یہ خوبی سنی تحریک کی تمام قیادت میں بدرجہ اولیٰ پائی جاتی ہے۔

آپ ﷺ پر قربان میری جان

شہید محمد عباس قادری بے انتہا دین و مسلک سے محبت کرنے والوں میں

سے ایک تھے۔ پھر سنی تحریک کا عالمی طور پر اعلان ہوا۔ 1990ء میں تو شہید محمد عباس قادری سینئر مرکزی رہنماؤں میں سے تھے۔ شہید میلاد مصطفیٰ ﷺ سنی حقوق کے لیے بہت کوشاں رہتے تھے۔ شہید اہل سنت تحریکی کارکنوں سے بہت قریب رہتے تھے۔ عام طور پر کارکنان اپنے لیڈر اور قائد سے کوئی بات کہنے میں گھبراتا ہے اور یہی بات سنی تحریک کے کارکنوں میں تھی جو بات قائد تحریک سے کہنے میں ان کے آداب میں گھبراتے تھے وہ بات شہید اہل سنت سے آرام سے بات کر لیا کرتے تھے۔ شہید اہل سنت اپنے مسلک اعلیٰ حضرت اور اپنے قائد شہید محمد سلیم قادری سے بے حد محبت کرتے تھے اور قائد تحریک بھی آپ سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔

میں نے اپنے والد گرامی کو کبھی غم زدہ نہیں دیکھا تھا پر جب جب کوئی سنی کارکن یا کوئی سنی رہنما کو شہید کر دیا جاتا تھا تو میرے والد گرامی بے حد غم زدہ رہتے تھے اور بہت پریشان ہوا کرتے تھے اور جب قائد تحریک شہید محمد سلیم قادری کو شہید کیا اس وقت میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ وہ بے حد غم زدہ تھے اور بے حد آنکھوں سے آنسو کی روانگی جاری تھی۔ جب آپ اپنے مخصوص انداز میں قائد تحریک کو خطاب کی دعوت دیتے اور نعروں سے استقبال کرتے تو شرکاء جلسہ آپ کے نعروں کا پُر جوش جواب دیتے۔

سنی تحریک نے اپنے وجود سے لے کر آج تک اہل سنت کی بقاء اور ملک کی سلامتی کے لیے اپنے کردار کو ادا کیا ہے۔ ہمارے بانی قائد شہید محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر شہدائے عید میلاد النبی ﷺ تک قائدین اور سینکڑوں کی تعداد میں کارکنان نے مسلک اہل سنت اور ملک پاکستان کی بقاء کی سلامتی کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا ہے۔

اہل سنت جماعتوں میں سب سے زیادہ شہادتیں سنی تحریک کے حصے میں آئی ہیں مگر ہم سنی تحریک کے قیام کے مقصد پر ایک نظر ڈالیں تو وہ مقصد کسی فرد واحد

کا ذاتی مقصد نہ تھا بلکہ سنی تحریک والے اپنے سنی بھائیوں کو ان کے مقاصد اس ملک
میں اکثریت کو حقوق دلانا تھا۔

آج تک سنی تحریک جس مقام پر پہنچی ہے اور یہ اپنے مقصد میں جس حد
تک کامیاب ہوئی ہے اس میں سب سے بڑا حصہ ان شہیدوں کے لہو کا ہے جنہوں
نے اس نیک مقصد کو حاصل کرنے کے لیے اپنی جانوں تک کی فکر نہ کی۔ یقیناً وہ یہ
چاہتے تھے کہ بے شک وہ زندہ رہیں یا نہ رہیں مگر اہل سنت کے ساتھ ہونے والے
ظلم کو بند کریں گے۔

شہید محمد عباس قادری رحمۃ اللہ علیہ جب سے قیادت سنی تحریک 2001 سے سنبھالی
تھی تب سے بے حد بیمار اور پریشان رہتے تھے مگر کبھی کسی کو ظاہر نہیں کیا کہ پریشان
ہیں یا بیمار ہیں۔ وہ اپنے کاموں میں ہفتہ ہفتہ اپنے گھر تشریف نہیں لاتے تھے۔ اتنی
دلچسپی سے کام کیا کرتے تھے کہ اپنی تحریکی مصروفیات کی وجہ سے ایک مرتبہ تو انہیں
ہارٹ اٹیک بھی ہوا تھا اور ڈاکٹر نے بھی کہا کہ آپ کو آرام کی سخت ضرورت ہے پر وہ
پھر بھی اہلسنت کے مرکز پر رہتے تھے اور مرکز کے کاموں میں مصروف رہتے تھے۔
کھانا پینا سب بھول کر اہلسنت کے لیے کام کرتے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ ربیع
الاول 2006 میں ہونے والے عید میلاد النبی ﷺ کے 12 عالمی مرکزی جلوس سے
قبل ان کا آپریشن تھا۔ انگلینڈ میں ڈاکٹروں سے انہوں نے کہا کہ میرا آپریشن
12 ربیع الاول کے بعد کیا جائے پر ڈاکٹروں نے کہا کہ 12 ربیع الاول سے پہلے ہی
کرنا پڑے گا مگر شہید اہلسنت محمد عباس قادری کو یہ نہ منظور تھا۔ انہوں نے کہا کہ اگر
میرا آپریشن 12 ربیع الاول سے پہلے ہوا تو میں اپنے حبیب پیارے آقا ﷺ کی
ولادت کی خوشی کا دن نہیں منا سکوں گا اور اپنے عزیز سنی بھائیوں کے ساتھ جلسے میں
شرکت کرنے سے محروم رہ جاؤں گا تو میں 12 ربیع الاول کے بعد ہی آپریشن
کرواؤں گا۔ اس سے پہلے نہیں اور فوراً 12 ربیع الاول کے مہینے میں وہ واپس

پاکستان تشریف لے آئے اور اپنے حبیب کی ولادت کے دن کی تیاریوں میں
مصروف ہوگئے۔ یہاں تک کہ ان کی طبیعت بہت بگڑتی رہی مگر وہ اپنے مسلک کی
خاطر اپنے دین کی خاطر اپنے پیارے حبیب ﷺ کی ولادت کے دن کی خاطر عید
میلاد النبی ﷺ کی تیاریوں میں مصروف رہے اور صفر کے مہینے میں داتا گراؤنڈ
میں یوم اعلیٰ حضرت اور شہید محمد سلیم قادری کا عرس مناتے ہوئے جو کہ ان کا آخری جلسہ
تھا اس میں انہوں نے اپنی شہادت کے لیے خود دعا فرمائی اور اپنے ساتھیوں سے
عرض کی کہ آپ میری اس دعا پر آمین کہیں کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ جہاں نیک
مقصد کے لیے 40 افراد ہوتے ہیں ان میں ایک اللہ کا ولی بھی موجود ہوتا ہے۔ یہ
کہتے ہوئے انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میری اس دعا پر آمین کہیں اور آپ
نے یہ بھی کہا کہ ان کی خواہش ہے کہ مجھے یا تو اعلیٰ حضرت کی نسبت سے میرے سینے
پر 25 گولیاں لگیں یا تو سرکار دو عالم ﷺ کی نسبت سے 63 گولیاں میرے کے سینے
پر لگیں اور شہادت کے لیے دعا فرمائی۔

یہاں تک کہ میری دادی جان نے فرمایا کہ میرا بیٹا مجھے کہتا تھا کہ ماں تم
میرے لیے اپنی ہر نماز کے بعد مجھے شہادت کی موت نصیب ہو یہ دعا کیا کریں۔
انسانی جان ایک ایسی چیز ہے جو ہر فرد کو پیاری ہوتی ہے مگر سوچیں یہ لوگ کتنے عظیم
تھے ان کا جذبہ کتنا سچا تھا، انہوں نے زندگی کی تمام آزمائشوں اور راحتوں کو چھوڑ کر
شہادت کا راستہ اپنایا اور اپنی سب سے پیاری اور عزیز چیز جان کو تحریک کے مقصد پر
قربان کردیا اور ایک حقیقت یہ بھی ہے کہ جن تحریکوں میں شہیدوں کا لہو شامل ہوجاتا
ہے وہ تحریکیں اپنے مقصد میں ضرور کامیاب ہوتی ہیں۔

آج سنی تحریک میں کام کرنے والے ہر کارکن پر ہمارے شہیدوں کا لہو
ہمارے اوپر قرض ہے اور یہ قرض اسی وقت اتر سکتا ہے جب ہم اس مقصد کے لیے
ایمان داری اور سچائی سے کام کریں جس مقصد کے حصول کی کوشش اور جدوجہد

کے لیے سینکڑوں کارکنوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیے۔

اللہ سے دعا ہے کہ ہمیں بھی مسلک میلاد مصطفیٰ پر مسلکِ رضا کا تحفظ کرتے ہوئے قائم رہتے ہوئے اور شہدا اہلسنت کی طرح شہادت کی موت عطا فرمائے۔ (آمین)

جس طرح شہید اہلسنت محمد عباس قادری کی دعا کو قبول فرمایا۔ اور میرے والد گرامی کی دعا کی طرح میری دعا کو بھی قبولیت کا شرف عطا فرمائے۔ (آمین)

اور مجھے بھی اپنے والد کی طرح شہادت نصیب فرمائے۔ (آمین)

سیاست:

دین میں سیاست بھی ہے۔ اسلام میں سیاست کی بہت زیادہ اہمیت ہے، سیاست کو مکرو فریب اور جھوٹ کا پلندہ کہنے والے سخت غلطی پر ہیں۔ اسلام کی ترقی و سربلندی میں سیاست کا بڑا عمل دخل ہے۔ سیاست بذات خود بری نہیں ہے۔ جس طرح موبائل وانٹر نیٹ وغیرہ اب اس کا استعمال کوئی کیسے کرتا ہے وہ اس کی صوابدید پر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں آنکھیں دیں۔ آنکھوں کا کام ہی دیکھنا ہے۔ مگر اسلام نے ہمیں تعلیم دے دی کہ کیا دیکھنا ہے اور کیا نہیں۔ اب کوئی اپنی آنکھوں کو حرام سے پر کرے اور آنکھوں کو مورد الزام ٹھہرائے۔ اور آنکھوں کی اہمیت کا انکار کردے۔ ایسے شخص کو کیا کہا جائے آپ خود فیصلہ کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آنکھوں کا غلط استعمال منع فرمایا ہے اور صرف منع ہی نہیں فرمایا بلکہ اس کو روکنے کا بہتر انتظام بھی فرمایا ہے۔ آنکھیں جھکائے پھرنے اور بند کرنے کی قوت بھی عطا فرمائی ہے۔ اب کوئی آنکھوں کا استعمال صحیح نہ کرے تو اس سے آنکھوں کی افادیت پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بس اس کو استعمال کرنے والا ثواب یا عذاب کا مستحق ہو جاتا ہے۔ بس اسی طرح سیاست بھی ہے جو اچھی سیاست کرے گا اجر پائے گا اور بری سیاست عذاب

کی طرف دھکیل دیا جائے گا۔ اور سیاست نہ کرنے کے لیے یہ جواز پیش کرنا کہ جب تک، عدل و انصاف کا دور دورہ نہ ہو جائے۔ سیاست نہیں کرنی چاہیے یہ جواز مناسب نہیں ہے۔ سیاست کے ہی ذریعے ملکی قوانین وغیرہ نافذ ہوتے ہیں۔ بری سیاست سے برا ہی نظام آئے گا۔ عدل و انصاف کا نظام قائم کرنے کے لیے متقی و پرہیزگار سیاست دانوں کو میدان سیاست میں آنا پڑے گا۔ حجت تمام کرنا پڑے گی۔ کل بروز محشر لوگ یہ نہ کہہ دیں۔ الٰہی سب سیاست دان ہی کرپٹ تھے۔ ان کے مقابلے میں دین دار لوگ تھے ہی نہیں جو ہم انہیں منتخب کرتے۔ اس وقت کیا جواب دیں گے اور یہ کہنا کہ لوگ ہمیں منتخب ہی نہیں کرتے۔ اس میں بھی جان نہیں۔ لوگ منتخب کریں یا نہ کریں۔ آپ بری الذمہ ہو جائیں گے۔

مولانا محمد عباس قادری نے دیکھا کہ سیاست کے میدان میں بدمذہبوں و دہشت گردوں نے اپنے پنجے گاڑ رکھے ہیں اور ان لوگوں نے اپنی مکرو سیاست سے عوام کا دیوالیہ نکال دیا ہے۔ ان سیاست دانوں نے مہنگائی لوڈ شیڈنگ، گیس کی بندش، پینے کے صاف پانی کی قلت، بجلی و گیس کے بلوں میں اضافہ، سواری کے کرایوں میں اضافہ، لوٹ مار، بھتہ خوری اغواء، برائے تاوان، ٹارگٹ کلنگ، خودکش بم دھماکوں وغیرہ وغیرہ کے سوا کیا دیا۔ نہ عوام محفوظ، نہ علماء محفوظ، نہ تاجر محفوظ اور نہ ہی اعلیٰ شخصیات نہ عبادت گاہیں نہ ہی ملکی سلامتی کے ادارے محفوظ، ملک پاکستان کو تباہی کے دھانے پر پہنچانے پر ان سیاست دانوں کا کردار کسی سے ڈھکا چھپا نہیں۔ ایسی صورت حال میں امیر شہدائے میلاد مصطفیٰ سربراہ سنی تحریک مولانا محمد عباس قادری نے 2002ء میں سنی تحریک کا سیاست میں آنے کا اعلان کر دیا اور الیکشن 2002ء میں بھرپور حصہ لیا۔ مگر دہشت گردوں نے بدترین دھاندلی اور ظلم و ستم کا بازار گرم کرکے کامیابی حاصل کی۔ اگرچہ سنی تحریک نے الیکشن میں کامیابی حاصل نہ کی مگر سنی تحریک کو جو ووٹ ملے وہ اتنے تھے کہ دہشت گردوں کی نیندیں حرام ہو گئیں۔ مولانا

موصوف کو مزید دھمکیاں ملنا شروع ہوگئیں۔ مگر مولانا موصوف سنی تحریک کے مشن سے بال برابر بھی پیچھے نہ ہٹے۔

باد مخالف سے نہ گھبرا اے شاہین
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لیے

مولانا موصوف کی سربراہی میں سنی تحریک عوام کے دلوں میں گھر کرنے لگی، سنی تحریک فلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے لگی، زلزلہ زدہ ہوں یا سیلاب زدگان سنی تحریک نے ہر ممکن تعاون کیا۔ ماہ رمضان میں مستحقین کو سنی تحریک کے زیر اہتمام راشن کی تقسیم کو یقینی بنایا۔ سنی تحریک کی عوام میں مقبولیت مخالفین کو ایک آنکھ نہ بھائی، سنی تحریک پر مشتد، بھتہ خور، لوٹ مار وغیرہ کے گھناؤنے الزام لگا کر عوام کو سنی تحریک سے بدظن کرنے لگے، مگر......

مدعی لاکھ برا چاہے تو کیا ہوتا ہے
وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے

مخالفین کو ہر جگہ منہ کی کھانی پڑی، سنی تحریک مولانا موصوف کی قیادت میں اپنی ضوفشانیوں سے عوام کے قلوب میں منور کررہی تھی۔ اور ان شاء اللہ عزوجل کرتے رہے گی۔ مخالفین اپنی لگائی ہوئی آگ میں خود جل کر مریں گے، کیونکہ......

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

مولانا موصوف خوف خدا وشرم نبی رکھنے والے سیاست دان تھے۔ آپ جب تک اس ناپائیدار دنیا میں رہے آپ نے مثبت سیاست کی، اگر مخالفین دھاندلی نہ کرتے اور شفاف الیکشن ہوتے تو آپ منتخب ہو کر ملک وقوم کو پستی سے عروج پر پہنچا دیتے مگر مخالفین نے آپ کو اس کا موقع نہ دیا، لیکن مولانا موصوف کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچنے سے کوئی نہیں روک سکتا، کیونکہ......

ہم مست ملنگ فقیروں کی طاقت کا تجھے اندازہ نہیں
ہم وقت کے بہتے دریا میں طوفان اٹھانا جانتے ہیں

خطابت:

مولانا عباس عباس قادری شہید رحمۃ اللہ علیہ ایک شعلہ بیان خطیب تھے۔ آپ خطابت کے اسرار ورموز سے کون واقف نہ تھے۔ آپ کی تقریر سامعین کو بے خود کر دیتی تھی۔ سامعین کا جوش وخروش قابل دید ہوتا تھا۔ آپ کی خطابت کی آڈیو، وی ڈی وغیرہ باآسانی سنی مکتبوں سے مل سکتی ہیں۔ جسے سن کر میری بات کی صداقت آپ پر ظاہر ہوجائے گی۔

محکمہ اوقاف کی زیادتیاں

(عباس قادری بھائی کا خطاب)

واجب الاحترام قابل قدر علماءِ اہلِ سنت مشائخ اہلِ سنت سنی تحریک کے مرکزی رہنما افتخار احمد بھٹی آپ کے حلقے کے کنوینر مرتضیٰ قادری صاحب آج کی یہ کانفرنس امیر شہدائے اہلسنت کے نام سے منسوب ہے۔ اور یہ آج کی کانفرنس ہم نے عوامی رابطہ مہم شروع کر رکھی ہے۔ اس کی دوسری کڑی ہے پرسوں کورنگی میں پہلی کانفرنس ہوئی، احتجاج کیا۔ آج دوسری آپ کے پاس ہے۔ اورنگی ٹاؤن میں اور اس کے بعد یہ سلسلہ دوسرے ضلعوں سے گزرتا ہوا سندھ میں چلا جائے گا۔ سندھ سے پنجاب سرحد اور بلوچستان کو کور کرے گا پرمشن تو مانگی تھی روڈ کی کہ ہم ایصالِ ثواب کی نیت سے جلسہ کرنا چاہتے ہیں لیکن جہاں پر جلوس پہ پابندیاں اور نافذ ہیں وہاں یہ پابندیاں بھی ہے کہ ایصالِ ثواب کی محفل روڈ پر نہیں کر سکتے۔ بارہا مرتبہ ہمارے یہاں کے ذمہ داروں نے رابطہ کیا کہ ہم پرامن طریقے سے پروقار انداز میں کرنا چاہتے ہیں لیکن ہمیں

یہی جواب ملا کہ مسجد میں کرلیں۔ ہر علاقے اور ہر ضلع میں گورنمنٹ کی پالیسی الگ ہے۔ جو قانون بنتا ہے وہ پورے ملک میں یکساں ہوتا ہے اور تمام طبقے تمام لوگوں کے لیے یکساں ہوتا ہے پتہ نہیں یہ کون سی پالیسیاں ہیں کہ سنیوں کے خلاف بنالی ہیں کہ ہر انداز میں یہ سنیوں کو دبانے کی کوشش کریں۔ گیارھویں شریف کا مہینہ ہو یا بارھویں کا۔ دیگر ایام ہوں جس کو سنی شان وشوکت سے مناتے ہیں لیکن پرمٹوں کے اتنے دھکے کھانے پڑتے ہیں کہ ملکوں میں اس کا جوش وولولہ ختم ہو جاتا ہے اور جان چھڑانے کی کوشش کرتا ہے جبکہ اس کے برخلاف آپ دیکھیں کہ جب محرم آتا ہے تو کالے کپڑے والے جن کو عام لفظوں میں لوگ کھٹمل بولتے ہیں وہ ہر گلی میں ہر سڑک پہ ان کے ۶.۴ آدمیوں کا ۱۵ آدمیوں کا جلوس نکلتا ہے۔ کہتے ہیں کہ جناب ان کے پرمٹ پرانے بنے ہوئے ہیں ان کے روٹ پرمٹ پرانے بنے ہوئے ہیں اس لیے اس کو Cancel نہیں کر سکتے۔ یہ جو ہے ان کو رینیو کر دیا گیا ہے۔ لیکن جب ہماری بات آتی ہے تو ہمیں کہا جاتا ہے کہ حالات ناساز ہیں حالات ایسے نہیں ہیں کہ آپ جناب کوئی ریلی نکالیں کوئی جلوس نکالیں یا کوئی جلسہ کریں آپ چار دیواری کے اندر جو بھی کر سکتے ہیں یہ پابندی اس طبقے کے لیے ہے جو کہ پاکستان میں سب سے بڑا طبقہ ہے۔ دعوے کے ساتھ یہ چیلنج ہے ہر سطح پہ تمام لوگوں کو کہ ہم یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ ہم اس ملکِ پاکستان میں 80 فیصد ہے اور تمام دوسرے فرقے جن میں دیوبندی، وہابی، آغا خانی، قادیانی، شیعہ اور بھی دیگر جتنے ایسے فتنے ہیں اُن سب کو جمع کر لیا جائے تو بہ مشکل 20 فیصد بنتے ہیں۔ لیکن اُس 20 فیصد کو وہ تحفظ حاصل ہے جو کہ 80 فیصد کو نہیں ہے۔ آپ پوچھیں گے شاید کسی کے ذہن میں یہ خیال ہوگا کہ پتا نہیں یہ تو تقریری انداز ہے۔ کر کے چلے جائیں گے۔ حکومتی سطح پر بھی بولتے ہیں کہ بھئی کیا بات ہے۔ ہر تقریر میں ہمیں ہی رگڑا لگایا جاتا ہے۔ ہمارے خلاف ہی بولا جاتا ہے۔ تو مجھ تک بھی پیغام پہنچتا ہے کہ بھئی ؟؟؟ روڈ کی پرمشن نہیں دینی۔ جتنی پرمشن دیں گے اتنا ہی یہ

بولیں گے اسی لیے جناب وہ کہتے ہیں کہ بھئی مسجد میں کرلیں، تو میرے بولنے پر بھی ان کو چبھن ہوتی ہے اور یہ کوشش کرتے ہیں کہ میں نہ بولوں اب میں آپ سے پوچھوں کہ میں بولوں کے نہ بولوں؟ (بولو، بولو)

تو یہ انتظامیہ کے لوگ دیگر ادارے صرف اسی چکر میں ہے کہ کسی طرح بھی ہمارے تمام معاملات کو ٹھنڈا کر دیا جائے۔ باتیں بھی بہت ساری ہیں اور زخم بھی اتنا ہے کہ اب جسم کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہے کہ جہاں پر کوئی نیا زخم لگایا جائے، بلکہ ہمارا پورا جسم لہولہان ہے اور ہر روز ایک نیا زخم پھر بھی لگا دیا جاتا ہے۔ جبکہ پچھلے زخم وہ ابھی ہمارے جھڑتے نہیں ہیں، کہ نئے زخم ہمیں لگائے جاتے ہیں اور زخم لگانے کے بعد ہمیں کہاں جاتا ہے کہ آپ نے آہ بھی نہیں کرنی کیونکہ اگر آپ نے آہ کی تو آپ پر بغاوت کا مقدمہ بن جائے گا۔ دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی ہو جائے گی یہ جناب کوئی اور قانون جیسے اسی میں آپ کو لے لیا جائے گا کہ جس میں یہ ہے کہ آپ کی جوتیاں آنے جانے میں ختم ہو جائے گی۔ اب ایسی کنڈیشن ہوا ایسی صورتِ حال ہے۔

بات ہے شہادت کی قائد کی شہادت کی کوئی عام آدمی کی شہادت نہیں ہے۔ شہادت تو کسی کی بھی کیوں نہ ہو کسی بھی بے گناہ کو مارا جائے یہ قابلِ مذمت ہے۔ لیکن ایک ایسے سربراہ کو ایک ایسے رہنما کو جو پورے ملک پاکستان میں سنیوں کی نمائندگی کرتا ہو۔ دن دیہاڑے شہید کر دیا جائے۔ موقع پر سپاہ صحابہ کا کارکن ارشد پولکا مقابلے میں مارا جائے اس کے باوجود سپاہ صحابہ کا کوئی کارکن ان کے دہشت گردان کے وہ لوگ جو اس ملک میں امن وامان کا مسئلہ پیدا کرنا چاہتے ہیں کہ یہاں کے حالات یہاں کی معیشت یہاں کا سسٹم سب تباہ ہو جائے ان پر کوئی ہاتھ ڈالنے کے لیے تیار نہیں ہے۔ کراچی شہر میں بم دھماکوں کا سلسلہ جاری ہے اور ان بم دھماکوں پر ایک سرکاری بیان آجاتا ہے کہ ہم اس بات کی دہشت گردی کی کسی کو اجازت نہیں دیں گے۔ تو جناب آپ نے بم بانٹنے کے اگر پرمٹ بانٹے ہیں تو آپ ان کو

Cancel کر دیں کیونکہ ہم یہاں کے شہری ہیں اور ان بموں سے ہمیں نقصان پہنچتا ہے کسی منسٹر کو نقصان نہیں پہنچتا، کہا جاتا ہے کہ جناب دہشت گردی پر ہم قابو پالیں گے اور کسی کو دہشت گردی کی اجازت نہیں دیں گے۔ چلیے جناب آپ اجازت نہیں دیں لیکن جنہوں نے دہشت گردی کی ہے آپ ان کے لیے کون سی سخت سزا سامنے لائے، کیا تجویز کی ہے آپ نے؟ لوگ کہتے ہیں ہمیں کہ بھئی اتنی ایسی مخالفت نہیں ہونی چاہیے۔ سپاہ صحابہ، جیش محمد، یہ لشکر طیبہ ان کی اتنی مخالفت اس انداز میں نہ ہو جس سے فرقہ واریت پیدا ہوتی ہے۔ امن و امان کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔ اتنا بڑا ظلم کہ نماز جمعہ کی امامت کے لیے ہمارے قائد گھر سے نکلتے ہیں اپنے بچوں کے ساتھ بہنوئی کے ساتھ بھتیجوں کے ساتھ اور شہید کر دیا جاتا ہے۔ مورچے لگا کر شہید کیا گیا۔ آپ بات کو سمجھے۔ صرف ہم ہڑا ہوڑی یہ افراتفری پیدا کرنے کے لیے یہ جلسے منعقد نہیں کرتے بلکہ ہم تو اپنے لوگوں کو اپنا غم اپنا دکھڑا اپنا زخم دکھانے کے لیے نکلے ہیں ہم غیروں سے بات کرنے کہاں نکلے۔ ہم حکومت سے بات کہاں کر رہے ہیں ہم تو دیوبندیوں سے بھی کوئی مطالبہ نہیں کر رہے۔ ہم تو وہابیوں سے بھی کوئی مطالبہ نہیں کر رہے، ہم تو اپنے لوگوں سے بات کر رہے ہیں۔ کیا اس پر بھی کوئی پابندی ہے؟ نہیں نہیں ایسا کوئی قانون پوری دنیا میں نہیں ہے کہ جناب کہ جس طبقے سے لوگ تعلق رکھتے ہوں جس مسلک سے لوگ تعلق رکھتے ہوں اور انہیں کے لوگوں کو آپس میں جمع ہونے پر اور آپس میں بات چیت کرنے پر یا آپس میں کوئی محفل کرنے پر پابندی ہو پوری دنیا میں ایسا کوئی قانون نہیں۔ آپ یہ سمجھ لیجیے، بلکہ دنیا کا یہ اصول ہو گیا ہے قاعدہ ہے کہ اُس ملک میں جتنا بڑا نیٹ ورک کسی طبقے کا ہے وہاں کا قانون وہاں کا آئین اُسی طبقے کے نظریات کے مطابق بنتا ہے، آپ سمجھ لیجیے بات کو۔ اگر آپ کسی ملک میں جائیں گے اگر وہاں عیسائیوں کی اکثریت ہے تو وہاں کا قانون ایسا بنے گا کہ وہاں عیسائیت کو اہمیت دی جائے گی۔ اگر وہاں یہودیوں کی اکثریت ہو تو وہاں یہودیوں

کے مطابق قانون بنتا ہے۔ اسی طرح اگر شیعہ کی اکثریت ہو تو وہاں شیعوں کے مطابق قانون بنتا ہے اور پاکستان میں سنی زیادہ رہتے ہیں لیکن ان کے نظریات کے مطابق قانون نہیں ہے۔ محکمہ اوقات ایک ایسا ادارہ گورنمنٹ نے بنایا ہے کہ جس نے اہلِ سنت کو ختم کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ یہ سرکاری سرپرستی میں محکمہ اوقات ایک ایسا ادارہ ہے جو کہ اس نام پر قائم ہوا ہے کہ پورے پاکستان میں جتنے مزارات ہیں جتنے اولیاء کرام کے مزارات ہیں ان تمام مزارات کی آمدنی وہاں کے تمام معاملات کو یہ ادارہ چلائے گا، اور ان سے منسلک جو مساجد ہیں ان مساجد کو بھی محکمہ اوقاف چلائے گا۔ جناب ادارہ بنا دیا گیا اور اس ادارے کو بنانے کے بعد ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ہمارے جید علماء کرام، ہمارے اکابرین، ہمارے مشائخ ان کو لایا جاتا کہ ہم نے یہ ادارہ بنایا ہے۔ اسی ادارے میں بیٹھ کے آپ بہتر انداز میں تمام معاملات کو چلائیں۔ یہی طریقہ ہونا چاہیے تھا کہ مزرات کے لیے اگر حکومتِ پاکستان نے کوئی ادارہ بنایا ہے جس کو محکمہ اوقاف کا نام دیا گیا ہے تو ہمارے اکابرین کو سامنے لانا چاہیے تھا لیکن اس کے بَرخلاف یہ ہوا کہ دیوبندیوں، وہابیوں کو وہاں پہ لا کر بٹھا دیا گیا اور ان کی ذمہ داری لگا دی گئی کہ آپ جناب مزارات کو چلائیں ان کے تمام چندوں کے ذمہ دار آپ ہیں۔ نذر و نیاز کے ذمہ دار آپ ہیں اس کے تمام تعمیرات کے ذمہ دار آپ ہیں۔ اب میں یہ پوچھتا ہوں ایسا کون سا جاہل آدمی ہے یا کون سا عقل کا اندھا ہے کہ جس کو یہ نہ معلوم ہو کہ دیوبندی، وہابی تو مزارات کو مانتے نہیں ہیں تو پھر آپ نے اُن کے ہاتھ میں یہ سسٹم کیوں دے دیا، ایک آدمی جس کا عقیدہ ہے کہ مزار پہ جانا شرک، مزار پہ جانا حرام، مزار پہ جانا بدعت اور آپ نے اُسی کو بول دیا کہ آپ مزار کا خیال کریں، یہ تو آپ نے ایسا کر دیا کہ جیسے کسی تجوری پر چور کو بٹھا دیا کہ آپ اس کی حفاظت کریں، کبھی آپ نے دیکھا کہ کسی گرجے پر کسی مسلمان کی ڈیوٹی لگا دی ہو۔ گرجے میں بھی چندہ ہوتا ہے یہ آپ سمجھ لیجیے۔ مجھے ایک گرجے کے بارے میں آپ

بتا دیں کہ وہاں کہیں کسی مسلمان کی ڈیوٹی لگا دی ہو کہ جناب تم سارا چندہ جمع کرو اور اس کو خرچ کرنا۔ چلو چھوڑو گرجے کی بات، میں پوچھتا ہوں کہ کسی ایک امام بارگاہ کی مجھے آپ مثال لا کر دے دیں جیسے کہ وہاں کسی سنی عالم کی ڈیوٹی لگائی ہو کہ جناب یہاں پر جتنا نذرانہ جمع ہوتا ہے اس کو آپ نے اپنے انداز میں خرچ کرنا ہے، نہیں ایسی کوئی مثال نہیں ہے۔ پورے پاکستان میں کوئی ثابت ہی نہیں کر سکتا کوئی نہیں۔ لیکن یہاں پر ظلم اور ظلم پہ ظلم کہ مزارات کے جتنی ساتھ مساجد ہیں اُن پہ دیوبندیوں کے اماموں کا تقرب کر دیا گیا۔ سرکاری ملازمت ہے یہ جن کے گریڈ ہوتے ہیں۔ اسی طرح ان کو ریٹائرمنٹ بھی ملتی ہے اور ان کی آمدنی بھی ٹھیک ٹھاک ہوتی ہے، تو آپ یہ دیکھیں کہ مزار سے منسلک جو مسجد ہے وہ مسجد اس لیے بنائی گئی جو حاضرین مزار ہیں جو وہاں پر فاتحہ پڑھنے آتے ہیں زیارت کرنے آتے ہیں، وہاں پہ نماز پڑھنے کے اوقات میں نماز پڑھے تو انہیں عقیدہ کا وہاں پر امام بنایا جائے گا۔؟؟ بنایا جائے گا۔ لگایا جائے گا۔ لیکن نہیں نہیں بلکہ وہاں پر دیوبندی، وہابی لگا دیے گئے۔ آپ بتائیے کہ محکمہ اوقاف اہلِ سنت کے مفاد میں بنا ہے۔ یا اس کی مخالفت میں بنا ہے؟ مخالفت میں میری سمجھ میں نہیں آتی۔ میری پچھلے دنوں جب گورنر صاحب سے بھی بات ہوئی تھی تو انہوں نے بھی پوچھا تھا کہ یہ کیا مسئلہ ہے۔ ہم نے تمام مسائل ان کے سامنے رکھے۔ تو ہم نے ان کو بتایا کہ آپ یہ دیکھیں کہ یہ مانتے ہی نہیں ہیں یہ کسی صورت نہیں مانتے۔

ان کے اکابرین کی تحریریں دیکھ لیں۔ ان کی کتابیں اٹھا کے دیکھیں۔ ان کی تقریروں سے سن لیں جو ریکارڈ پر ہے کہ یہ جانے آنے کو حرام بدعت کے فتوے لگاتے ہیں۔ اور منسٹر انہی کے بنا دیے جاتے ہیں کہ جب ولی رازی کو منسٹر بنایا گیا تھا صوبائی مذہبی امور جو منسٹر بنایا گیا ہے۔ سندھ گورنمنٹ نے وہ پکا دیوبندی پکا وہابی اس کو بنایا گیا۔ احتجاج تو بہت سارے ہوئے لیکن عملی طور پر جو احتجاج ہوا وہ سنی

تحریک نے کیا جو کہ ریکارڈ پر ہے کہ ایم اے جناح روڈ پر دھرنا دیا اور اس دھرنے میں یہ احتجاج نوٹ کرایا کہ ہمیں اس کی وزارت قبول نہیں ہے، یہ آدمی ہمیں قبول نہیں اور جب سلیم قادری صاحب ظاہری حیات میں تھے تو جب ہم نے ان کی قیادت میں اس وقت بھی گورنر سندھ سے ملاقات کی تھی تو ہم نے کہا تھا کہ آپ ہمیں نہیں، ہمیں وزارت کا شوق نہیں ہے۔ سنی تحریک کا کوئی آدمی لیجیے کہ اس کو منسٹر بنائے کیا ہمارے علماء کم ہیں کیا ہمارے مشائخ کم ہیں کیا ہمارے علماء میں آپ کو ایک بھی ایسا قابل قدر آدمی نہیں آتا جو جن کو آپ مذہبی امور اور محکمہ اوقاف کا قلم دان دے دیا جائے، کہا نہیں ہم آپ کا احتجاج وفاق کو پہنچا دیں گے۔ یہ بات ہوئی تقریباً تقریباً پونے دو سال ہو گئے ہوں گے تقریباً یہ احتجاج ہوا ہم نے کہا اس کا نقصان آئے گا۔ کہا کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ ہم نے کہا یہ وقت بتائے گا، کہا وقت کو ہم بھی دیکھ لیں گے۔ وفاقی مذہبی امور جو بنایا وہ بھی دیوبندی پنجاب کا جو ہے وہ بھی دیوبندی، سرحد کا ہے وہ بھی دیوبندی، یہ سارے دیوبندیوں کو جمع کر کے محکمہ اوقاف کے ذمہ دار بنا دیے، اور پورے ملک میں جتنے مزارات ہیں ان کی آمدنی اور ان کے تمام معاملات یہ چلاتے ہیں۔ میں یہ سوال کرتا ہوں کہ یہ کیسے چلائیں گے یہ وہ آمدنی یہ وہاں کے نذرانے جو کہ سنی اس نیت سے وہاں ڈالتے ہیں کہ جب مزار کا عرس ہو جب صاحب مزار کا عرس ہوتا ہے تو وہاں اس میں خرچ کیا جائے مزار کی تعمیرات میں اسے خرچ کیا جائے یا جناب اُن اولیاء اللہ کی زندگیوں پر کتابیں چھپے۔ یا قرآن مجید کا ترجمہ کنزالایمان چھپے، ہم تو اسی نیت سے وہاں ڈالتے ہیں، تو جناب وہ سارا جمع کر کے لے جاتے ہیں اپنے دارالعلوم میں دیوبندیوں کے دارالعلوم میں اور وہاں لے جا کر اپنے طلباء کو بھی اسے کھلاتے ہیں اور وہ اُن سے وہ کتابیں خریدتے ہیں کہ جو کہ اہلِ سنت کے خلاف ہوتی ہے اہلِ سنت کے جو کہ خلاف ہوتی ہے ہم نے کہا یہ زیادتی ہے اسی سے نقصان ہوگا۔ کہا نہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ دیکھ لیجیے کتنا بڑا نقصان

ہوگیا، قائد سنی تحریک سلیم قادری کی شہادت ہوگئی رحمۃ اللہ علیہ۔ یہ ان وزارتوں کا کرشمہ ہے۔ آپ سمجھ لیجیے یہ ان وزارتوں کی نحوست ہے۔ یہ ان وزارتوں کی ان دیوبندیوں کی یہ نحوست ہے۔ جو محکمہ اوقاف مذہبی امور کے منسٹر بنے ہوئے ہیں، اسی لیے یہ سازشی لوگ ہیں۔ یہ کبھی بھی امن کی بات نہیں کریں گے۔ ان میں منافقت اتنی ہے کہ جب آپ ان سے بات کریں گے تو یہ کہیں گے چلے جناب چادر چڑھانے ہم چلتے ہیں آپ کے ساتھ۔ جب ہم نے اعتراض کیا تو دوسرے تیسرے دن یہ دلی رازی عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر چادر چڑھا رہا تھا۔ اس نے فوراً TV میں دکھایا گیا کہ جناب لوگوں کو بے وقوف بنانے کے لیے تاکہ سنی یہ سمجھیں کہ یہ مزار کا ماننے والا ہے۔ ارے اس کا باپ جو مر گیا مفتی شفیع جس کو کہتے تھے اس کی کتابیں پڑھ لو' ارے" اس کی باتیں اس کی پرانی گفتگو لے لو جس نے مزار پر شرک اور بدعت کے فتوے لگائے ہیں۔ آج ایک یہ سیاسی چال اور اپنے مسلک کو فائدہ پہنچانے کے لیے اور ہمارے مسلک (حق) کو نقصان پہنچانے کے لیے چادر چڑھانے چلا گیا۔ بتائیے وہ شرک کے فتوے وہ بدعت کے فتوے وہ حرام کے فتوے کہاں چلے گئے آپ ان کے مذہب کا اندازہ لگائیے کہ جب ان کو کہیں سے اس بات کا اشارہ ملتا ہے تو یہ اپنے پچھلوں کو بھول جاتے ہیں، میں صحیح بتا رہا ہوں، ان کو جب ڈالر ان کو ریال جب دینار کی بات آتی ہے تو یہ کہتے ہیں ہم تو مسلمان ہیں ہم تو مسلمان ہیں۔ بھئی یہ کیا "یارسول اللہ" کہتے ہیں کہ نہیں کہتے۔ ہم تو مسلمان ہیں۔ بس کسی طرح جلدی سے چندہ ملے تو تاکہ ہمارا کام شروع ہو۔ آپ بات سمجھ رہے ہیں آپ ان کی منافقت۔ الحمدللہ کوئی سنی آپ کو ایسا نہیں ملے گا جس میں یہ منافقت ہو اور اس سے آپ پوچھیں کہ تمہارا عقیدہ کیا ہے اور وہ اپنے عقیدے کو چھپائے۔ ان کی ان سے پوچھیے تمہارے اکابرین نے یہ باتیں کہی ہیں تو کہا انہوں نے کہیں ہیں ہم نے تھوڑی کہی ہیں اُن کے ذمہ دار ہم تھوڑی ہیں۔ میں صحیح بتا رہا ہوں۔ یہ ایسے ہی نہیں میں ثابت کر سکتا ہوں میرے

پاس ثبوت ہے، میرے پاس کیسٹیں ہیں۔ میرے پاس کتابیں ہیں۔ میں ایسے ہی ہوا میں بات کر کے جانا نہیں چاہتا۔ نہ ہی ہم ایسی ہڑا ہوڑی اور افراتفری کی بات کرتے ہیں۔ بلکہ ہم اپنے لوگوں میں اپنا غم بانٹنے کے لیے آئے ہیں۔ اور یہ غم جو ایسا ہے جو ہر وقت تازہ ہی رہے گا ہے یہ بھی سمجھ لیجیے۔ حکومت کی کوشش ہے وقت کے حساب سے سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ کا کیس سرد خانے کی نظر کر دیا جائے گا۔ نہیں نہیں یہ پرانی باتیں ہوگئیں۔ اگر تمہاری سوچ ہے کہ 18 مئی کو یہ شہادت ہوئی ہے آج 27 جولائی ہے اب بتائیے 2 ماہ سے اوپر ہو گئے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم قاتلوں کو نہیں چھوڑیں گے۔ قاتل کیا کہیں جناب بیٹھے ہوں گے بیٹھ کے آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ کہ ابھی تو جناب پولیس نہیں آئی ہمیں گرفتار کرنے کے لیے۔ وہ بڑی مصروف ہوگی ہم دھماکے ہو رہے ہیں چلیں جناب اطلاع کریں کہ سارے دہشت گرد اور قاتل یہاں جمع ہیں ہمیں کب گرفتار کریں گے اتنے تو ہم بھی تھک گئے ہیں کیا قاتل یہاں انتظار کر رہے ہیں۔ کیا قاتل ہم سے بچ کے نہیں جا سکتے۔ ہم مذاکرات کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ قاتل تو آزاد ہیں قاتل تو سامنے ہے ان کی اخبارات میں تصویریں لگتی ہیں روزانہ قاتل گئے کہاں ہیں؟ کہا قاتل انڈر گراؤنڈ ہو گئے ہیں۔ ہم نے کہا: انڈر گراؤنڈ نہیں بلکہ وہ تو سامنے ہیں۔ سپاہ صحابہ کا کارکن موقعے پہ ارشد پولا کو جو سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ کے گن مین کی گولی سے مرا ہے، اس کو تین دن پہلے سپاہ صحابہ کے مرکز نے CIA سنٹر صدر سے رشوت 30 ہزار روپے دے کر چھڑایا تھا۔ اچھا اس افسر کو پکڑا جس نے یہ 30 ہزار روپے لیے۔ میں نے کہا اس کو تو بعد میں پکڑنا پہلے اسے تو پکڑو جس نے 30 ہزار روپے دیے تھے۔ کہ کیوں چھڑانا تھا اس کو کیا جلدی تھی کہ جس نے کہا تھا کہ ہر قیمت پر اسے چھڑاؤں۔ جڑ تو اسی طرف ہے جڑ تو یہ ہے تو جناب یہاں کا تو سارا مسئلہ الٹا ہے۔ کہا ہم ان پہ ہاتھ ڈالیں گے تو افراتفری ہو جائے گی۔ امن و امان کا مسئلہ پیدا ہو جائے گا۔

میں آپ کو بالکل وہ باتیں بتا رہا ہوں جو حقائق پر مبنی ہیں۔ وہ باتیں نہیں کر
جناب صرف تقریری انداز میں جوشیلی انداز میں کر کے چلے جائیں کہتے ہیں تقریروں
سے آگ لگ جاتی ہے، آپ تقریر کرتے ہیں یہ تو آگ لگانے والی باتیں ہیں۔ ہم
نے کہا: واقعی میں ہمارے گھروں کو تو آپ نے آگ لگا دی ہے۔ ہم کیا آگ لگائیں
گے۔ ہمارے گھر کو تو آپ نے آگ لگا دی ہے ہمارے گھر کو تو لوٹ آپ نے لیا،
ہمارے گھر کو تباہ کرنے میں تو آپ کا ہاتھ ہے۔

آپ ہم سے کہہ رہے ہیں کہ ہم اپنی تقریر سے آگ لگا رہے ہیں۔ کیا
ہمارے اوپر اتنا بھی حق نہیں کیا اس ملک میں ہم پرامن ہیں کیا ہم یہاں کے شہری
نہیں ہیں، کیا ہم پاکستانی نہیں ہیں، کیا ہمارا شناختی کارڈ نہیں بنا ہوا، کیا ہم یہاں کے
قانون کو نہیں مانتے جو آپ کہتے ہیں کہ آپ جناب بات بھی ایسی مت کریں اور
احتجاج بھی نہیں کریں۔ آپ مسجدوں میں چلے جائیں روڈوں پر نہیں آئیں۔ یہ بتائیں
یہ کون سا قانون ہے یہ کون سا انصاف ہے کہ سپاہ صحابہ کے دہشت گرد دندناتے پھر رہے
ہیں، اور ہمیں کہا جا رہا ہے کہ جناب اس پر احتجاج نہیں ہونا چاہیے۔

بات ہو رہی تھی محکمہ اوقاف کی، محکمہ اوقاف عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کا
مزار دیکھا ہے سب نے دیکھا ہے اس مزار کے ساتھ جو مسجد ہے اُس مسجد کا جو امام
ہے اور خطیب ہے وہ دیوبندی ہے، اس کا امام اور خطیب دونوں دیوبندی ہیں ایک
طرف لوگوں کی قطاریں لگی ہوتی ہیں وہ وہاں پر جا کر درود و سلام پڑھتے ہیں۔ ذکر
الٰہی کرتے ہیں۔ وسیلے سے دعائیں مانگتے ہیں اور وہ وہاں پر بیٹھ کر انہیں ولی کے
خلاف تقریریں کر رہا ہوتا ہے، بتائیں یہ ہماری کمزوری ہے یہ جو ناانصافی ہوئی ہے۔
اس میں ہماری اپنی کمزوری ہے یہ جو زیادتی ہوئی ہے یہ اس لیے ہوئی ہے کہ ہم خود
غفلت کی نیند سوئے ہیں۔ اگر ہمارا گھر لٹ رہا ہے تو اس لیے لٹ رہا ہے کہ نہ ہم نے
تالے لگائے ہیں نہ انتظامات کیے ہیں۔ بلکہ ہم بولتے ہیں کہ یہ ہمارا میٹر ہی نہیں

ہے۔ یہ کام تو مولویوں کا ہے یہ کام تو جناب اُن کا ہے جو علماء کرام کا کام ہے مشائخ کا
کام ہے۔ نہیں نہیں یہ تو ہر اس سنی مسلمان کا کام ہے کہ جس کے گلے میں سرکار دو عالم
ﷺ کا غلامی کا پٹا ڈالا ہوا ہے یہ ہر اس کا کام ہے جس کے گلے میں حضور غوث
پاک رضی اللہ عنہ کا غلامی کا پٹا ڈالا ہوا ہے یہ تو اس کا کام ہے۔ تو یہ جو زیادتی اور
ناانصافی ہوئی ہمارے ساتھ کے اس میں جو حکومتی سطح پر ہمارے ساتھ کارروائی کی گئی
وہاں ہماری غفلت کا بھی نتیجہ ہے کہ آپ بتائیں اسی طرح لاہور کی بادشاہی مسجد جو کہ
اہلِ سنت کی تھی اور اہلِ سنت کی ہے لیکن ابھی وہاں کا امام اور خطیب دیوبندی ہے
کیونکہ وہ بھی اوقاف نے لے لی، تو بتائیں یہ محکمہ اوقاف ہمارے ساتھ زیادتی نہیں کر
رہا؟ اور اوقاف کی وجہ سے اور دیوبندی منسٹروں کی وجہ سے جہاں ہمارے قائد کی
شہادت ہوئی ہے وہاں داتا دربار کی بے حرمتی ہوئی ہے ہزار سالہ تاریخ میں کبھی ایسا
واقعہ رونما نہیں ہوا کہ کسی نے داتا دربار کے اندر جوتوں سمیت گھس کر گستاخی کی ہو۔ یہ
بات سمجھ لیجیے ہزار سال کی بات کر رہا ہوں۔ پاکستان کو بنے ہوئے ۵۳ سال ہوئے
ہیں میں تو آپ کو ہزار سال کی تاریخ کی بات کر رہا ہوں کہ بڑے بڑے حکمران آئے
جب برطانوی گورنمنٹ بھی تھی یہاں پہ ہندو گورنمنٹ بھی آئی ہے یہاں پہ دوسری
گورنمنٹ بھی آئی ہے لیکن کسی کی ہمت نہیں ہوئی کہ داتا دربار رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے جا
کر اپنا سر کو غرور کے ساتھ بلند کر سکے کسی میں ہمت نہیں ہوئی۔ وہاں انگریز بھی آیا تو
اس نے بھی سلیوٹ مارا۔ ہندو بھی آیا تو اس نے بھی ہاتھ جوڑ کر معافی طلب کی ہے۔
لیکن آج جس مزار کے بارے میں ہم نے کہا کہ ہمیں ان سے نقصان ہو گا آج انہی
منسٹروں کی وجہ سے کیا ہمیں وہ دن دیکھنے پڑ رہے ہیں کہ داتا دربار کے مزار کے اندر
جوتوں سمیت پولیس والے سب دن دناتے ہوئے گھس گئے۔ اندر شیلنگ کی گئی۔ لاٹھی
چارج کیا گیا۔

وہ کہتے ہیں کلب عباس جس کا نام ہے وہ کالا ہے۔ سمجھ میں آئی؟ کھُل ہے

وہ شیعہ ہے اس یہ جرأت۔ دیکھئے یہ بات اب سمجھ لیں جیسے یہ قانونی بات ہے کہ جس موقع پر جس مقام پر اگر کوئی مسئلہ پیدا ہوتا ہے تو وہاں جو افسر جس افسر کی ڈیوٹی ہوتی ہے یہ اس کی ذمہ داری ہوتی ہے امن و امان کو قائم کرنا ہے یہ اس کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ وہ ایس ایس پی موقع پہ موجود تھا۔ اور اسی کے آرڈر پر یہ پولیس والے اندر چلے گئے تھے۔ تو قصوروار کون ہوا؟ یہاں اُن پولیس والوں کو توبہ کرنی چاہیے۔ یہاں ان پولیس والوں کو بھی سزا ملنی چاہیے۔ ہم تمام پولیس والوں کے خلاف نہیں ہیں. کیونکہ ہم پورے اداروں کے خلاف نہیں ہیں لیکن جہاں زیادتی ہوتی ہے وہاں احتجاج کرنا ہمارا حق ہے کہ جنہوں نے داتا دربار کی بے حرمتی کی جوتے سمیت لے کر اندر گئے سسپینڈ کر دینا چاہیے ان کو معطل سے کام نہیں چلے گا اور اس SSP کو بھی ڈِس مس کر دینا چاہیے۔ لیکن ابھی تک نہیں ہوا۔ پورے پاکستان میں احتجاج ہوا ہے لاہور میں بھی کل احتجاج ہوا۔ جس میں کئی جماعتیں شامل تھیں۔ جس میں سنی تحریک بھی تھی۔ تمام لوگوں نے احتجاج کیا میں پوچھتا ہوں اگر اہلِ سنت کی پوری طاقت مل کر یہ ایک SSP کو ڈِس مس نہیں کرا سکتی تو اگر کوئی وزیراعظم ایسا آگیا؟ اگر کوئی وزیر اعلیٰ ایسا آگیا؟ تو ہم اس کو کس طرح ڈِس مس کرائیں گے۔ ہم تو ایک SSP کو ڈِس مس نہیں کرا سکتے یہ ہماری طاقت ہے یہ قوت ہے کہ ہم احتجاج کر رہے ہیں۔ روز بیانات لگ رہے ہیں لیکن اس SSP کو تحفظ دے دیا گیا۔ اس کو ہیڈ کوارٹر بلا لیا گیا۔ آپ بتائیں ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ یہ دل آزاری ہوئی ہے یہ مسلمانوں کی دل آزاری ہوئی ہے۔ ہاتھ کے ہاتھ ڈِس مس کر دینا چاہیے تھا۔ اسے کتنے SSP داتا دربار کی چوکھٹ پر قربان اس کی کیا حیثیت میں بولتا ہوں کہ ایسے کئی صدر ہزاروں صدر بھی آجائیں لیکن داتا دربار کی چوکھٹ پہ قربان کسی صدر کی اہمیت نہیں ہے۔ جو ہمارے داتا صاحب کی ہے کسی وزیراعظم کی اہمیت نہیں ہے جو ہمارے داتا علی ہجویری کی ہے۔ تو اُس SSP کی کیا اہمیت ہے کہ جس نے دو پھول پر "انا" کا مسئلہ بنالیا ہے۔ اس کو انا کا

مسئلہ بنالیا ہے اور اس کو ابھی تک ڈس مس نہیں کیا۔ اور محکمہ اوقاف کے منسٹر جن پر ہم نے احتجاج کیا ہم نے کہا ان کی وجہ سے ہوا، وہ ابھی تک ویسے کے ویسے ہی اسی انداز میں مسلک کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ بتائیں کہ ہم اس پر احتجاج کریں یا نہ کریں؟ ہم اس پر بات کریں یا نہ کریں؟ اب سوچیے کہ مزارات کی آمدنی ہمارے مسلک کے خلاف استعمال ہو رہی ہے۔ ہمارے نظریے کے خلاف استعمال ہو رہی ہے۔ مساجد پر قبضہ ہو رہے ہیں۔ مساجد پر ان کے امام لگائے جا رہے ہیں۔ ان کے خطیب لائے جا رہے ہیں۔ کیا ہمارے پاس علماء نہیں ہیں؟ اگر عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر جو مسجد ہے اگر وہاں پر یہ اس مولوی کو ہٹا کر کیا سنی امام نہیں آ سکتا؟ آسکتا ہے وہاں آسکتا ہے۔ لیکن میں ایک بات آپ کو اور بتاؤں یہ بھی سازش سمجھ لیجیے یہ سازشیں ہیں بہت بڑی بڑی اور بڑی پرانی اور کٹھن ہیں سارے راستے اور بہت دشوار ہیں۔ جن پر چلنا آسان بات نہیں ہے۔ یہ وہ راستے ہیں جو شہادت کی طرف لے جاتے ہیں یہ وہ منزلیں ہیں جو شہادت کی طرف جاتی ہیں وہ زینہ ہے جو شہادت کی طرف جاتا ہے، اور ہمیں فخر ہے کہ ہم اسی راستے پر چل رہے ہیں۔ جس راستے پر ہمارا قائد گیا ہے، ہمیں فخر ہے کہ ہم اسی راستے پر چل رہے ہیں جس پر امام حسین رضی اللہ عنہ نے چل کر قوم کے لیے ایک مثال قائم کر دی، ہمارے مرنے والے ہمارے شہید حسینی تھے اور مارنے والے یزیدی تھے۔ کل بھی یزیدی تھے آج بھی یزیدی ہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ دیوبندی یزید کو رحمۃ اللہ علیہ، اپنا بڑا سمجھتے ہیں تو کل تم یزید کے ساتھ چلے جانا ہم امام حسین کے ساتھ چلے جائیں گے۔ تم کو یزید مبارک ہمیں اپنا امام حسین عزیز اور ہمیں مبارک تم اس کی طرف چلے جانا تمہیں تمہارا ٹھکانا پتہ چل جائے گا تم دنیا میں کتنی بھی سازشیں کر لو ہاں ہاں جتنا ظلم کر لو، جتنی زیاتی کر لو لیکن جب ظلم حد سے بڑھ جاتا ہے تو مٹ جاتا ہے۔ یاد رکھنا یہ نوجوان لوگ ہیں یہ جزبہ ہے یہ آگ جس کو کہتے ہیں کہ تم کہ آگ لگی ہے یہ آگ نہیں لگی ہے یہ بیداری کی لہر اٹھی

ہے جس کو تم آگ کی بات کرتے ہو اور آگ لگی تھی اب ہمارے گھروں کو نہیں بلکہ تمہارے ایمانوں کو لگے گی۔ اب آگ لگے گی۔ اب ہمارے مدارس کو نہیں تمہارے قلعوں کو آگ لگے گی۔ اب آگ لگے گی۔ ہمارے علماء کو نہیں بلکہ تمہارے لیڈروں کو آگ لگے گی۔ اور اتنی لگے گی کہ نیچے سے اوپر تک لگ جائے گی۔ اور اب یہ وقت بتائے گا کہ اس مقابلے میں کس کی جیت ہوتی ہے اور کس کی ہار ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ مسئلے کو ٹھنڈا کر دو۔ ہم کہتے ہیں کہ پنگا ہی کیوں لیا تھا جو ٹھنڈا کر دوں۔ تم نے پنگا لے کر اپنے سپاہ صحابہ کا دوغلا پن، منافقانہ انداز دیکھا؟ روزانہ اخبار میں بیان دیتے ہیں سلیم قادری کے قاتلوں کو گرفتار کیا جائے۔ بتائیے اتنا درد ہے۔ کہتے ہیں روزانہ سلیم قادری کے قاتلوں کو گرفتار کیا جائے۔ یعنی کہ چور مچائے شور۔ یہ تو وہ بات ہوگئی کہ چور خود ہی شور مچا رہا ہے کہ جناب یہ ان کی منافقت ہے کہ شہید بھی کر دیا اور کہتے ہیں کہ قاتلوں کو گرفتار کیا جائے۔ قاتل گرفتار ہو گئے۔ گھبراؤ مت تم بس بھاگ مت جانا تم سے یہی ہے اگر تم مرد کے بچے ہو تو بھاگنا نہیں میدان میں ڈٹے رہنا۔ اول تو تم مرد کے بچے ہی نہیں ہو۔ یہ تو ہمیں پہلے سے ہی معلوم ہے۔ نہ تم مرد کے ہو نہ عورت کے ہو۔ یہ تو سب کو پتہ ہے یہ تیسرا سلسلہ ہے۔ صحیح بتا رہا ہوں مرد ہوتے تو آواز دے کر مقابلے پر دعوت دیتے یہ شیروں کی طرح اگر تمہیں لڑنا آتا ہے تو شیروں کا انداز یہ نہیں ہے۔ جاؤ ٹیپو سلطان کے قول کو دیکھو کہ جنہوں نے کہا تھا کہ گیدڑ کی ہزار سالہ زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی افضل ہے۔ میرے قائد نے وہی بات ثابت کی ہے میرے قائد نے بھی ٹیپو سلطان کے قول پر عمل کرتے ہوئے کہ وہ زندگی نہیں چاہیے کہ جس زندگی میں جھکاؤ ہو جس زندگی میں شرمندگی ہو۔ شیر کی ایک دن کی زندگی کے مطابق اپنے آپ کو قربان کر دیا۔ تم کیا شیروں کی طرح لڑو گے۔ تمہارے میں یہ ہمت ہی نہیں ہے۔ نہ تمہارے میں خون ایسا ہے۔ نہ تمہارے میں ہمت ایسی ہے۔ ہاں پر تم چھپ کر حملہ کر سکتے ہو۔ کیونکہ تم دہشت گرد ہو۔ تم نے ٹریننگ لی ہے

تمہارے پاس ناجائز اسلحہ ہے۔ اور تمہارے ساتھ شیطانی طاقت ہے۔ تم لیکن تم مرد نہیں ہو تم شیر نہیں ہو اگر تمہارے میں مردانگی ہے تو آؤ میں تمہیں چیلنج کرتا ہوں یہاں پہ میری کیسٹ میری بات کسی نہ کسی انداز میں نوٹ ہو رہی ہوگی کچھ نہ کچھ لکھ کر لے جا رہے ہوں گے میں تمہیں چیلنج کرتا ہوں کہ مرد کے بچے بنو۔ اور چیلنج کروں اور مقام بھی خود ہی تجویز کر لو۔ وہاں تم بھی پہنچ جاؤ ہم بھی پہنچ جائیں گے۔ یہ بات میں نے پنجاب میں بھی کہی ہے میں فیصل آباد گیا۔ جھنگ کے ساتھ ہی فیصل آباد ہے میں نے وہاں بھی یہی بات کی اگر تم مرد کے بچے ہو تو تم جھنگ میں ہی اعلان کر دو ہم جھنگ پہنچ جائیں گے ہم تمہیں یہ ثابت کر دیں گے کہ تم میں جتنی اکڑ ہے یہ تمہاری جتنی بدمعاشی ہے ہم وہ نکال دیں گے۔

ہم ان کو یہ بتا دینا چاہتے ہیں یہ جہاد کے نام پر چندہ جمع کرتے ہیں بولتے ہیں کشمیر کشمیر۔ ہم نے کشمیر کو آزاد کرنا ہے۔ رات دن چندے کے پیچھے لگے رہتے ہیں۔ رات دن ہر مسجد کے آگے جھولی پھیلا دیتے ہیں۔ عید آئی جھولی پھیلا دی۔ بکرا عید آئی جھولی پھیلا دی۔ کھالیں جمع کریں۔ تو جناب کہا کشمیر کا مسئلہ ہے۔ گرمیوں میں جیکٹیں پہن کر گھوم رہے ہیں کہ کہا بھئی ابھی یہاں مئی جون چل رہا ہے۔ یہاں جو قمیض پہنتا ہے وہ بولتا ہے یہ اتار دوں۔ بنیان میں گھوموں تو جناب جیکٹ پہن کر گھوم رہا ہے۔ کمانڈر بنا ہوا ہے۔ بھئی کشمیر تو بہت دور ہے تو نے لڑنا ہی ہے یا کمانڈو بننا ہے کہ کشمیر میں چلا جا۔ کہا نہیں یہی بیٹھ کے جہاد چل رہا ہے۔ جہاد چل رہا ہے؟

شرم کرو شرم کرو، ڈوب مرو ڈوب مرو

بولتے ہیں کہ ہم کشمیر کو آزاد کرائیں گے۔ تمہاری وجہ سے تو کشمیر اٹکا ہوا ہے آج تک، تم کیا آزاد کرواؤ گے۔ جب پاکستان بنا تھا تو تحریک چلی تھی اور سارے علماء اہلِ سنت نے پاکستان بنانے کا ساتھ دیا۔ مسلم لیگ کا ساتھ دیا۔ قائداعظم کا ساتھ دیا۔ علامہ اقبال کا ساتھ دیا اور دیوبندیوں اور وہابیوں نے مخالفت کی

جماعتیوں نے مخالفت کی۔ انہوں نے کہا پاکستان نہیں بننے دیں گے ہم پاکستان کا وجود قائم نہیں ہونے دیں گے۔ ۲۰ لاکھ جانوں کی قربانی دی۔ سنی مسلمانوں نے پاکستان بنایا۔ ساتھ میں کشمیر بھی آزاد ہو رہا تھا، انہوں نے کشمیر کے رستے میں رکاوٹیں ڈال دیں۔ جب پاکستان بن گیا۔ تو اب جناب یہاں پر آ کر انہوں نے وزارتیں سنبھال لیں اب کشمیر کے نام پر چندہ جمع کر رہے ہیں اتنا چندہ جمع کر لیا ہے کہ ان لوگوں نے کہ اگر یہ سارا چندہ جمع کر کے واجپائی کو دے دیا جائے تو بھائی یہ لو پیسے تو وہ بولے گا کہ اتنے پیسے میں تو کشمیر بھی دو آجائیں گے۔

میں صحیح بتا رہا ہوں انہوں نے اپنے گھر بنا لیے، اپنی تجوریاں بنا لیں. تین تین گاڑیوں میں گھومتے ہیں بولتے ہیں ہمارا امیر آ رہا ہے۔ ظاہر ہے امیر تو آ رہا ہے ناں، جہاد کر رہا ہے، بولتا ہے ہمارا امیر آ رہا ہے، وہ اترتے ہیں سخت گرمی میں جیکٹیں پہن کے دیہاڑی تو ملنی ہوتی ہے، ظاہر ہے مزدور کا کام ہے پسینہ بہانا۔ سمجھ میں آ رہی ہے؟

یہ بھی بولتے ہیں کہ پسینہ تو بہانا پڑے گا تیرے کو بھی ملے گا۔ تو جناب تین تین چار چار گاڑیوں میں مجاہدین بنے ہوئے ہیں۔ جیش محمد نامی تنظیم جو کہتی ہے کہ ہم کشمیر مشن پر کام کر رہے ہیں۔ بتاؤ مسجدِ قباء پر قبضہ کرنے تم کیوں آئے تھے۔ مسجدِ قباء دورہ جی کالونی کے اندر وہاں رات کو انہوں نے دہشت گردی کا بازار گرم کیا، ہمارے لوگوں کو مارا، ہمارے نہتے لوگ، اُن کو زخمی کیا اور مسجد سے باہر نکالا، اور وہاں پر سر عام اسلحہ لے کر گھوم رہے ہیں۔ اور ہمارے لوگ نہتے، ہم فریاد کر رہے ہیں کہ ہم پہ زیادتی ہو رہی ہے۔ افتخار احمد بھٹی صاحب وہاں پہنچے۔ ہمارے کارکن بھی وہاں پہنچے۔ یہ وہاں پر گنیں تان کر......

وہ دیکھا آپ نے صدر میں بندر کا تماشا۔ بولتا ہے کس طرح لڑے گا۔ سمجھ میں آ رہی ہے؟ کس طرح وہ لیٹتا ہے، اس طرح لیٹ گئے یہ لوگ۔ کیونکہ دیہاڑی ہے

ناں۔ بولا گھوم جا، بولا گھوم گیا، امیر نے چلائی نہ تو سب وہاں پر اچھل کے اس دروازے کے پیچھے کوئی اس دیوار کے پیچھے ارے بھائی کیا ہو گیا ہے، کون سا مرض لاحق ہے ان کو۔ کہیں مرگی کا دورہ تو نہیں پڑا ہوا۔ ان کا تو پہلے علاج کروانا چاہیے۔ وہاں پر یہ اس طرح کہ پھر سمجھ لیا کہ سب ڈگڈگی کے کام ہیں۔ یہ سب چل رہا ہے وہی ظاہر ہے کہ وقت بدل گیا ہے۔ تو ڈگڈگی بھی چینج ہو گئی ہے۔ اب امیر کے پاس ڈگڈگی آ گئی۔ سمجھ میں آ رہی ہے آپ کے؟

تو وہاں یہ پندرہ بیس آدمی مسلح آ گئے، انتظامیہ کے لوگ آ گئے، آپ بات کو سمجھئے۔ ہمارے پرمٹ کینسل کر دیے گئے۔ اس بات پر کہ کسی کو پرمٹ نہیں ملیں گے۔ پورے پاکستان میں۔ ہوم سیکرٹری سے ہماری بات ہوئی۔ سندھ گورنمنٹ سے ہماری بات ہوئی۔ وفاقی گورنمنٹ سے ہماری بات ہوئی۔ تو کہا کہ سب کے پرمٹ کینسل ہو گئے کسی کے پاس کوئی پرمٹ نہیں ہے۔ جو اسلحہ جس کا قانون نہیں ہے وہ اس کو لہرا نہیں سکتا۔ میں آپ کو یہ بات قسم کھا کر کہتا ہوں کہ بہادر آباد تھانے میں یہ وہی اسلحہ لے کر تھانے میں موجود تھے۔ کوئی آدمی ان کا گرفتار نہیں ہوا۔ آپ بات کو سمجھئے۔ وہی اسلحہ جس کا کوئی پرمٹ نہیں ہے، جس کا کوئی ایسی قانونی وجہ نہیں ہے۔ سلیم قادری جو سنی تحریک کے سربراہ تھے ان کے پرمٹ کینسل کر دیے۔ ہم نے کہا ان کی جان کو خطرہ ہے ہمارے پرمٹ مت دو ہمارے قائد کو تو پرمٹ دے دو۔ کہا نہیں۔ کوئی پرمٹ نہیں ہے۔ کسی کو نہیں دے رہے۔ یہ کون تھے جو رات کو پندرہ بیس گنیں لہراتے ہوئے آئے تھے جب وہاں پر انتظامیہ کے افسران پہنچے تو بھٹی صاحب نے ان سے کہا کہ یہ کون سا اسلحہ ہے ان کے پاس کیا پولیس فورس ہے یا کون سی فورس ہے۔ ان کو چیک کرو۔ ان کے پاس مشکوک اسلحہ ہے۔ تو جناب ان کے پیپر دیکھے گئے تو پتہ چلا کہ یہ تو سب وہی مال ہے لیکن کوئی گرفتاری نہیں۔ کہا کہ ابھی حالات ایسے نہیں ہیں۔ اگر اس کی جگہ سنی ایک لے کر آ جاتا تو وہ جو ناں آپ کو پتا ہے

کہ ویسے ہی سنی سیدھا ہوتا ہے۔ اس کا ہاتھ پہلے ہی ہل رہا ہوتا ہے۔ بولتا ہے کہاں رکھوں اس کو۔ یار سب آ گئے۔ پولیس نظر آ رہی ہے۔ کہاں رکھوں اسے۔ اور یہ لہرا رہے ہیں۔ کمانڈو بنے ہوئے ہیں۔ بھائی تم کشمیر جاؤ، کشمیر تو اس کو بھیجتے ہیں جو سیدھا سادہ ہوتا ہے۔ میں صحیح بتا رہا ہوں۔ سنی لڑتے ہیں کشمیر میں کوئی دیوبندی وہابی نہیں لڑتا۔ سب جھوٹ ہے۔ یہ سب فریب ہے۔ کہتے ہیں کہ میت وہاں سے لے کر آ گئے میت۔ اور جنازہ پڑھ رہے ہیں۔ یہاں پر اسلام آباد میں، پنڈی میں، لاہور میں، ارے بھائی کشمیر سری نگر میں آپ بات کو سمجھئے کہ سری نگر میں ایک آدمی کا پہنچ جانا وہی کمال ہے۔ نہ کہ کسی آدمی کی لاش کو اٹھا کر پاکستان کے اندر لے آئے۔ ایسے راستے ہیں کہ جناب آپ پوری میت لے آئے۔ کیا جناب کہا ہمارا کمانڈو شہید ہو گیا ہے۔ بھئی تم نے یہ کمانڈو بنا دیا ہوگا۔ کتنے دن تک آپ نے اس کے بال نہیں کاٹنے دیے ہوں گے۔ اندر بند کر کے اسے رکھا ہوگا جب نکالا ہوگا تو وہ کمانڈو ہی ہوگا۔ تم نے کہا کہ اب اس کو نمٹا دو۔ کیوں؟ کہا اب اس پہ چندہ کریں گے۔ ایک لے کر آئے تھے جماعت اسلامی والے۔ لے کر آئے تھے یاد ہوگا ایک آدمی کو ٹھیک ٹھاک تگڑا آدمی تھا کہتے ہیں یہ ہمارا کمانڈو ہے۔ کمانڈرز خطاب کریں گے۔ کشمیر کا چندہ فٹافٹ اس کو لیا کبھی کراچی میں کبھی ملتان میں حیدر آباد میں اس کو لیے گھومتے رہے۔ سمجھا ناں۔ اس پر دبا کر چندہ کیا پھر اس کو بھی دیا۔ پھر تو جا اور میں بھی جا۔

وہ جناب نہ اس کمانڈو کا پتہ ہے نہ اس کی کارکردگی کا پتہ ہے جب بھی وہاں پر کوئی واقعہ ہوا تھا ہم نے کیسے ہیں کشمیر میں بم دھماکے یا کشمیری مارے گئے بولا ہم نے مارے ہیں یہ تو۔ ہم نے مارے ہیں بھئی تم نے کیسے مار دیے۔ اخبار میں بیان آتا ہے کہ جیش محمد کے مجاہدین نے پوری پوری ایک بیریک ہندوؤں کی اڑا دی۔ آپ دیکھئے کہ کشمیر نیوز جب پی ٹی وی پر خبرنامے کے بعد کشمیر نیوز کو دیکھیں تو نعرہ تکبیر اور نعرہ رسالت کہتے ہوئے لوگ نظر آئیں گے۔ تو بتاؤ جہاد کون کر رہا ہے؟

اگر تمہارے لوگ ہوتے تم تو یارسول اللہ کہنے کو شرک کہتے ہو۔ تو تمہارے لوگ اگر وہاں ہوتے تو یارسول اللہ کا نعرہ نہیں لگاتے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تم وہاں پر نہیں ہو۔ یہ بات آپ لوگ سمجھ لیجئے۔ یہ لوگ وہاں پر نہیں ہیں۔ حضرت علقمہ کے مزار کا محاصرہ ہوا تو اس پر احتجاج ہوا۔ سری نگر میں ہوا پورا کشمیر بند ہوا تو کس نے کیا۔ سنیوں نے کیا۔ کیوں کہ یہ مزارات کو مانتے ہیں۔ یہ لوگ ہیں حضرت علقمہ کے مزار شریف کا محاصرہ ہوا وہاں پر دہشت گردی کی۔ پورا کشمیر بند کیا۔ وہ بھی سنیوں نے بند کیا۔ تم تو وہاں پر ہو نہیں۔ کیوں کہ تم تو خود چاہتے ہو کہ مزارات کو بہا دیا جائے۔ ان کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ میرا بس چلے تو میں رسول اللہ ﷺ کے مزار کو توڑ دوں۔ معاذ اللہ

یہ ان کی کتابوں میں یہ باتیں لکھی ہیں۔ اور ان کے منسٹر بنا دیے گئے محکمہ اوقاف ان کو دے دیا گیا۔ میں کہتا ہوں کہ یہ بات سمجھ لیجیے کہ سنیوں تم کو اپنا محکمہ اوقاف بنانا پڑے گا۔ سمجھ لیجئے تمہیں اپنا محکمہ اوقاف بنانا پڑے گا اگر حکومت تمہاری نہیں سنے اگر تمہارے ساتھ زیادتی اسی طرح ہو تو تمہیں میدان میں آنا پڑے گا۔ اور اگر تمہیں شہادت بھی مل جائے تو یہ سستا سودا ہے۔ یہ بہت سستا سودا ہے۔

عباس بھائی کال دو

ہم تمہارے ساتھ ہیں

جب لوگ بولتے ہیں کہ عباس بھائی کال دو میں سوچتا ہوں کہ یہ لوگ کھال مانگ رہے ہیں۔ یا کال مانگ رہے ہیں۔ کیوں کہ کچھ وزن نہیں ہوتا۔ سمجھ میں آ رہی ہے۔ بعض اوقات کبھی شیلنگ ہو جاتی ہے تو چپلیں بہت ساری [illegible] لوگ ننگے پاؤں گھر [illegible] تے ہیں پتہ ہے ناں۔

(عباس بھائی کال دو

ہم تمہارے ساتھ ہیں)

(میرے بھائی نے شیر پالا

عباس بھائی ST والا)

میں کہتا ہوں سنی تحریک کے پروگرام میں آؤ ضرور آؤ اور ساتھ میں لوگوں کو بھی لاؤ۔ لیکن نمک اور گیلا رومال بھی ساتھ لایا کرو۔ نمک اور گیلا رومال یہ تمہیں کام دے گا۔ یہ کبھی نہ کبھی تمہیں کام دے گا۔ تیاری سے آیا کرو۔ یہ سوچ کے آیا کرو کہ ہم اپنے مسلک کی حقوق کی جنگ لڑنے کے لیے جمع ہونے کے لیے جا رہے ہیں اور مخالفین اہلِ سنت کو کسی طرح بھی یہ گوارا نہیں ہوگا کہ آپ اپنے مسلک کے لیے کام کریں آپ کو توڑنے کی کوشش کی جائے گی، سازشیں کی جائیں گی، آپ کو ٹکڑوں میں بانٹنے کی کوشش کی جائے گی، ابھی ہوسکتا ہے کہ میرے جانے کے بعد بھی کتنے بولیں گے کہ بھائی یہ تو چلا گیا اپن کو بچ کے رہنا ہے۔ ہاں ابھی حالات...... سمجھ میں آ رہی ہے۔ اچھے اچھے جا رہے ہیں ہے ناں ذرا موقع میں کام تو کرنا چاہیے۔ لیکن حالات دیکھ کر بھائی کون سے حالات دیکھ کر مطلب ہے وہ کون سے حالات ہیں اس سے بدتر ابھی کون سے حالات کی تم امید لگائے ہوئے ہو۔ کہ اور بُرے ہو جائیں تو ہم کام کریں گے یہ بنوری ٹاؤن جو بابری چوک پر بنا ہوا ہے یہ اہلِ سنت کا ہے۔ اس کا کیس سنی جیت گئے عدالتوں سے یہ سمجھ لیجیے میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس کا کیس سنی جیت چکے ہیں عدالتوں سے لیکن جیتنے کے بعد انتظامیہ ان سے خالی نہیں کرا سکتی اور ابھی تک نہیں کروا سکی۔ اور جیتے ہوئے بھی سالوں ہو گئے ہیں بتاؤ یہ بنوری ٹاؤن جس میں کل تک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نغمے گونجتے تھے ترانے گونجتے تھے صلوٰۃ و سلام کی محفل پڑھی جاتی تھی عید میلاد النبی منایا جاتا تھا آج وہیں پر اس سرکار کی مخالفت کا بولا جاتا ہے۔ تقریریں کی جاتی ہیں، عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس پر حملے کیے جاتے ہیں۔ پتھراؤ کیے جاتے ہیں فائرنگ کی جاتی ہے سارا ہنگامہ کیا جاتا ہے۔ ہم کیس جیت چکے ہیں اس کا، اس کورٹ کے فیصلے کو کون عمل درآمد کرائے گا آپ سمجھیے ان فیصلہ اس فیصلے کو کون مینٹین کرائے گا۔ انتظامیہ کا فرض بنتا ہے، پولیس کا فرض بنتا

ہے، حکومت کا فرض بنتا ہے کہ عوام جو عدالتوں سے کیس جیتے ہیں اور ہمارے حق میں فیصلہ ہوگا تو ہمیں ہماری مسجد دلائی جائے۔ فرقہ واریت کہتے ہیں۔ ایسی باتیں کرنا فرقہ واریت ہے بھائی فرقہ واریت تو یہی ہے کہ تم بڑے طبقوں پر جمع ہو اور چھوٹوں کو نوازو اسی کو تو بولتے ہیں۔ تم نے عبداللہ شاہ غازی کی مسجد پر تم نے دیوبندی خطیب بٹھا دیا، وہ تقریر کرتا ہے ہمارے خلاف، ہمارے بزرگوں کے خلاف تقریر کرتا ہے اور تم کہتے ہو یہ فرقہ واریت ہے۔ فرقہ واریت کس کو بولیں گے اسی کو تو بولیں گے فرقہ واریت اور کس کو بولیں گے۔ تم نے تین ہٹی کی مسجد پر دیوبندی خطیب بٹھایا ہوا ہے آپ بتائیے وزارتوں میں ان کو بٹھایا ہوا ہے اور دیکھئے ایک ایسی پلاننگ ایک ایسی سازش جو عرصے سے ہو رہی ہے ہوسکتا ہے کسی کے ذہن میں ہو لیکن آج دیکھو اس کو اس زاویہ سے دیکھو کہ ایک اتنی بڑی پلاننگ یہ ان کی کوشش ہوتی ہے ہر دور میں یہ محکمہ اوقاف کی وزارتوں پر رہے پہلے بھی رہے ہیں اور جناب کبھی خطیب کی صورت میں رہتے ہیں، کبھی منسٹر کی صورت میں رہتے ہیں، کبھی منیجر کی صورت میں رہتے ہیں اور انہوں نے وہاں پر لوگوں کو مزارات سے دور کرنے کے لیے اور یہ بتانے کے لیے کہ دیکھو مزار پر کیا ہوتا ہے ہیروئن کے اڈے لگائے ہوئے ہیں، منشیات کے اڈے لگائے ہوئے ہیں۔ آپ سمجھ رہے ہو میری بات کو؟

منشیات بک رہی ہوتی ہے مزار کے اطراف میں۔ میں پوچھتا ہوں ابھی ولی رازی صوبائی منسٹر ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا اقدامات کیے؟ یہ پلاننگ کا حصہ ہے یہ سمجھ لیجیے۔ یہ منشیات فروش بھی ہیں یہ چرس بیچنے والے ہیں ان کا ایک ہے گورا ہیروئن کے کیس میں اس کا نام آیا تھا۔ اس کا نام آیا تھا۔ پتا ہے کہ نہیں پتا۔ سنی سیدھا ہے بھئی۔ بہت سیدھا ہے۔ گھر سے کام پر کام سے گھر پر۔ ان کا ایک مولوی جس کا منشیات کے مسئلے میں نام آیا تھا اور یہ لوگ اس پلاننگ کے تحت تمام مزارات کو پھرا کر دکھاتے ہیں۔ کہ دیکھو کیا ہو رہا ہے۔ مزار کا ہم منع نہیں کرتے ہم یہ نہیں کہتے،

مزار پہ نہیں جاؤ۔ لیکن دیکھو یہ کیا ہو رہا ہے۔ دیکھو یہ چرس پی جا رہی ہے۔ میں
حکومت سے پوچھتا ہوں، سندھ گورنمنٹ سے پوچھتا ہوں کہ منشیات کیوں بکتی ہے، یہ
شراب کیوں پی جاتی ہے۔ آپ ایسے لوگوں کو پکڑیں ہم ساتھ دیں گے آپ کا۔ آپ
ایسے لوگوں کو پکڑیں ہم ساتھ دیں گے۔ ورنہ اگر ہم نے پکڑنا شروع کر دیا تو نقاب
اتر جائیں گی یہ سمجھ لیجیے گا۔ کتنوں کی دکانوں کے شٹر اٹھ جائیں گے کہ جناب یہ لوگ کون
کون ہیں؟ اس کے پیچھے کس کس کا ہاتھ ہے اس سے پہلے ہم ایسی کوئی کال دیں اس
سے پہلے ہی تم سارے انتظامات کر لو۔ یہ سارے منشیات فروشی جتنے تم نے یہاں
ٹھکانے بنائے ہوئے ہیں اور جتنے تم یہاں اور دوسری جتنی ممنوع اشیاء یہاں پر
فروخت کرتے ہو اور سادہ سنیوں کو بے وقوف بنانے کے لیے کہتے ہو کہ آؤ دیکھو مزار
پر کیا ہو رہا ہے دیکھو یہاں کیا ہو رہا ہے تم بتاؤ عبداللہ شاہ غازی کے مزار کا چندہ سالانہ
اندازہ لگاؤ میں سمجھتا ہوں اس سے کئی بلڈنگز تعمیر ہو جائیں۔ کئی مدارس تعمیر ہو جائیں۔ کئی
دارالعلوم تعمیر ہو جائیں۔ وہ چندہ جو سنی اس نیت سے ڈالتا ہے لیکن آج تک عبداللہ شاہ
غازی کے مزار پر چلے جائیں۔ کہتے ہیں کہ ہم نے تعمیرات کا کام شروع کیا ہے۔ آج
کل اخبارات میں سلسلہ شروع ہوا ہے۔ سالوں سے چندہ ہو رہا ہے سالوں سے۔

کہتے ہیں اب تعمیرات کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ میں خود وہاں پر گیا
حاضری کے لیے۔ ظاہر ہے ہم تو عقیدت رکھتے ہیں اور انہی کے فیض سے جی رہے
ہیں۔ اور انہی کا کھاتے ہیں ہم تو صاف سی بات ہے۔ میں گیا تو پتہ چلا کہ انہوں نے
ایک اتنا بڑا میدان خالی کیا ہوا ہے۔ وہاں پر لوگ ٹکڑوں کی شکل میں بیٹھ کر سٹے چل
رہے ہیں۔ میں رات کو لیٹ گیا۔ تو دیکھا سٹے چل رہے ہیں۔ میں بڑا حیران ہوا باہر
موبائل بھی کھڑی ہوئی ہے، پولیس بھی کھڑی ہوئی ہے۔ یہ بھی سمجھ لیجیے مگر اندر اس
مقام پر سٹے چل رہے ہیں کوئی پکڑنے والا نہیں۔ آپ آپریشن کریں ہم آپ کے
ساتھ ہیں۔ کوئی سنی آدمی کوئی سنی عالم اگر آپ کی مخالفت کرے تو آپ کا ہاتھ ہو اور

ہمارا گریبان ہو۔ ہم آپ کا ساتھ دینے کے لیے تیار ہیں۔ حکومت سندھ اور فیڈرل
گورنمنٹ کو ہم اس بات کی یقین دہانی کراتے ہیں کہ جتنے مزارات پاکستان میں ان
کے اطراف میں جتنے بھی غیر قانونی حرکتیں ہوتی ہیں، جتنے بھی غیر قانونی کام ہوتے
ہیں۔ تم ان کی روک تھام کرو۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ پھر نہ کہنا یہ جانتے ہیں ایمان
سنیوں کا۔ یہ بدنام کرنے کے لیے یہ دیوبندیوں کی سازش ہے۔ یہ ولی رازی کی
سازش ہے۔ یہ ان کے وفاقی وزیر کی سازش ہے۔ یہ جناب تمام کے تمام مزارات
کے اطراف میں اپنے ہی منشیات بیچتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ہمارے ٹھکانے ہیں۔
اسی لیے یہ محکمہ اوقاف مانتے ہیں۔ اور میں سوچتا ہوں کہ کسی دن محکمہ اوقاف کے
خلاف جلوس نکالنا پڑے گا۔

عباس بھائی کال دو
ہم تمہارے ساتھ ہیں
عباس بھائی قدم بڑھاؤ
ہم تمہارے ساتھ ہیں

سارے نہیں ہو بھائی کتنوں نے گھر جانا ہے۔ سارے نہیں ہو۔ آواز سے
پتہ چلتا ہے۔ آواز سے تو بتائیے کہ اگر ہم نے ایسی کوئی کال دی یہ جناب محکمہ اوقاف
کے نام پر جو لوٹ مار کا بازار گرم ہے ہمارے مزارات کی توہین ہو رہی ہے ہماری
مساجد کا تقدس کا پامال ہو رہا ہے اس کی روک تھام کے لیے سنی تحریک نے کوئی کال
دی، کوئی کفن پوش ہم نے جلوس نکالا، اور اس پر کوئی رکاوٹ بھی آجائے حکومت کی
طرف سے، حکومت کی طرف سے، انتظامیہ کی طرف سے لگائی گئی تو تم پھر بھی پہنچو
گے کہ نہیں پہنچو گے؟

عباس بھائی کال دو
ہم تمہارے ساتھ ہیں

وما علینا الا البلاغ المبین

شہید کا عشقِ رسول

اللہ تعالیٰ نے سربراہ سنی تحریک محمد عباس قادری رحمۃ اللہ علیہ کو عشقِ رسول کا وافر حصہ عطا فرمایا تھا آپ جب عشقِ رسول پر بولتے .لوگوں کی چیخیں نکل جاتیں۔محبتِ رسول میں تڑپنے لگ جاتے۔آپ کے جملے تاثیر کا تیر بن کر دل میں اتر جاتے۔ گستاخانِ رسول کے لیے شمشیر بے نیام ہوتے۔گستاخانِ رسول کو للکارتے ہوئے آپ نے ایک بیان دیا، جو آپ کی زندگی کا آخری بیان ثابت ہوا اس میں کیا کہا تھا جس نے گستاخانِ رسول کو آپ کو شہید کرنے پر مجبور کر دیا۔آئیے ملاحظہ کرتے ہیں:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امابعد!

یوم رضا اور شہید محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ

یہ جو جلسہ ہے .بہت ہی پیارا نام ہے۔گلشن حدید کے اندر داتا گراؤنڈ ہے جو کہ پاکستان میں ہے اور داتا صاحب کا مزار ہے اور کہتے ہیں کہ اگر ہندوستان میں کسی کی حکومت ہے تو وہ داتا صاحب کی ہے۔

جس طرح کے واقعات ہو رہے ہیں اور آپ لوگ آئے ہیں .بہت شکر گزار ہوں اور جس طرح کے حالات ہیں اور بے شمار مسائل ہیں وہ سب کے سامنے ہیں یہ جو کہ .بہت ہی مسئلوں سے گھرا ہوا شہر کراچی ہے جو کہ ہم سب کا ہے اور ہم سب کی ذمہ داری بنتی ہے کہ ہمیں اس کی حفاظت کے لیے دن رات کام کریں سر دھڑ کی بازی لگا دیں۔ناموسِ رسالت ﷺ کے حوالے سے پچھلے دنوں بھی کافی پروگرام ہوئے۔

ریلیاں ،جلوس اور ہڑتالیں تک کی گئیں اس لیے تاکہ ڈنمارک میں جو توہین آمیز خاکے شائع کیے گئے۔یورپین ممالک انہوں نے اس کی نقل کر کے وہی توہین آمیز خاکے جو کہ رسول اللہ ﷺ کی جو گستاخی انہوں نے کی اس پر پوری دنیا میں احتجاج نوٹ کرایا گیا۔چاہے وہ جلسے کر کے ریلیاں نکال کر مظاہرے کر کے جلوس نکال کر اور صرف یہ ہی نہیں کہ مسلم ممالک میں ہوا بلکہ ان ممالک میں بھی یہ احتجاج ہوا کہ جہاں مسلم حکمران نہیں ہیں جو مسلمانوں کے ملک نہیں لیکن جہاں جہاں مسلمان رہتا ہے جس کے دل میں رسول اللہ ﷺ کی محبت ہے جس کے دل میں سرکار ﷺ کی محبت زندہ ہے جس کے دل میں ایمان تازہ ہے اس نے اپنا احتجاج کر کے اپنے ایمان کو اور تازہ کیا اور یہ ثابت کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنے والے آج کے دور میں بھی کم نہیں ہیں۔لہٰذا جو لوگ بھی ان شرارتوں میں جو ممالک بھی ان شرارتوں میں ملوث ہیں وہ کسی نہ کسی طریقے سے ہر دور میں یہ کوششیں کرتے ہیں کہ جو رسول اللہ ﷺ کی شان و شوکت ہے وہ کم کی جائے۔یاد رکھیے کہ جس کا دل سرکارِ دوعالم ﷺ کی محبت سے خالی ہوتا ہے اس کا ایمان مکمل نہیں ہوتا۔بلکہ ایمان ہی نہیں ہوتا کہ جس کے دل میں رسول اللہ کی محبت نہ ہو اگر ساری زندگی کوئی لا الٰہ الا اللہ پڑھتا رہے تو مسلمان نہیں ہوگا۔جب تک محمد رسول اللہ نہیں کہے گا۔جب تک رسول اللہ کی مہر نہیں لگے گی جب تک اس کا ایمان مکمل نہیں ہوگا۔جب تک وہ مسلمان نہیں ہوگا۔لہٰذا انگریزوں کی یہودیوں کی عیسائیوں کی ہندوؤں کی اور دیگر غیر مسلموں کی ہمیشہ سازش رہی ہے کہ کسی طریقے سے رسول اللہ ﷺ کی شان و شوکت کو کم کر کے پیش کیا جائے۔ کبھی سلمان رشدی کے نام پر کوئی سوشا چھوڑ دیتے ہیں اور پھر جب وہ کوئی کتاب تحریر کرتا ہے تو اس کو یورپ یہ مغرب اس کو تحفظ فراہم کرتا ہے کہ یہ صحافت کی آزادی ہے لہٰذا اس میں ہر کوئی اپنا اظہار کر سکتا ہے یہ کوئی اور اسی طرح کی گستاخی کر سکتا ہے۔

پچھلی سے پچھلی حکومتوں میں بھی سلامت مسیح اور رحمت مسیح انہوں نے گستاخی

کی تو راتوں رات جب کے سزائے موت پاکستان کی عدالت نے دے دی تھی لیکن راتوں رات یہاں سے ان کے ویزے لگ گئے اور ان کو دوسرے ملک میں غالباً جرمنی میں ان کو پناہ دی گئی کہ ان کی جان کو خطرہ ہے۔

ہر دور میں یہ سازشوں کا جال بچھایا جاتا ہے اس طرح کے لوگ بھی آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ معاذ اللہ۔

کوئی کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی عزت اس انداز میں کی جائے کہ جیسے اپنے بڑے بھائی کی کی جاتی ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرح عام انسان عام بشر جیسے ہیں، یہ تمام ان چندوں پر پلنے والے لوگ ان نذرانوں پر پلنے والے ان ڈالروں ان ریالوں ان دوسری کرنسیوں پر پلنے والے یہ وہ لوگ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی شان و شوکت کو کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جب برصغیر میں آزادی کی تحریک چل رہی تھی تب برطانیہ کی حکومت تھی تو برصغیر میں انگریزوں نے یہ غور کیا کہ آخر ایسا کون سا جذبہ ہے کہ یہ لوگ اسلام کے نام پر جہاد کے نام پر مر مٹنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں تو تحقیق کی تو تحقیق کر کے انہوں نے یہ بتایا کہ اگر مسلمانوں کے دلوں میں سے رسول اللہ ﷺ کی محبت کم کر دی جائے تو یہ جہاد کا جذبہ بھی ختم ہو جائے گا۔ آزادی کی تحریک بھی ختم ہو جائے گی اور اسلام کے نام پر مر مٹنے والے بھی ختم ہو جائیں گے۔

غلام ہیں غلام ہیں — رسول کے غلام ہیں
غلامئ رسول میں — موت بھی قبول ہے

تو انہوں نے یہ کوشش کی کہ کسی طرح یہ رسول اللہ کے چاہنے والے کم ہو جائیں۔ رسول اللہ ﷺ کی محبت کم کی جائے۔ وہ سازش کرتے رہے لیکن رسول اللہ ﷺ کے چاہنے والے کم نہیں ہوئے۔ مٹے نہیں۔ رسول اللہ ﷺ، آج بھی دنیا میں جتنے بھی لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں ان میں اکثریت ہے تو سب یا رسول اللہ

ﷺ کہنے والوں کی ہے۔ سب یا نبی کہنے والوں کی ہے۔ سب علم غیب ماننے والوں کی ہے۔

یہ سارے وہ لوگ ہیں جو صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں۔ یہ سارے وہ لوگ ہیں جو نعت پڑھتے ہیں اور جھومتے بھی ہیں۔ اور سمجھتے بھی ہیں، تو سازشیں ہر دور میں ہوتی ہیں، جب رسول اللہ ﷺ جب ظاہری حیات مبارکہ میں تشریف فرما تھے۔ سازشیں اس وقت بھی ہو رہی تھیں۔ منافقین اس وقت بھی تھے کفار اس وقت بھی تھے۔

علم غیب کی بات ہوتی ہے۔ ابو جہل کا عقیدہ سنو۔ مٹھی بند کر کے رسول اللہ ﷺ کے سامنے آتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر تم اللہ کے نبی ہو تو بتاؤ میری مٹھی میں کیا ہے۔ تو عقیدہ سمجھ لو کے جو کہتے ہیں علم غیب کے رسول اللہ ﷺ کو نہیں ہے تو میں ان سے کہتا ہوں کہ اگر عقیدہ پوچھنا ہے تو ابو جہل سے جا کر پوچھ لو وہ کہتا ہے کہ بتائیے میرے مٹھی کیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں بتاؤ کہ تیری مٹھی میں کیا ہے یا وہ خود بتائے تو ان کنکریوں نے بھی گواہی دی کہ یہ اللہ کے رسول ہیں۔

تو جس کے دل میں اللہ کی طرف سے مہر لگی ہو وہ کبھی بھی اقرار نہیں کرے گا۔ بہانے کرے گا۔ لیکن جس کے دل میں ایمان ہوتا ہے وہ ان تمام چیزوں سے بری ہوتا ہے۔ اللہ کی طرف سے۔ لہٰذا 1927ء میں ایک کتاب لکھی گئی لاہور شہر میں جس کا نام "رنگیلا رسول" رکھا گیا۔ معاذ اللہ۔ یہ ہندو جس نے یہ کتاب لکھی اور رسول اللہ ﷺ کی شان و شوکت میں گستاخانہ کلمات کہے جب اس نے تحریر کیے تو مجاہدین اس وقت بھی موجود تھے اسلام کے چاہنے والے اس وقت بھی موجود تھے۔ مصطفی کے چاہنے والے اس وقت بھی موجود تھے۔ لہٰذا ایک مرتبہ اس پر حملہ کیا بچ گیا۔ حملہ کرنے والے نے اقرار کیا کہ ہاں میں نے حملہ کیا افسوس کرتا ہوں کہ بچ گیا۔ عدالت نے اسے سزا دے دی۔ اقرار کرنے پر دوسرا مجاہد افغانستان سے آتا ہے۔ عشق مصطفی ﷺ کی شمع اس کے دل میں روشن ہوتی ہے۔ بے چین ہوتی ہے اس کی روح وہ

آتا ہے یہ سوچ کر کے کاش یہ مقام یہ مرتبہ میں لے جاؤں اور غلامانِ مصطفی ﷺ میں اپنا نام لکھوادوں وہ بھی آ کر حملہ کرتا ہے بچ جاتا ہے وہ ہندو۔ پھر عدالت میں اقرار کیا جاتا ہے ہاں میں نے حملہ کیا افسوس کرتا ہوں کہ یہ بچ گیا۔ وہی سزا دی جاتی ہے۔

پھر جس کے مقدر میں لکھا ہوتا ہے مقدر کی گیم ہے کہ کسی کسی کے حصے میں آتا ہے ہر ایک کو ملتا بھی نہیں ہے۔

میں جیسے کہتا ہوں کہ یا اللہ شہادت ہمیں عطا فرما لیکن ہم اسباب کی طرف نہیں جاتے۔ میں اکثر یہ بات کہتا ہوں کہ ہمیشہ دعا کرتے ہیں کہ یا اللہ ہمیں شہادت عطا فرما۔ مجھے کسی نے کہا کہ میں نے کسی سے کہا کہ میں سنی تحریک میں جانا چاہتا ہوں تو اس نے کہا کہ کیا مرو گے جا کر۔ میں نے اس سے یہ سوال کیا کہ کوئی اس بات کی گارنٹی دے دے کہ سنی تحریک میں نہیں ہو اور زندہ رہے گا۔ کوئی اس بات کی گارنٹی لے آئے کہ سنی تحریک کا کام نہیں کرے گا اور ہمیشہ زندہ رہے گا کہا یہ گارنٹی تو نہیں ہے میں نے اس سے کہا کہ دنیا میں جتنے لوگ مر رہے ہیں جتنے لوگ اس دنیا سے جا رہے ہیں کوئی کسی مرض میں کوئی کسی مسئلے میں کوئی کسی میں تو کیا سب سنی تحریک والے ہیں تو کہا نہیں۔ تو میں نے کہا: کہ کس نے کہا کہ سنی تحریک میں جاؤ گے تو مر جاؤ گے، ہاں سنی تحریک وہ تحریک ہے، جو شہادتوں کا سفر ہے، سنی تحریک وہ ہے جو کٹنا تو جانتی ہے پر جھکنا نہیں جانتی۔

غلامیٔ رسول میں موت بھی قبول ہے

اب جب دعا کی جاتی ہے تو افغانستان سے آیا اس کے دل میں تڑپ تھی تو وہ آیا جس نے کتاب لکھی وہ تو نہیں گیا تھا کہ مجھے مار میں نے گستاخی کی، مگر اس عاشق کے دل میں تڑپ تھی تو وہ آیا حملہ کیا بچ گیا اور جب باری آئی غازی علم دین ایک سادہ سا نوجوان بڑھئی کا کام کرنے والے، کوئی سرمائے دار نہیں، کوئی تاجر نہیں کہ پہلے یہ سوچا جاتا ہے کہ میرے گھر والوں کا کیا بنے گا وہ اور ان کا دوست ایک جلسہ میں جاتے

ہیں وہاں تقریر ہو رہی ہوتی ہے اس کتاب کے خلاف تو جب انہوں نے سنا تو دونوں میں بے چینی پیدا ہو گئی۔ اپنے اپنے گھروں پر آئے اور آ کر سو گئے رات کو خواب میں بزرگ کی زیارت ہوتی ہے ان کو کہتے ہیں اے علم دین تو سویا ہوا ہے جس نے مصطفی ﷺ کی شان میں گستاخی کی ہے۔ وہ زندہ ہے اور تو سویا ہوا ہے۔ صبح آنکھ کھلتی ہے اب تو روح اور بے چین ہو جاتی ہے کیوں کہ اب تو پیغام بھی مل گیا ہے۔ اپنے دوست کے پاس جاتے ہیں جا کے یہ واقعہ سناتے ہیں تو ان کے دوست کہتے ہیں جو تمہارے پاس بزرگ آئے تھے وہی میرے پاس بھی آئے تھے اور جو تمہیں کہا وہی مجھے کہا۔ لہٰذا یہ کام تم نہیں اب میں کروں گا۔ دونوں آپس میں کہتے ہیں میں کروں گا۔ وہ کہتے ہیں میں کروں گا۔ پھر کہتے ہیں قرعہ اندازی کرتے ہیں جس کا نام نکل آئے وہ یہ عظیم کام کرے گا۔ تو ۳ دفعہ کی جاتی ہے اور تینوں دفعہ نام نکلتا ہے غازی علم دین کا تو گھر جاتے ہی ماں باپ سے ملتے ہیں۔ گھر والوں سے سب سے ملتے ہیں تیار ہوتے ہیں جیسے دلہا جا رہا ہے خدا کی قسم جو شہید ہوتا ہے وہ واقعی میں دلہا ہوتا ہے تو آپ جاتے ہیں اس کی دکان کے سامنے جا کر بیٹھ جاتے ہیں جس نے کتاب لکھی اس ہندو کو سیکورٹی دی ہوتی ہے جیسے ہی وہ گستاخ آتا ہے آپ اس پر چھری سے حملہ کرتے ہیں اور اتنے وار چلائے کہ وہ وہیں مر جاتا ہے۔

غلامیٔ رسول میں موت بھی قبول ہے
جو ہو نہ عشقِ مصطفی تو زندگی فضول ہے

وہی جب وہ مردود مر جاتا ہے تو آپ کو وہیں گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ عدالت پوچھتی ہے کہ تم نے قتل کیا کہتے ہیں ہاں میں وہ خوش نصیب ہوں جس نے اس گستاخِ رسول کو قتل کیا۔ لہٰذا آپ کا مقدمہ قائداعظم محمد علی جناح لڑ رہے تھے۔ جب وہ مقدمہ چل رہا تھا تو کئی دفعہ مسلمانوں نے کوشش کی کہ آپ کسی طرح عدالت میں انکار کر دیں تاکہ سزائے موت سے بچ جائیں تو جب ان سے بات کی گئی کہ آپ انکار کر دیں

تو ان کا جواب تھا کہ جب سے قید میں ہوں روضۂ رسول ﷺ کی زیارت کر رہا ہوں
مجھے کیا ضرورت ہے انکار کرنے کی کہ جب روضۂ رسول ﷺ کی زیارت کر رہا ہوں
میں انکار نہیں کروں گا بس اقرار کروں گا اور جب عدالت نے سزائے موت دی تو ان
کے چہرے پر وہ نور برس رہا تھا آپ کے چہرے پر، اور جب وہ پھندا آپ کے گلے
میں ڈالا تو آپ نے اس پھندے کو بھی چوم لیا کہ رسول اللہ ﷺ کے نام کا پہنایا جا
رہا ہے۔ یہ پھندا تھوڑی ہے یہ تو ان کو نظر آ رہا ہوگا میں تو کہتا ہوں کہ اگر آنکھیں ہوتیں
دیکھنے والی تو دیکھتے کہ یہ تو جنت کے ہار پہنائے جا رہے تھے وہ جنت کے انعامات
سے نوازا جا رہا تھا۔ اللہ اکبر بازی لے گئے غازی علم الدین ایسے بہت سے مجاہد جو
رسول اللہ ﷺ کے نام پر اسلام کے نام پر شہادت حاصل کرتے ہیں یہ وہ عظیم
ہستیاں ہیں جنہوں نے اسلام کے نام پر صرف تقریروں سے نہیں بلکہ کردار سے
ثابت کر کے بتایا کہ اگر رسول اللہ ﷺ کے نام پر مرنا ہے اگر شہادت پانی ہے تو وہ
یہ طریقے ہیں یہ اسباب ہیں۔

تو اے سنیت کا درد رکھنے والو یاد رکھو ہم رسول اللہ ﷺ کے امتی ہیں ہم
جب تک احتجاج کرتے رہیں گے جب تک سازشیں ہوتی رہیں گی ہم مر جائیں گے
ہماری آنے والی نسلیں احتجاج کرتی رہیں گے وہ چلے جائیں گے سازشیں ہوتی رہیں
گے لیکن احتجاج بھی ہوتا رہے گا۔ ہر دور میں احتجاج ہوتا رہے گا۔ اسلام کا پرچم ہمیشہ
بلند رہے گا۔ انشاء اللہ۔ اور جن ممالک میں یہ گستاخانہ خاکے شائع کیے ہیں ہم پہلے بھی یہ
مطالبہ کر چکے ہیں اور ایک مرتبہ پھر ہم پاکستانی حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ان
سے سفارتی تعلقات منقطع کیے جائیں۔ تجارتی تعلقات منقطع کیے جائیں ان کے سفیر
واپس بھیجے جائیں۔ اپنے سفیروں کو بلایا جائے۔ کیوں کہ اگر محبت رسول اللہ ﷺ
تمہارے دلوں میں ہے تو یہ کام تم پر لازم ہے تو تمہیں یہ کام کرنا چاہیے۔ یہ ضروری ہے۔
اے سنیت کا درد رکھنے والو حقوق اہل سنت کی بات ہے یہ ہم یہاں پر جمع

ہوئے ناموس رسالت رسول اللہ ﷺ کے لیے امام اعلیٰ حضرت احمد رضا خان فاضل
بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس کے لیے اور محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ کے عرس کے لیے
جنہوں نے اسلام کے لیے شب و روز کام کیا اور امام اعلیٰ حضرت احمد رضا خان فاضل
بریلوی رحمۃ اللہ علیہ یہ وہ شخصیت ہیں جنہوں نے دو قومی نظریے پیش کیے جنہوں نے
پاکستان کا تصور دیا جنہوں نے یہ بتایا کہ ہندو اور مسلمان دو جدا جدا قومیں ہیں ان کا
کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا ان کے تہوار سب جدا جدا ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں کی الگ ریاست
ہونی چاہیے۔ یہ تصور یہ آپ نے دیا جب آپ کی یہ سوچ قائداعظم محمد علی جناح کو پہنچی اور
ڈاکٹر علامہ اقبال کو پہنچی اور بے شمار علماء اہل سنت کو پہنچی تو یہ پاکستان وجود میں آیا
ہے۔ پاکستان ہمیں ملا اعلیٰ حضرت احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی وجہ
سے۔ اگر ان کی یہ سوچ نہیں ہوتی تو ہمیں یہ ملک نہیں ملتا۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں ان
تمام حکمرانوں سے اور ان تمام ایجنسیوں سے کہ دیکھو کہ جب تحریک پاکستان چل رہی
تھی تو علماء اہل سنت قائداعظم کے ساتھ تھے اور وہ لوگ جو کانگریسی مُلا تھے وہ لوگ
پاکستان کے خلاف تحریک میں شامل تھے اگر تم ان پر اعتبار کرو گے کہ پاکستان
بچانے میں یہ کردار ادا کریں گے تو جنہوں نے بنانے میں ادا نہیں کیا وہ بچانے
میں کیسے ادا کریں گے لہٰذا یاد رکھو اگر ملک کو بچانا ہے آج سازشوں میں گھرا ہوا ہیں
کیوں کہ پاکستان ایٹمی قوت ہے پہلی اسلامی ایٹمی قوت پاکستان ہے یہ سازشوں کے
جال بچھائے جا رہے ہیں۔

افغانستان روزانہ کوئی نہ کوئی بیان دے دیتا ہے اور کہتا ہے کہ پاکستان میں
مداخلت ہو رہی ہے میں پوچھتا ہوں کہ خدا کا خوف کرو تمہارے 40 لاکھ افغانستان
کے مسلمان بھائیوں کو ہم اپنا بھائی تصور کرتے تھے اور کرتے ہیں اور جب روس نے
حملہ کیا تو ہم نے یہاں پناہ دی۔ پاکستان میں پناہ دی سب کچھ دیا۔ پاکستان نے
روزگار دیا تمہارے بچوں کو پڑھائی دی سب کچھ دیا اور آج تم لوگ کہتے ہو کہ پاکستان

مداخلت کر رہا ہے۔ تقریباً 40 لاکھ مسلمانوں کو پناہ دی اور آج افغانستان میں بھارتی ایجنٹ یہ سازش کر رہے ہیں کہ حملہ ہوتا ہے سازشیں ہوتی ہیں تو پاکستان سے ہوتی ہیں میں افغانستان کی حکومت کو بھی یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ تم جن کی گود میں بیٹھ کر پاکستان کو تانہ بازی کر رہے ہو یہ کسی کے وفادار نہیں ہیں یہ تو قرآن نے بھی کہہ دیا ہے۔ یہود و نصاریٰ کے بارے میں اور سرکارِ دو عالم رسول اللہ ﷺ نے بھی کہہ دیا ہے کہ یہ کسی کے دوست نہیں ہیں۔ اگر مسلمان کا دوست ہے تو مسلمان ہی ہے۔ مومن ہی ہے۔ اگر تم لوگ ان کی گود میں بیٹھ کر پاکستان کے بارے میں بول رہے ہو تو کچھ اپنے محسن کا خیال کرو۔ کوئی ایک دفعہ بھی روٹی کھلا دیتا ہے تو اس کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں تمہیں پاکستان نے 15 سے 20 سال تک جگہ دے کر رکھی تمہیں تمام سہولیات فراہم کیں۔ آج تم الزام تراشی کر رہے ہو۔ ہمیں سب کچھ معلوم ہے کہ تم کس کی بولی بول رہے ہو۔ کس کی ایماء پر تم پاکستان پر الزام لگا رہے ہو اگر ہم نے تمہیں پناہ دی تھی تو مسلمان بھائی ہونے کے ناتے پناہ دی تھی۔ ہاں ہمارے ملک پہ آنچ آئے گی تو ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم اپنے وطن سے وفا کریں۔ ہمیں یہ ہی حکم ہے کہ اپنی دھرتی سے وفا کرو۔ اور جب ہماری باری آئے گی وفا کر کے دکھائیں گے اور کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

اگر کسی کو جاننا ہو تو اس کا ماضی دیکھ لو۔ یہ قاعدہ ہے دنیا کا کہ کسی کے ساتھ کاروبار کرتا ہے تو پہلے اس کے ماضی کو دیکھتا ہے ارے ہمارا ماضی دیکھو ہم 1947ء والے ہیں کہ جنہوں نے پاکستان بنایا۔ ہمارے خاندان وہاں تباہ ہو گئے۔ ہمارے گھر والے بچھڑ گئے، لیکن کس لیے صرف اپنے وطنِ عزیز کے لیے۔

پاکستان کا مطلب کیا، لاالہ الااللہ۔ پاکستان کا مقصد کیا، محمد رسول اللہ

جب سنی تحریک بنی میں شروع سے ساتھ ہوں۔ میں کبھی کبھی سوچتا ہوں جب سنی تحریک بنی وہ سب شہید ہو گئے۔ جنہوں نے اہم کردار ادا کیا وہ شہید ہو گئے اور

میں رہ گیا دیکھئے مرنا تو سب نے ہے اور روایات میں بھی ہے کہ مرنا مومن کا تحفہ ہے اور شہادت معراج ہے۔ مجھے بھی مرنا ہے لیکن میرا دل نہیں مانتا کہ میں بستر پر مروں میرا ضمیر نہیں مانتا کہ میں بستر پر مروں میں نے زندگی کے اتنے سال گزار لیے اور ایک بھی دن ایسا نہیں ہے جو گناہ کے ساتھ نہ گزرا ہو۔ ظاہر ہے کہ انسان ہوں میری اپنی غلطیاں بھی ہیں اب یہ سوچتا ہوں کہ اور زندگی گزرے گی اور گناہ سرزد ہوں گے تو میں آپ سب اور سارے علماء سے درخواست کرتا ہوں کہ ناموسِ رسالت رسول اللہ ﷺ کا یہ جلسہ ہے میں دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ مجھے جلد سے جلد شہادت عطا فرما۔ آپ سب آمین کہیں۔ کیوں کہ یہ نہیں ہے کہ یہاں پر لوگ محبت کرنے والے نہیں ہیں۔ یہاں پر بھی لوگ محبت کرنے والے ہیں لیکن جہاں جاؤں گا وہاں بھی لوگ محبت کرنے والے ہیں ایک وقت ہے دیگر ساتھی شہید ہو گئے میں اپنے کارکنوں کو اپنا بچہ کہتا ہوں اپنا بیٹا کہتا ہوں۔ کتنے میرے بیٹے شہید ہو گئے کتنے میرے بچے بھی شہید ہو گئے۔

ناموسِ رسالت پر کوئی جھنڈا لگاتا ہوا پچھلے دنوں ایک بچہ عید میلاد النبی ﷺ کی چوکنگ کرتا ہوا شہید ہو گیا۔ اس کی عمر تقریباً 19، 20 سال ہوگی۔ وہ بازی لے گیا دیگر اسی طرح بے شمار میرے بچے شہید ہوئے ہیں۔ یہ سب ان کو کوئی غرض نہیں دنیا سے یہ سب اللہ اور اس کے رسول کے لیے کام کرتے ہیں اب میں یہ چاہتا ہوں کہ اگر میرا بچہ کوئی جاتا ہے جس کے مقدر میں ہے تو میں اس سے پہلے اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے ایمان پر شہادت کی موت دے دے۔ تاکہ میں بھی ان ساتھیوں سے ملوں جو سنی تحریک میں شروع میں ساتھی تھے اور جتنے لوگ شہید ہوئے سب سے ملاقات کروں اور بہت سے ساتھی شہید ہو گئے۔ یہ سب انعامات پا رہے ہیں۔ میرا تو کوئی ایسا عمل ہے نہیں جو انعام کی بات کروں میں تو ان کے واسطہ کی بات کر رہا ہوں۔ ان کے وسیلوں کی بات کر رہا ہوں، کیوں کہ اللہ کے خزانے میں کمی

نہیں ہے اس کا خزانہ اتنا وسیع ہے کہ ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ لیکن اب بے چینی سی ہے یا کچھ بھی کہہ لیں، سب کو گولیاں لگی ہیں۔ میری بھی یہ دعا یہ کہ مجھے بھی شہادت ملے اور ساتھ میں یہ دعا بھی کروں گا کہ میرے سینے پر 25 گولیاں لگیں اعلیٰ حضرت کی نسبت سے تا کہ میں جب یہ تمغے لے کر جاؤں تو میرے ساتھی یہ نہ کہیں کہ ہم سے کم لے کر آئے ہو اور یہ میری خواہش ہے۔ آپ آمین کہیں اور زیادہ ہو تو رسول اللہ ﷺ کے وسیلے سے 63 لگ جائیں۔ تو تب بھی اللہ کا کرم ہوگا۔ یاد رکھیے کہ سب نے جانا ہے اور گئے بھی ہیں مگر ناموسِ رسالت پر جاؤ گے تو ہمیشہ کے لیے امر ہو جاؤ گے۔ ہمیشہ کے لیے زندہ۔ کیوں کہ شہید زندہ ہوتا ہے۔ اے اللہ! مجھے بھی یہ مقام عطا فرما۔ لہٰذا جب تک زندگی ہے ہمیں کام کرنا ہے تو یاد رکھو جس کا نظریہ ہوتا ہے وہ تحریک ختم نہیں ہوتی۔ تو ہمارا نظریہ سچا ہے ہماری تحریک ختم نہیں ہوگی۔ تم 10 کو مارو گے 20 کو 30 کو 100 کو مارو گے۔ ہم نے جب پاکستان بنا تب 20 لاکھ کی قربانی دے کر آئے تھے کتنوں کو مارو گے گلی گلی سے یا رسول اللہ کی صدائیں بلند ہوں گی گلی گلی سے سنی تحریک زندہ باد کے نعرے لگیں گے۔ گلی گلی سے ناموسِ رسالت کے جلوس نکلیں گے۔ ہاں ہم اپنی زندگی ایسے گزارنا چاہتے ہیں اے اللہ ہمیں استقامت عطا فرما دے۔ ہم کمزور ہیں۔ شیطان تنگ کرتا ہے کبھی کسی روپ میں کبھی کسی روپ میں سازشیں ہوتی ہیں کسی طرح کے مسائل قید و بند میں ایسے۔ بہت سے کارکنان قید میں ہیں۔ اے اللہ! انہیں بھی جلد رہائی نصیب فرما۔ اے اللہ! جتنے بھی شہید ہوئے اس دنیا میں صحابہ کرام اور جتنے بھی شہدائے کربلا ہیں ہمیں بھی ان کے ساتھ اور مجھے ان کے ساتھ مالک مولا، اور مالک مولا ہم سب کو شہادت کی موت نصیب فرما اور جتنی بھی التجائیں کی ہیں رسول اللہ ﷺ کے وسیلے سے قبول فرما ہماری دعاؤں کو۔

اور مسجدیں بچائی ہیں اور میں پاکستانی حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کا چندہ جو پڑا ہوا ہے یہ اہلِ سنت کا چندہ ہے جو

مزاروں کو مانتے ہیں انہوں نے دیا ہے۔ لہٰذا عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی تعمیرات کا کام کروایا جائے اور کام کو پورا کروایا جائے۔ ڈرامے بازی بہت کر لی تم نے اب اور نہیں لیکن اب نہیں چلے گی۔ اور سنی تحریک کا یہ مطالبہ ہے کہ محکمہ اوقاف کے نام سے جو سرکاری ادارہ اہلِ سنت پر مسلط کیا ہے اس ادارے کو ختم کر کے علماء اہلِ سنت کا بورڈ تشکیل کیا جائے اور علماء اہلِ سنت کے بورڈ کی تشکیلی میں ان کی سرپرستی میں پورے پاکستان کے جتنے مزارات ہیں ان کے چندے کے معاملات ان کے انتظامات ان کی تعمیر اور ترقی کے معاملات اور ان کی تعلیمات پر وہ کام کرے گی تو یہ محکمہ اوقاف ختم کیا جائے۔

میں حکومت پاکستان سے پوچھتا ہوں کہ پاکستان میں جتنے گرجے ہیں دوسرے مذہبوں کے کیا ان کے لیے تم نے کئی ادارہ بنایا ہے کہ ان کے چندہ کے پیسے تم لے لو۔ ہے کوئی ادارہ صرف ایک ہی ادارہ بنایا تم نے وہ بھی صرف اہلِ سنت مذہب کے لیے اور پھر مزاروں کے پیسوں سے تم لوگ گھومتے ہو، حج پر جاتے ہو زکوٰۃ دیتے ہو مزاروں کے چندہ سے اگر سب اپنے اپنے مطالبے منواتے ہیں تو کیا اہلِ سنت کے لوگ پاکستانی نہیں ہیں کیا ان کا کوئی حق نہیں ہے۔ یہ چندہ جب تم دوسرے مذہبوں کا نہیں لے رہے تو مزارات کا کیوں لے رہے ہو۔ ہم چاہتے ہیں علماء اہلِ سنت کا بورڈ تشکیل کیا جائے۔ یہ مطالبہ ہے سنی تحریک کا جس طرح مساجد اہلِ سنت کا تحفظ کیا ہے مزاروں کا بھی کریں گے اور کرتے رہیں گے منوا کے رہیں گے۔ انشاء اللہ اور اسی طرح نصاب میں جو تبدیلیاں نصاب میں جن اکابرین نے تحریک پاکستان میں کردار ادا کیا تھا۔ علماء اہلِ سنت کا ان کے نام ہٹا کر اُن کے ناموں کو سامنے لایا گیا ہے جو منکر تھے۔ جن کا تحریک پاکستان میں کوئی کردار نہیں ہے۔ ان کے نام ڈالے گئے اور بچوں کو پڑھایا جا رہا ہے۔ اسکولوں میں یہ سب تبدیلی چاہتے ہیں اور سنیوں تبدیلی جب آئے گی جب تم سب ایک ہو جاؤ گے۔ جب

تم بیدار ہو جاؤ گے۔ جب قوم بیدار ہو جاتی ہے اسے کوئی طاقت نہیں روک سکتی اور جب سنی بیدار ہو گئے تو کہتے ہیں کہ حق مانگنے سے نہیں ملتا چھیننا پڑتا ہے۔ حق حقوقِ اہلِ سنت کی بات کرنی ہے تو چھیننا پڑے گا اور طاقت اور قوت بنانی پڑے گی۔ ہم پاکستان سے محبت کرتے ہیں ہم اس دھرتی سے محبت کرتے ہیں ہم اس کو اپنا گھر تصور کرتے ہیں لیکن ہمارے مزارات پر ڈاکہ نہیں مارو ہمارے نظریات پر ڈاکا مت مارو ہمارے اکابرین کے نام مت مٹاؤ۔ اگر یہ کام کرو گے تو پھر ہم سے بھی تم خیر کی امید مت رکھنا۔ حکومت آتی اور جاتی ہے اور پاکستان ہے اور رہے گا کیوں کہ اس کو علماء اہلِ سنت نے بنایا ہے تو جب اس کو علماء اہلِ سنت نے بنایا ہے تو یہ پاکستان ہمارا گھر ہے اور انشاء اللہ ہم اس پر کام کرتے رہیں گے اور آپ کا ساتھ شامل رہے گا۔ انشاء اللہ عزوجل۔

وما علینا الا البلاغ المبین۔

شخصیت:

مولانا محمد عباس قادری کی شخصیت میں ایک ایسی کشش تھی۔ گفتگو متاثر کن تھی۔ آپ کی شخصیت کی کشش ہر ایک کو اپنی طرف کھینچتی تھی۔ جو بھی ایک بار آپ سے ملتا، سینے میں اس کا دل آپ سے ملاقات کرنے کے لیے مچل جاتا تھا۔ اسی طرح آپ کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ دل پر حیران کن اثر ڈالتے تھے۔

ایک مرتبہ میرے والد محترم محمد عباس قادری رحمۃ اللہ علیہ قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری شہید رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کسی کیس کے سلسلے میں کورٹ گئے وہاں سے پولیس نے کسی کیس میں گرفتار کر کے تھانے سے جیل بھیج دیا۔ تین دن جیل میں پابند سلاسل رہے۔ وہاں ایک نوجوان کو آپ نے صوم وصلوٰۃ کی دعوت دی۔ آپ کے سمجھانے کے انداز گفتگو نے اس نوجوان کو یکسر بدل دیا۔ اس نوجوان نے نماز کی پابندی کا عہد

کیا۔ کچھ دنوں کے بعد اس نوجوان کو دیکھا گیا کہ اس نے اپنے چہرے پر داڑھی بھی سجالی تھی اور نماز پڑھنا بھی شروع کر دی تھی۔

سربراہ سنی تحریک جناب محمد عباس قادری شہید رحمۃ اللہ علیہ کے مختلف تنظیمی معاملات پر ملک کے مقتدر عہدیداران کو لکھے گئے

خطوط

عزت مآب جناب فاروق احمد خان لغاری
صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان اسلام آباد
السلام علیکم!

علماء اہل سنت مولانا محمد اکرم رضوی کی شہادت کا غم، علامہ سعید احمد اسد پر قاتلانہ حملہ کا واقعہ ابھی تازہ ہی تھا کہ انجمن سپاہ صحابہ اور الدعوۃ الرشاد نامی تنظیموں کے وہابی اور دیوبندی دہشت گردوں نے امیر دعوت اسلامی مولانا الیاس قادری پر قاتلانہ حملہ کیا جس میں دو سنی محمد سجاد قادری اور زاہد حسین شہید اور دیگر ساتھی شدید زخمی ہو گئے۔ اس واقعہ کی اعلیٰ اختیاری ٹیم سے تحقیقات کروائی جائے امید ہے کہ جناب والا! امیر دعوت اسلامی پر قاتلانہ حملہ اور سنی مقتولین کے قاتلوں کے خلاف کاروائی کا حکم صادر فرمائیں گے۔ شکریہ

والسلام!

آپ کے تعاون کا طلب گار
محمد عباس قادری
مرکزی رہنما سنی تحریک

عزت مآب جنابہ بے نظیر بھٹو
وزیر اعظم
اسلامی جمہوریہ پاکستان، اسلام آباد
السلام علیکم!

علمائے اہل سنت مولانا محمد اکرم رضوی کی شہادت کا غم، علامہ سعید احمد اسعد پر قاتلانہ حملہ کا واقعہ ابھی تازہ ہی تھا کہ انجمن سپاہ صحابہ اور الدعوۃ الرشاد نامی تنظیموں کے وہابی دیوبندی دہشت گردوں نے امیر دعوت اسلامی مولانا الیاس قادری پر قاتلانہ حملہ کیا جس میں دو سنی محمد سجاد اور زاہد حسین شہید ہو گئے۔

اس واقعہ کی اعلیٰ اختیاراتی ٹیم سے تحقیقات کروائی جائے۔

امید ہے کہ جنابہ والا! امیر دعوت اسلامی پر قاتلانہ حملہ اور سنی مقتولین کے قاتلوں کے خلاف کارروائی کا حکم صادر فرمائیں گے۔ شکریہ

والسلام
آپ کے تعاون کا طلبگار
محمد عباس قادری
مرکزی رہنما سنی تحریک
18-12-95



سنی تحریک
فون: 7761789
2812436
مرکزی دفتر: فرسٹ فلور معین پلازہ بابائے اردو روڈ نزد سول اسپتال۔ کراچی
مورخہ 18-12-95

عزت مآب جنابہ بے نظیر بھٹو
وزیر اعظم
اسلامی جمہوریہ پاکستان اسلام آباد

السلام علیکم!

علمائے اہلسنت مولانا محمد اکرم رضوی کی شہادت کا غم، علامہ سعید احمد اسعد پر قاتلانہ حملہ کا واقعہ ابھی تازہ ہی تھا کہ انجمن سپاہ صحابہ اور الدعوۃ الرشاد نامی تنظیموں کے وہابی دیوبندی دہشت گردوں نے امیر دعوت اسلامی مولانا الیاس قادری پر قاتلانہ حملہ کیا جس میں دو سنی محمد سجاد اور زاہد حسین شہید ہو گئے۔
اس واقعہ کی اعلیٰ اختیاراتی ٹیم سے تحقیقات کروائی جائے۔
امید ہے کہ جنابہ والا! امیر دعوت اسلامی پر قاتلانہ حملہ اور سنی مقتولین کے قاتلوں کے خلاف کارروائی کا حکم صادر فرمائیں گے۔ شکریہ

والسلام
آپ کے تعاون کا طلبگار
[illegible]
محمد عباس قادری
مرکزی رہنما سنی تحریک

عزت مآب جناب معین الدین حیدر صاحب
وفاقی وزیر داخلہ حکومت پاکستان
اسلام آباد

جناب عالی!

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ سنی تحریک ایک پر امن، قانون پسند، مذہبی، سماجی اور فلاحی تنظیم ہے جس کے بڑھتے ہوئے کام کی وجہ سے مخالفین اور دہشت گردوں نے اس کے ملک بھر اور خصوصاً شہر کراچی میں متعدد رہنما اور کارکنان شہید کر دیے جس میں خصوصاً مرکزی رہنما سلیم رضا، اکرم، یٰسین اور جاوید قادری کو شہید کر دیا گیا (جو کہ آپ کے علم میں ہوگا آپ سے مورخہ 98-11-21 کو تحریک کے وفد کی ملاقات بھی ہوئی اُس وقت آپ بحیثیت گورنر حکومت سندھ تھے) اس کے علاوہ تحریک کے مرکزی دفتر اور ضیاء الدین کمپیوٹر انسٹیٹیوٹ جو کہ طلباء کو "مفت" کمپیوٹر تعلیم دے رہا ہے کو بھی آگ لگا کر جلا دیا گیا تھا۔

جناب عالی! دہشت گردی کے حالات کے پیش نظر اور حساس اداروں کی رپورٹس کے پیش نظر قائدِ سنی تحریک محمد سلیم قادری کی جان کو سخت خطرہ کی وجہ سے حکومت سندھ کی جانب سے پولیس لائن ضلع ویسٹ سے جو گارڈ تعینات تھے انہیں مورخہ 2000-2-28 کو ایس ایس پی ویسٹ کے حکم پر واپس بلوا لیا گیا ہے جو کہ انتہائی تشویش کا باعث ہے۔

برائے مہربانی قائدِ سنی تحریک محمد سلیم قادری اور تحریک کے درج ذیل

اداروں پر حفظ ماتقدم کے تحت پولیس کے خصوصی گن مین اور کمانڈوز تعینات کا حکم صادر فرمائیں تا کہ کسی ممکنہ دہشت گردی سے بچا جا سکے۔ شکریہ

۱) قادری ہاؤس واقع ضلع ویسٹ
۲) قائدِ سنی تحریک محمد سلیم قادری کے لیے گن مین ضلع ویسٹ
۳) مرکز اہلِ سنت (مرکزی دفتر سنی تحریک) واقع ضلع ساؤتھ
۴) ضیاء الدین کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ ضلع ساؤتھ
۵) اہلسنت خدمت کمیٹی ہسپتال واقع ضلع ویسٹ

فقط
آپ کا خیر اندیش
مولانا محمد عباس قادری
مرکزی رہنما سنی تحریک
9-3-2000

فون: 7761769
2812436

سنی تحریک

مرکزی دفتر: فرسٹ فلور مسجد [illegible] بالمقابل اردو روڈ نزد سول اسپتال۔ کراچی

مورخہ: 9-3-2000

حوالہ ________

عزت مآب جناب معین الدین حیدر صاحب
وفاقی وزیر داخلہ حکومت پاکستان
اسلام آباد

جناب عالی!

جیسا کہ آپکے علم میں ہے ۔ سنی تحریک ایک پُرامن، قانون پسند مذہبی، سماجی اور فلاحی تنظیم ہے جسکے بڑھتے ہوئے کام کی وجہ سے کالعدم [illegible] اور دہشت گرد [illegible] نے اسکے ملک بھر اور خصوصاً شہر کراچی میں متعدد رہنما اور کارکنان شہید کر دیے جسمیں خصوصاً مرکزی رہنما سلیم [illegible] ، یٰسین اور جاوید قادری کو شہید کر دیا گیا جو کہ آپکے علم میں ہوگا آپ سے مورخہ 98-9-19 کو تحریک کے وفد کی ملاقات [illegible] ہوئی اس وقت آپ بحیثیت گورنر حکومت سندھ تھے، اسکے علاوہ تحریک کے مرکزی دفتر اور ضیاء الدین کمپیوٹر انسٹیٹیوٹ [illegible] طلباء کو "مفت" کمپیوٹر تعلیم دے رہا ہے کو بھی آگ لگا کر جلا دیا گیا تھا۔

جناب عالی: دہشت گردی [illegible] ، حالات کے پیش نظر اور حساس اداروں کی رپورٹس کے پیش نظر قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری کی جان کو سخت خطرہ کی وجہ [illegible] حکومت سندھ کی جانب سے پولیس لائن ضلع ویسٹ سے جو گارڈ تعینات تھے انہیں مورخہ 28-2-2000 کو ایس ایس پی [illegible] ویسٹ کے حکم پر واپس بلوالیا گیا ہے جو کہ انتہائی تشویش کا باعث ہے۔

برائے مہربانی قائد سنی [illegible] محمد سلیم قادری اور تحریک کے درج ذیل اداروں پر حفاظتی [illegible] کے تحت پولیس کے خصوصی گن مین اور گارڈز تعینات کا [illegible] صادر فرمائیں تاکہ کسی ممکنہ دہشت گردی سے بچا جاسکے۔ شکریہ

فقط
تاریخ اجراء [illegible]
9/3/2000
مولانا محمد عباس قادری
مرکزی رہنما سنی تحریک

۱) [illegible] واقع ضلع [illegible]
۲) قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری [illegible] کے لیے گن مین ضلع ویسٹ
۳) مرکز اہلسنت (مرکزی دفتر سنی تحریک) واقع ضلع ساؤتھ
۴) ضیاء الدین کمپیوٹر انسٹیٹیوٹ ضلع ساؤتھ

۵) اہلسنت خدمت کمیٹی [illegible] واقع ضلع ویسٹ

محترم جناب گورنر سندھ صاحب
السلام علیکم

عرض ہے آج دوپہر مورخہ 99-4-26 کو شیعہ مکتب فکر کے افراد نے روٹ پرمٹ سے ہٹ کر ایک ماتمی جلوس الفاروق سوسائٹی مہاجر چوک اورنگی ٹاؤن نمبر ۱۵ سے گزارا اور اس میں صحابہ کرام کے خلاف غلیظ زبان استعمال کی گئی جس سے علاقے کی عوام اہلسنت سخت مشتعل ہوئی۔ اس سے قبل سنی تحریک کے علاقائی ذمہ دار نے علاقائی DSP اور SHO کو تحریری اطلاع دی تھی کہ جلوس کو روٹ پرمٹ سے ہٹ کر عوام اہل سنت کی آبادی میں نہ آنے دیا جائے اس سے علاقے میں امن و امان کا مسئلہ پیدا ہوگا۔ علاقائی DSP نے یقین دہانی کرائی کہ روٹ پرمٹ سے ہٹ کر جلوس کو کسی بھی مقام پر جانے نہیں دیا جائے گا۔

لیکن اس کے باوجود انتظامیہ کی موجودگی میں جلوس روٹ پرمٹ سے ہٹ کر نہ صرف گزرا بلکہ صحابہ کرام پر (نعوذ باللہ) تبراء کیا اور ہمارے کارکنوں پر قاتلانہ حملہ بھی کیا گیا۔

لہٰذا آپ سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ اس واقعے میں ملوث اہلکار اور صحابہ کرام پر تبراء کرنے والوں کے خلاف فوری کارروائی کی جائے اور تحقیقات کروائی جائیں۔ نوٹ: علاقائی انتظامیہ تعاون نہیں کر رہی ہے۔

کاپی برائے برائے فوری کارروائی:

ہوم سیکریٹری سندھ کراچی
آئی جی سندھ کراچی
کمشنر کراچی
D.C ویسٹ کراچی
S.S.P ویسٹ کراچی

فقط والسلام
مولانا عباس قادری
مرکزی رہنما سنی تحریک



فون: 7761769
2812436

سنی تحریک

مرکزی دفتر: فرسٹ فلور میمن پلازہ بابائے اردو روڈ نزد سول اسپتال۔ کراچی

مورخہ 26-4-99

حوالہ

محترم جناب گورنر سندھ صاحب

السلام علیکم

عرض یہ ہے آج دوپہر مورخہ 26-4-99 کو شیعہ مکتب فکر کے افراد نے روٹ پرمٹ سے ہٹ کر ایک ماتمی جلوس الفاروق سوسائٹی مہاجر چوک اور نئی ٹاؤن نمبر 10 سے گزارا اور اس میں صحابہ کرام کے خلاف غلیظ زبان استعمال کی گئی جس سے علاقے کی عوام اہلسنت سخت مشتعل ہوئی اس سے قبل سنی تحریک کے علاقائی ذمہ دار نے علاقائی D.S.P اور S.H.O کو تحریری اطلاع دی تھی کہ جلوس کو روٹ پرمٹ سے ہٹ کر عوام اہلسنت کی آبادی میں نہ آنے دیا جائے اس سے علاقے میں امن وامان کا مسئلہ پیدا ہوگا علاقائی D.S.P نے یقین دہانی کرائی کہ روٹ پرمٹ سے ہٹ کر جلوس کو کسی بھی مقام پر جانے نہیں دیا جائے گا لیکن اس کے باوجود انتظامیہ کی موجودگی میں جلوس روٹ پرمٹ سے ہٹ کر نہ صرف گزرا بلکہ صحابہ کرام پر (نعوذ باللہ) تبرا کیا اور ہمارے کارکنوں پر قاتلانہ حملہ بھی کیا گیا

لہٰذا آپ سے مودبانہ گزارش ہے کہ اس واقعے میں ملوث اہلکار اور صحابہ کرام پر تبرا کرنے والوں کے خلاف فوری کاروائی کی جائے اور تحقیقات کروائی جائے۔ نوٹ: علاقائی انتظامیہ تعاون نہیں کررہی ہے

فقط والسلام
Abbas
مولانا عباس قادری
مرکزی رہنما سنی تحریک

کاپی برائے فوری کاروائی:
ہوم سیکریٹری سندھ کراچی
آئی جی سندھ کراچی
کمشنر کراچی
D.C ویسٹ کراچی
S.S.P ویسٹ کراچی

بخدمت جناب سیکرٹری داخلہ سندھ
کراچی

جناب عالی!

گزارش ہے کہ محکمہ ہذا میں مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام و رہنماؤں پر پروونشل کمیٹی ترتیب دی گئی ہے جو بڑی خوش آئند بات ہے۔

برائے مہربانی اس کمیٹی میں قائد سنی تحریک جناب محمد سلیم قادری اور مرکزی رہنما سنی تحریک جناب سلیم رضا کا نام بھی شامل کیا جائے۔

امید ہے آپ حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔ شکریہ

والسلام
آپ کے تعاون کا طلبگار
مولانا عباس قادری
مرکزی رہنما سنی تحریک



سنی تحریک

فون: 7761789 2812436

مرکزی دفتر: فرسٹ فلور مدینہ پلازہ بابائے اردو روڈ نزد سول اسپتال۔ کراچی

حوالہ ______ مورخہ ______

بخدمت جناب سیکریٹری داخلہ سندھ
کراچی۔

جناب عالی!
گزارش ہے کہ شہر کراچی میں مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام و رہنماؤں پر مشتمل کمیٹی ترتیب دی گئی ہے۔ جو بڑی خوش آئند بات ہے۔
برائے مہربانی اس کمیٹی میں قائد سنی تحریک جناب محمد سلیم قادری اور مرکزی رہنما سنی تحریک جناب سلیم رضا کا نام بھی شامل کیا جائے۔
امید ہے آپ [illegible] غور فرمائیں گے۔ شکریہ

والسلام
آپ کے تعاون کا طلبگار
[دستخط]
مولانا عباس قادری
مرکزی رہنما سنی تحریک

جناب نثار احمد صدیقی صاحب
ہوم سیکرٹری حکومت سندھ کراچی
جناب عالی!

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ سنی تحریک ایک پر امن، قانون پسند، مذہبی، سماجی اور فلاحی تنظیم ہے جس کے بڑھتے ہوئے کام کی وجہ سے مخالفین اور دہشت گردوں نے اس کے ملک بھر اور خصوصاً شہر کراچی میں متعدد رہنما اور کارکنان شہید کر دیے جس میں خصوصاً سلیم رضا شہید۔ اس کے علاوہ تحریک کے مرکزی دفتر "مرکز اہل سنت" اور ضیاء الدین کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ جو کہ طلباء کو "مفت" کمپیوٹر تعلیم دے رہا ہے کو بھی آگ لگا کر جلا دیا گیا تھا۔

جناب عالی! دہشت گردی کے حالات کے پیش نظر اور حساس اداروں کی رپورٹس کے پیش نظر قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری کی جان کو سخت خطرہ کی وجہ سے حکومت سندھ کی جانب سے پولیس لائن ضلع ویسٹ سے جو گارڈ تعینات تھے انہیں مورخہ 28-2-2000 کو ایس ایس پی ویسٹ کے حکم پر واپس بلوالیا گیا ہے جو کہ انتہائی تشویش کا باعث ہے۔

برائے مہربانی قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری اور تحریک کے درج ذیل اداروں پر حفظ ما تقدم کے تحت پولیس کے خصوصی گن مین اور کمانڈوز تعینات کا حکم صادر فرمائیں تا کہ کسی ممکنہ دہشت گردی سے بچا جا سکے۔ شکریہ

۱) قادری ہاؤس واقع ضلع ویسٹ
۲) قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری کے لیے گن مین ضلع ویسٹ
۳) مرکز اہل سنت (مرکزی دفتر سنی تحریک) واقع ضلع ساؤتھ
۴) ضیاء الدین کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ ضلع ساؤتھ
۵) اہلسنت خدمت کمیٹی ہسپتال واقع ضلع ویسٹ

فقط
آپ کا خیر اندیش
مولانا محمد عباس قادری
مرکزی رہنما سنی تحریک
29-2-2000



سنی تحریک

مرکزی دفتر: ... کراچی

حوالہ ________ تاریخ 29-2-2000

جناب مختار احمد صدیقی صاحب
ہوم سیکریٹری حکومت سندھ کراچی

جناب عالی!

جیسا کہ آپکے علم میں ہے کہ سُنی تحریک ایک پرامن، قانون پسند، مذہبی، سماجی اور فلاحی تنظیم ہے جسکے بڑھتے ہوئے کام کی وجہ سے مخالفین اور دہشت گردوں نے اسکے ملک بھر اور خصوصاً شہر کراچی میں متعدد رہنما اور کارکنان شہید کر دیے جس میں خصوصاً محمد سلیم رضا شہید ہیں اسکے علاوہ تحریک کے مرکزی دفتر، مرکز اہلسنت، اور ضیاءالدین کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ جو کہ طلباء کو "مفت" کمپیوٹر تعلیم دے رہا ہے کو بھی آگ لگا کر جلا دیا گیا تھا۔

جناب عالی! دہشت گردی کے حالات کے پیش نظر اور حساس اداروں کی رپورٹس کے پیش نظر قائد سُنی تحریک محمد سلیم قادری کی جان کو سخت خطرہ کی وجہ سے حکومت سندھ کی جانب سے پولیس لائن ضلع ویسٹ سے جو گارڈ تعینات تھے انہیں مورخہ 28-2-2000 کو ایس ایس پی ویسٹ کے حکم پر واپس بلوا لیا گیا ہے جو کہ انتہائی تشویش کا باعث ہے۔

برائے مہربانی قائد سُنی تحریک محمد سلیم قادری اور تحریک کے درج ذیل اداروں پر حفظ ماتقدم کے تحت پولیس کے خصوصی گن مین اور کمانڈوز تعینات کا حکم صادر فرمائیں تاکہ کسی ممکنہ دہشت گردی سے بچا جا سکے۔ شکریہ

فقط والسلام

① قادری ہاؤس واقع ضلع ویسٹ
② قائد سُنی تحریک محمد سلیم قادری کے لیے گن مین ضلع ویسٹ
③ مرکز اہلسنت (مرکزی دفتر سُنی تحریک) واقع ضلع ساؤتھ
④ ضیاءالدین کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ واقع ضلع ساؤتھ
⑤ اہلسنت خدمت کمیٹی ہسپتال واقع ضلع ویسٹ

آپکا خیر اندیش
مولانا محمد عباس قادری
مرکزی رہنما سُنی تحریک

عزت مآب جناب آفتاب نبی صاحب
انسپکٹر جنرل آف پولیس سندھ، کراچی

جناب عالی!

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ سنی تحریک ایک پر امن، قانون پسند، مذہبی، سماجی اور فلاحی تنظیم ہے، جس کے بڑھتے ہوئے کام کی وجہ سے مخالفین اور دہشت گردوں نے اس کے ملک بھر اور خصوصاً شہر کراچی میں متعدد رہنما اور کارکنان شہید کر دیے جس میں خصوصاً مرکزی رہنما سلیم رضا، اکرم، یٰسین اور جاوید قادری کو شہید کر دیا گیا اس کے علاوہ تحریک کے مرکزی دفتر اور ضیاء الدین کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ جو کہ طلباء کو "مفت" کمپیوٹر تعلیم دے رہا ہے کو بھی آگ لگا کر جلا دیا گیا تھا۔

جناب عالی! دہشت گردی کے حالات کے پیش نظر اور حساس اداروں کی رپورٹس کے پیش نظر قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری کی جان کو سخت خطرہ کی وجہ سے حکومت سندھ کی جانب سے پولیس لائن ضلع ویسٹ سے جو گارڈ تعینات تھے انہیں مورخہ 28-2-2000 کو ایس ایس پی ویسٹ کے حکم پر واپس بلوا لیا گیا تھا جو کہ انتہائی تشویش کا باعث بنا۔

برائے مہربانی قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری اور تحریک کے درج ذیل اداروں پر حفظ ماتقدم کے تحت پولیس کے خصوصی گن مین اور کمانڈوز مستقل بنیادوں (Permanent Basis) پر تعینات کا حکم صادر فرمائیں تاکہ کسی ممکنہ دہشت گردی سے بچا جا سکے۔ شکریہ

فقط

۱) قادری ہاؤس واقع ضلع ویسٹ
۲) قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری کے لیے گن مین ضلع ویسٹ
۳) مرکز اہل سنت (مرکزی دفتر سنی تحریک) واقع ضلع ساؤتھ
۴) ضیاء الدین کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ ضلع ساؤتھ
۵) اہلسنت خدمت کمیٹی ہسپتال واقع ضلع ویسٹ

آپ کا خیر اندیش
مولانا محمد عباس قادری
مرکزی رہنما سنی تحریک
16-3-2000



سُنّی تحریک

7761789
2812436

مرکزی دفتر: فرسٹ فلور میمن چوڑہ ہال بابائے اردو روڈ نزد سول اسپتال۔ کراچی

نمبر 16-3-2000 حوالہ ________

عزت مآب جناب آفتاب نبی صاحب
انسپکٹر جنرل آف پولیس سندھ
کراچی

جناب عالی!

جیسا کہ آپکے علم میں ہے کہ سنی تحریک ایک پرامن، قانون پسند، مذہبی، سماجی اور فلاحی تنظیم ہے جسکے بڑھتے ہوئے کام کی وجہ سے مخالفین اور دہشت گردوں نے اسکے ملک بھر اور خصوصاً شہر کراچی میں متعدد رہنما اور کارکنان شہید کر دیے جسمیں خصوصاً مرکزی رہنما سلیم رضا، اکرم، یٰسین اور جاوید قادری کو شہید کر دیا گیا اسکے علاوہ تحریک کے مرکزی دفتر اور ضیاء الدین کمپیوٹر انسٹیٹیوٹ جو کہ طلباء کو ''مفت'' کمپیوٹر تعلیم دے رہا ہے کو بھی آگ لگا کر جلا دیا گیا تھا۔

جناب عالی! دہشت گردی کے حالات کے پیش نظر اور حساس اداروں کی رپورٹس کے پیش نظر قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری کی جان کو سخت خطرہ کی وجہ سے حکومت سندھ کی جانب سے پولیس لائن ضلع ویسٹ سے جو گارڈ تعینات تھے انہیں مورخہ 28-2-2000 کو ایس ایس پی ویسٹ کے حکم پر واپس بلوا لیا گیا تھا جو کہ انتہائی تشویش کا باعث بنا۔

برائے مہربانی قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری اور تحریک کے درج ذیل اداروں پر حفظ ماتقدم کے تحت پولیس کے خصوصی گن مین اور کمانڈوز مستقل بنیادوں (PERMANENT BASIS) پر تعینات کا حکم صادر فرمائیں تاکہ کسی ممکنہ دہشت گردی سے بچا جاسکے۔ شکریہ

۱) قادری ہاؤس واقع ضلع ویسٹ
۲) قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری کے لیے گن مین ضلع ویسٹ
۳) مرکز اہلسنت (مرکزی دفتر سنی تحریک) واقع ضلع ساؤتھ
۴) ضیاء الدین کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ ضلع ساؤتھ
۵) اہلسنت خدمت کمیٹی ہسپتال واقع ضلع ساؤتھ

فقط
آپکا خیر اندیش
مولانا محمد عباس قادری
مرکزی رہنما سنی تحریک

فکرِ آخرت:

مولانا موصوف کو اپنی آخرت کی بھی بہت فکر تھی۔ مولانا محمد عباس قادری کا دین کا کام کرنے کے لیے سنی تحریک کے لیے وقف ہو جانا ہی میری اس بات پر دال ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ دنیا ہی سب کچھ نہیں۔ موت کے بعد آخرت کی شروع ہونے والی زندگی بہت اہم ہے۔

چھپ چھپ کر جہاں سے انہیں دیکھ سکوں میں
جنت میں مجھے اس جگہ میرے خدا دے

مولانا موصوف یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ دین کے راستے میں جتنا لٹاؤ گے اتنا ہی زیادہ اجر پاؤ گے۔

کیا پیش کروں آقا کیا چیز ہماری ہے
یہ دل بھی تمہارا ہے یہ جاں بھی تمہاری ہے

شہادت باسعادت:

شہادت عظیم فضل خداوندی ہے۔ مومنوں کی جان و مال کا خریدار اللہ تبارک وتعالیٰ ہے۔ سورۂ توبہ میں ارشاد ربانی:

ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ۔

''بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لیے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لیے جنت ہے۔''

جان بھی اس کی مال بھی اس کا۔ اپنے مال کا اللہ عزوجل خود خریدار۔

''سبحان اللہ''

گویا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مال خرچ کرنے والوں اور اپنی راہ میں جان دینے والوں کو تعلیم ارشاد فرما رہا ہے کہ:

اس کی بارگاہ میں جان و مال کا نذرانہ خوش دلی سے پیش کرو۔ کیونکہ تم جو مال و جان پیش کرو گے اس کا سودا ہو چکا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کا خریدار ہے۔ تمہاری جان و مال کی قیمت تمہیں جنت کی صورت میں مل جائے گی۔ اصول ہے جو چیز بک چکی ہو خریدار کو وہ چیز دینے میں اگر مگر سے کام نہیں لینا چاہئے۔ اور پھر ان فنا ہونے والی چیزوں کی قیمت جنت کی دائمی خوشیاں، راحتیں اور انعام و اکرام ہو تو پھر کون ایسا بدنصیب ہو گا جو اس سودے سے خوش نہ ہو۔

اللہ عزوجل کے مقربین تو ہمہ وقت تیار رہتے ہیں کہ کب ایسا موقع آئے کہ ہم اپنا سب کچھ اس کی راہ میں قربان کر کے اس کی رضا حاصل کریں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اگر ان جان و مال کا سودا نہ بھی ہوتا پھر بھی حق یہی ہے کہ جو ان چیزوں کا مالک ہے اسے اس کی چیزیں خوشی خوشی پیش کر دیں جائیں، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ

جان دی تو دی ہوئی اس کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

اس کی راہ میں جان کا چلے جانا بہت بڑی کامیابی ہے۔ شہادت بہت ہی عظیم رتبہ ہے۔ شہادت صالحیت پر مقدم ہے۔ شہادت کے فضائل پر قرآن و حدیث ناطق ہیں۔ شہادت فانی زندگی کو حیات جاودانی بخشتی ہے۔ شہادت کے ذریعے بندہ اللہ عزوجل کے انعام یافتہ بندوں میں شامل ہو جاتا ہے۔ شہادت کا رستہ صراط مستقیم ہے اور صراط مستقیم پر چلنے کی ہمیں تعلیم فرمائی گئی ہے۔ شہید کے خون کا قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ شہید نزع کی تکلیفوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

مولا علی مشکل کشا کرم اللہ الوجہہ الکریم جہاد کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے تھے:

"اے لوگو جہاد کرو خدا کی قسم موت کا ایک جھٹکا تلوار کے ستر وار سے بھی سخت تر ہے۔"

علماء کرام رحمۃ السلام فرماتے ہیں کہ وقت شہادت شہید کو جلوۂ مصطفیٰ ﷺ دکھایا جاتا ہے۔ جلوۂ یار ﷺ کے حسین جلوؤں میں کھو کر شہید کو کسی تکلیف کا احساس تک نہیں ہوتا۔

گر وقت نزع رخ محمد ﷺ پر نظر ہو
پھر تو موت کا ہر اک جھٹکا بھی مجھ کو مزا دے

حسن یوسف علیہ السلام میں کھو کر زنان مصر کو اپنی انگلیاں کٹنے کا احساس تک نہ ہوا تھا۔

آقائے یوسف علیہ السلام کے حسن کے کیا کہنے۔

ایسا تجھے خالق نے ترادار بنایا
یوسف کو تیرا طالب دیدار بنایا
سب سے پہلے یوسف کا نام پاک لوں
میں گناؤں گر تیرے امیدواران جمال
لواحی زلیخا لورائن جبینہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

لاثون باالقطع القلوب علی البدہ
دلو سموع فی مصر اوصاف ندہ
لما یزلوفی سوم یوسف من تقد

یعنی زلیخا کو ملامت کرنے والی عورتیں اگر محمد ﷺ کے چہرہ روشن کو دیکھ

ﷺ کا چہرہ اقدس دیکھ لیتے تو یوں محسوس کرتے جیسے سورج طلوع ہوگیا ہے۔ (دارمی)

رخِ مصطفیٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری بزمِ خیال میں نہ دوکانِ آئینہ ساز میں

حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کہتے ہیں کہ میں نے مشرق و مغرب دیکھے مگر حضور ﷺ سے بڑھ کر کسی کو حسین نہ پایا۔

یہی بولے سدرہ والے چمنِ جہاں کے تھالے سبھی میں نے چھان ڈالے
تیرے پائے کا نہ پایا تجھے یک نے یک بنایا تجھے حمد ہے خدایا

وقتِ شہادت جلوہ محبوب ﷺ دکھایا جانا شہید کے لیے بہت ہی بڑا انعام ہے اور کیوں نہ ہو یہی تو مقصودِ کائنات ہیں۔ بزمِ دنیا تو سجائی ہی ان ہی کے لیے گئی ہے یہ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔

یہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا جو نہ ہو تو کچھ نہ ہو
جان ہیں یہ جہاں کی جان ہے تو جہان ہے

دنیا کی رونقیں اس کی آلائشیں اس کی سجاوٹیں حضور ﷺ ہی کے لیے ہیں۔

نہ کیوں آرائشیں کہ ناخدا دنیا کے ساماں میں
تمہیں دولہا بنا کر بھیجنا تھا بزمِ امکاں میں

اگر حضور ﷺ نہ ہوتے تو نبوت، صدیقیت، شہادت اور صالحیت کے مرتبے بھی نہ ہوتے۔ نبوتیں، صداقتیں، شہادتیں، ولایتیں، کرامتیں، امامتیں، خلافتیں، شریعتیں، طریقتیں، معرفتیں، عدالتیں، سخاوتیں، شجاعتیں، امارتیں، رفعتیں، مغفرتیں، شفاعتیں، عنایتیں، سعادتیں، صدارتیں، وزارتیں، ملاقاتیں، بشارتیں، جنتیں، لطافتیں، حکومتیں، بادشاہتیں، علامتیں، اجازتیں، سوغاتیں، عمارتیں، دعوتیں، براتیں، امواتیں، حیاتیں، آرائشیں، رونقیں، سجاوٹیں، مسکراہٹیں، بہاریں، عطائیں، نوازشیں، محفلیں، برساتیں، حاجتیں، کتابیں، قلمیں، شادیانیں، اولادیں، آزمائشیں، تنظیمیں، تحریکیں،

وفائیں، ادائیں، مکانیں، دکانیں، تجارتیں، آوازیں، صدائیں وغیرہ سب ان ہی کے لیے ہیں۔

زمین و زماں تمہارے لیے مکین و مکاں تمہارے لیے
بنے دو جہاں تمہارے لیے چنیں و چناں تمہارے لیے
دہن میں زباں تمہارے لیے بدن میں ہے جاں تمہارے لیے
ہم آئے یہاں تمہارے لیے اٹھی بھی وہاں تمہارے لیے

تو وقتِ شہادت دیدارِ مصطفیٰ ﷺ ہو جانا سعادتوں کی معراج ہے، اس سعادتِ عظمیٰ کو پانے کے لیے اک جان کیا اگر کروڑوں جانیں بھی قربان کرنی پڑیں تو یہ عین سعادت ہے۔

یہ اک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں
تیرے نام پہ سب کو نثار کروں میں

کروں تیرے نام پہ جان فدا نہ بھی اک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ دشمنوں کے ہاتھ گرفتار ہو جاتے ہیں۔ ہرقل بادشاہ دینِ مصطفیٰ چھوڑنے پر انعام و اکرام اور جان بخشی کا لالچ دیتا ہے اور اسلام نہ چھوڑنے پر قتل کرنے کی دھمکی دیتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس کی تمام پیشکشیں ٹھکرا دیتے ہیں۔ بادشاہ غضب ناک ہو کر آپ رضی اللہ عنہ کو سولی پر لٹکانے کا حکم دیتا ہے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کو جلاد سولی کی طرف لے کر چلتا ہے تو آپ رضی اللہ عنہ اشک بار ہو جاتے ہیں۔ بادشاہ یہ سمجھ کر کہ موت کے ڈر سے یہ اس کی شرائط ماننے کے لیے تیار ہو گئے ہیں۔ کہتا ہے کیا موت سے ڈر کر روتے ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ تڑپ کر جواب دیتے ہیں نہیں، بلکہ میں تو اس بات پر روتا ہوں کہ میری اک جان ہے اور یہ کتنا حقیر تحفہ ہے۔ کاش کہ میرے پاس لاکھوں جانیں ہوتیں اور میں اک اک کر کے اسے راہِ خدا

میں قربان کر دیتا۔

اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی راہ میں سر کٹانے کا جو مزا ہے یہ تو وہ ہی بتا سکتا ہے جو اس پر عمل کر چکا ہو۔ مگر اس کو تھوڑا بہت عقلی طور پر سمجھا سکتا ہے۔ دیکھئے ہر چیز کا ایک مقام ہوتا ہی اور ہر چیز اپنے مقام پر ہی سکون پذیر ہوتی ہے۔ دیکھئے مچھلی کا مقام پانی ہے اس کو وہاں سکون وقرار حاصل ہے۔ اگر کسی مچھلی کو پانی سے نکال لیں تو اس کا جو حال ہوگا وہ ہم جانتے ہیں۔ پتھر کا مقام زمین ہے۔ اس کو زمین پر قرار ہے اگر کسی پتھر کو ہوا میں اچھال دو تو پتھر فضا میں ساکن نہ ہوگا۔ کیونکہ ہوا اس کا مقام نہیں۔ اس طرح انسان کا مقام ہے وہ مقام کیا ہے؟

قرآن میں بیان ہوتا ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْن

"اور ہم نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔"

ہمارا مقام بندگی کرنا، کیونکہ زندگی آمد برائے بندگی۔

شہادت بندگی کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ زندگی کا حاصل ہی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کی جائے اور ایسی کی جائے کہ اس کی جان بھی بندگی میں ہی جائے کیونکہ

دل ہے وہ جو تیری یاد سے معمور رہا
سر ہے وہ سر جو تیرے قدموں میں قربان گیا

جو جان راہ خدا میں قربان ہو کر مقام بندگی کو پاتی ہے۔ اسے خطاب ہوتا ہے۔

يٰاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ۔ (پارہ 30، سورۃ الفجر)

"اے اطمینان والی جان اپنے رب عزوجل کی طرف لوٹ اس حال میں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی اور اس کے خاص

بندوں میں داخل ہو اور میری جنت کی طرف آ۔"

جان اس کی راہ میں قربان ہو کر اطمینان پاتی ہے۔ قرار پاتی ہے، سکون پاتی ہے کیونکہ وہ اپنے مقام کو پا لیتی ہے اور ہر چیز اپنے مقام پر ہی سکون پذیر ہوتی ہے۔ شہادت کی لذت کے کیا کہنے۔

حدیث پاک میں آتا ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے والد کی شہادت کے بعد کے حالات بتائے۔ فرمایا:

"آج تک رب تعالیٰ نے کسی سے بے حجابانہ کلام نہ فرمایا، تمہارے والد وہ پہلی میت ہیں "کلمه ربه کفاحا" کہ ان سے ان کے رب نے بے حجابانہ کلام فرمایا۔ رب تعالیٰ نے تمہارے والد سے فرمایا: تمن (کچھ آرزو کرو)

تمہارے والد نے عرض کی کہ مولیٰ تو نے مجھے سب کچھ دیا کچھ چیز کی آرزو کروں، ارشاد ہوا ضرور کچھ آرزو کرو۔ عرض کیا مولیٰ یہ آرزو ہے کہ مجھے دنیا میں پھر بھیجا جائے، پھر وہی میدان احد کی تپتی ہوئی زمین ہو۔ اسی طرح پھر خون میں نہاؤں اور تیری راہ میں سر کٹاؤں، جو مزہ تیری راہ میں سر کٹانے میں آیا وہ کسی چیز میں نہ آیا، تب رب عزوجل نے فرمایا کہ ہمارا قانون نہیں کہ کسی کو آزما کر یا کسی کو پاس کر کے دوبارہ آزمائیں۔

(اسلام کی چار اصولوں اصطلاحیں از حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ)

حضور ﷺ یوں دعا مانگا کرتے تھے کہ:

"اے اللہ عزوجل میں تیری راہ میں قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں۔"

اس دعا سے یہ نہ سمجھا جائے کہ حضور ﷺ کو شہادت کا مرتبہ نہیں ملا، آپ کا دعا فرمانا غلاموں کی تعلیم کے لیے تھا۔ تا کہ غلام اللہ عزوجل کی راہ میں کٹنے مرنے کے جذبے سے ہر آن سرشار رہیں۔ ورنہ آپ تو قاسم نعمت ہیں۔

حدیث میں آتا ہے:

اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ یُعْطِی۔

"اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور میں (اس کی نعمتیں) تقسیم کرتا ہوں۔"

(بخاری کتاب العلم)

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں
کھاتے ہیں تیرے در کا پیتے ہیں تیرے در کا
پانی ہے تیرا پانی دانہ ہے تیرا دانہ
دنیا میں جس کو بھی نعمت ملی وہ دربار مصطفیٰ سے ملی
لا و رب العرش جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

حضور ﷺ فرماتے ہیں:

وانی اعطیت مفاتیح خزائن الارض۔

"اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرما دی گئیں۔"

(بخاری کتاب الجنائز)

جو چاہیں گے جسے چاہیں گے یہ اسے دیں گے
انہی کے قبضے میں رب کے خزانے آئے ہیں
اللہ کے خزانوں کے وارث ہیں نبی سرور
یہ سچ ہے نیازی ہم سرکار کا کھاتے ہیں
مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

کنجیاں عطا ہونا محبوب ﷺ کے مالک و مختار ہونے پر دال ہے۔
جیسا کہ دنیاوی معاملے میں کہا جاتا ہے کہ میں نے فلاں کو مکان کی چابیاں

دے دیں یا واپس کر دیں۔ یا دوکان کی چابیاں دے دیں وغیرہ وغیرہ۔ ہمارے میں چابیاں دینے کا مطلب یہ لیا جاتا ہے کہ میں نے اسے چابیاں دے دیں اب جو چاہے کرے۔ وہ مالک ہے۔ حضور ﷺ کو چابیاں دینا یہ ملک کے معنی میں ہے۔ اجازت کے معنی میں ہے۔ آپ ﷺ اجازت ہے کہ آپ ﷺ خزانوں میں سے جیسے چاہیں تصرف کریں۔

اللہ عزوجل نے اپنے محبوب ﷺ کو سراپا کرم بنایا ہے۔

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بنایا، تجھے حمد ہے خدایا

اور پھر ایسی ہمہ تن کرم ہستی کی بخشش و عطا اور جود و کرم کے کیا کہنے۔

واہ کیا جود و کرم ہے شہہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا
دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا

اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور ﷺ کو کنجیاں عطا فرما کر آپ کے ہاتھوں کو باندھ نہیں دیا، بلکہ آپ کے ہاتھوں کو کھول دیا ہے۔ اگر ہاتھ باندھنے ہی ہوتے تو کنجیاں عطا ہی کیوں کرتا۔ کنجیاں عطا فرما کر آپ کو جود و کرم کا عملی مظاہرہ کرنے کا ارشاد فرمایا:

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ

"اور منگتا کو نہ جھڑکو۔"

حضور ﷺ کی ذات مقدس رب تعالیٰ کی عطائے عظمیٰ ہے اور رب تعالیٰ کی عطا کو کوئی روک نہیں ہے۔

وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾

"اور تمہارے رب کی عطا پر روک نہیں۔" (پارہ 10 سورہ بنی اسرائیل)

کریم ایسا ملا کہ جس کے کھلیں ہیں ہاتھوں بھرے خزانے
بتاؤ اے مفلسو پھر کیوں تمہارا دال اضطراب میں ہے

کتنی مضحکہ خیز بات ہوگی کہ پہلے تو رب تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو سراپا عطا بنایا جود و سخا کی مسند اعلیٰ پر بٹھایا اور پھر یہ بھی فرمایا کہ اس کی عطا کو روک نہیں اور یہ بھی فرمایا کہ سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹاؤ اور خزانے کی کنجیاں بھی عطا فرمادیں اور یہ بھی فرمایا کہ

لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ۔

اور کسی کو دینے سے منع بھی فرمادیا۔ ایسے کم عقلوں کی فصل ایمان کو بغض وعناد اور جوش تعصب کا جانور چر جاتا ہے۔

وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ

"اور انہیں کیا برا لگا یہی نا کہ اللہ رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا۔"

وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ (سورۃ التوبہ)

"اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ ورسول نے ان کو دیا۔"

اب کوئی مانے یا نہ مانے، اچھا لگے یا برا لگے، ہم تو مانگیں گے مانگے جائیں منہ مانگی پائیں گے۔ آقا میں لا ہے نہ حاجت اگر کی ہے۔

حضور ﷺ کی بارگاہ میں نہیں، اور وا گر، مگر، نہیں ہے۔ کرو بعد میں لے لینا۔ یا فرمائیں، میرے پاس کیوں آتے ہیں، اگر اتنے میں سے اتنے چاہئیں تو لے لو، مگر اس سے زیادہ نہیں دے سکتا۔ اس بارگاہ میں کوئی قید نہیں ہے۔ یہاں تو مانگ کیا ماتا ہے۔ مطلق فرمایا جاتا ہے۔ کوئی قید نہیں لگائی جاتی اور کیوں لگائی

جائے قید تو وہ لگائے جس کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں۔ یہاں تو جود و عطا کے دریا بہا دیئے جاتے ہیں۔

جب آ گئیں ہیں جوشِ رحمت پہ اُن کی آنکھیں
دریا بہا دیئے دربے بہا دیئے ہیں

اور جس سے "سل" فرمایا جاتا ہے وہ بھی بڑے خوش عقیدہ ہوتے ہیں۔ حضور ﷺ کی محبت بابرکت سے مستفیض ہو رہے ہوتے ہیں۔ قرآن وحدیث کے اسرار ورموز براہ راست صاحب قرآن سے سن سیکھ اور سمجھ رہے ہوتے ہیں اور مانگنے کے ڈھنگ سے بھی خوب آشنا ہوتے ہیں۔ ایسا سوال کرتے ہیں جس میں سینکڑوں سوال پنہاں ہوئے ہیں۔ عرض کرتے ہیں۔

یارسول الله اسئلك مرافقتك فی الجنة۔

"یارسول اللہ جنت میں آپ کی رفاقت مانگتا ہوں۔"

یعنی مجھے جنت چاہئے اور جنت بھی وہ چاہئے جس میں آپ ﷺ جلوہ گر ہوں گے۔

ایک سوال میں دیکھو کیا کیا مانگ لیا۔ نزع کی تکلیفوں سے نجات حسن خاتمہ بالخیر، قبر کے سوالات میں کامیابی۔ پل صراط، میزان عمل میں کامیابی، قبر وحشر کی وحشتوں سے اور جہنم کی آگ سے آزادی، دخول جنت کی سند، رب عزوجل کی کرم نوازی ورضاء، خوشنودی۔ سب کچھ مانگ لیا۔ جنت میں داخلہ ان تمام معاملات میں کامیابی پر موقوف ہے۔ انہوں نے جنت مانگ لی کیونکہ جنت مل گئی تو سب میں کامیابی یقینی ہے اور جنت بھی وہ مانگی جو سب سے اعلیٰ ہے، جنت کے بھی مختلف درجات ہیں۔ حضور ﷺ سب ہی اعلیٰ جنت میں جلوہ گر ہوں گے بلکہ یوں کہا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ جس جنت میں حضور ﷺ تشریف فرما ہوں گے وہ سب سے اعلیٰ ہوگی بلکہ جنت ہے ہی وہ جہاں حضور ﷺ تشریف فرما ہوں۔

عجب رنگ پر ہے بہار مدینہ، کہ سب جنتیں ہیں نثار مدینہ

بھاتی نہیں ہمدم مجھے جنت کی جوانی
سنتا نہیں زاہد سے میں علیحدہ حوروں کی کہانی
الفت ہے مجھے سایہ دربار نبی سے

انہوں نے سب سے اعلیٰ جنت مانگ لی۔ اس یقین کے ساتھ کہ کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہئے دینے والا ہے سچا ہمارا نبی۔

مالک جنت ساقی کوثر ﷺ سوال سن کر فکر مند نہیں ہوتے کہ ارے یہ کیا؟ اتنا بڑا سوال کر دیا، اب میں کیا کروں! میرے اختیار میں ہے ہی کیا؟ ارے نہیں نہیں ایسا کچھ نہیں ہوتا، مالک ومختار باذن پروردگار ﷺ نے مطلق سل فرما کر اپنے مالک ومختار ہونے پر مہر حق ثبت فرمادی تھی۔ اور جس سے سل فرمایا جاتا ہے وہ بھی بڑے دانا تھے فوراً ہی حضور ﷺ کے مالک کون ومکان باذن پروردگار ہونے کو سمجھ جاتے ہیں۔ چنیں و چناں، اگر، مگر، یوں، کیوں، میں الجھ کر وقت ضائع نہیں کرتے، موقع شناس تھے، اس بہترین موقع سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہیں، جنت میں مالک جنت کی رفاقت مانگ لیتے ہیں۔

سانحہ نشتر پارک

اپنے آقا کی آمد کی خوشی منانے کے لیے ہر سال کی طرح 11 اپریل 2006ء کو ربیع الاول کی 12 تاریخ میں بھی جلوس کا انعقاد کیا گیا جس میں دیوانوں نے خوب شرکت کی۔ تمام جلوس نشتر پارک پہنچے وہاں جلسہ ہوا، جلسہ کو روک کر نماز مغرب ادا کی گئی۔ ابھی حالت نماز میں ہی تھے کہ دشمن نے ناپاک سازش کو کامیاب کرنے کے لیے دھماکہ کر دیا۔ جس میں میرے والد اور سنیوں کے شیر مجاہد اسلام محمد عباس قادری سمیت 72 عشاقانِ رسول نے جام شہادت نوش کیا۔ اس سانحہ میں

جہاں میں اپنے والد سے محروم ہوا وہیں سنی تحریک ایک عظیم قائد سے بھی محروم ہوگئی۔ ان کا خون ایسا رنگ لایا کہ آج ہر سمت سنی تحریک کی بہاریں ہیں اور آقا کے دیوانے پہلے سے بھی زیادہ میلادِ مصطفی منانے میں اپنی سعادت سمجھتے ہیں جو سازشی عناصر یہ سمجھتے تھے کہ دھماکہ کر کے میلاد کے جلسے جلوس رکوا دیں گے ان کو منہ کی کھانا پڑ رہی ہے۔

خون کا حساب لو

1990ء کی دہائی میں معرضِ وجود میں آنے والی سنی تحریک قربانیوں کی عظیم داستان ہے۔قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری نے اپنے خون کا نذرانہ دے کر شجر اسلام کی آبیاری کی۔لیکن اپنے نیک مشن پر مرتے دم تک قائم رہے۔جب شہادتوں کی داستان کا تاج محمد سلیم قادری شہید کے قافلے میں شریک محمد عباس قادری کے سر پر سجا تو دشمن کو پیغام گیا کہ ہم بھی قائد کے جانثار زندہ ہیں۔عباس بھائی کے سربراہی سنبھالتے ہی تحریک پہلے سے زیادہ منظم اور پرجوش ہو کر سامنے آئی تو سازشی عناصر ایک بار متحرک ہو گئے۔قائد سنی تحریک کو ڈرانا دھمکانا شروع کر دیا آپ ڈرنے کے بجائے اپنے مشن میں اور بھی زیادہ تیز ہو گئے اور دشمن اسلام کو للکار کر فرمانے لگے۔ مرنا سب نے ہے موت سے کسی کو فرار نہیں اگر شہادت کی موت مل گئی تو سعادت سمجھوں گا۔دنیا نے دیکھا آپ گستاخانِ رسول کے لیے شمشیر بے نیام ثابت ہوئے۔ آپ کی گرجدار آواز دشمنوں کی بولتی بند کر دیتی نجدی جس روڈ پر آپ کو آتا دیکھتے راہ بدلنے پر مجبور ہو جاتے۔جب اسلام کی سربلندی کے لیے آپ کی مصروفیات بڑھیں اور آپ کو روکنے کے دشمن کے تمام منصوبے ناکام ہو گئے تو ان ظالموں نے آپ کو رستے سے ہٹانے کا ناپاک منصوبہ بنا لیا۔

جس کے لیے ان ظالموں نے انتخاب کیا 12 ربیع الاول کے مبارک دن کا۔جس روز جلوسِ میلاد کے جلسے میں دھماکہ کیا اور دین کے دشمن اپنی اس سازش میں کامیاب بھی ہو گئے۔قائد سنی تحریک محمد عباس قادری سمیت 72 عشاقانِ رسول

ﷺ نے جام شہادت نوش کیا۔

ان 72 شہداء میں علامہ مختار احمد قادری، صاحبزادہ فرید الحسنین کاظمی، حافظ تقی، حنیف بلو، آصف ضیائی، عبدالقدیر عباسی، اکرم قادری، افتخار بھٹی پیر پیرل جیسی نمایاں شخصیات بھی شامل ہیں۔اس وقت اگر فرداً فرداً ان عظیم ہستیوں کو خراجِ تحسین پیش کرنا تنگیٔ صفحات کی وجہ سے ممکن نہیں۔ابھی ہم صرف مجاہد اسلام محمد عباس قادری شہید اور سانحہ نشتر پارک پر ہی گفتگو کرتے ہیں پھر کسی موقع پر دیگر شہداء کا تفصیلی ذکر کریں گے۔

یہ واقعہ ملک میں نہ بجھنے والی آگ لگانے کے لیے اس لیے بھی کافی تھا کہ پورا ملک سوگ میں ڈوبا ہوا تھا۔لیکن ملک کی تمام مذہبی قیادت نے ایک بار پھر ذمہ داری کا مظاہرہ کیا اور اس سانحہ کے ردعمل کے طور پر پورے ملک کے کسی ایک کونے میں بھی فرورانہ کوئی واقعہ پیش نہ آیا لیکن سنی قوم نے کوئی زیادہ ہی امن پسندی کا ثبوت دیا اور اس عظیم سانحے پر سخت عمل وضع کرنے کی بجائے مصلحت سے کام لیا اور یہ سانحہ دیگر کیسوں کی طرح ایک تجربہ ثابت ہوا جس میں سنی قیادت ناکام اور حکومتی لابی پاپ کامیاب رہی۔مخالف مکتب فکر کا عام کارکن مر جائے پوری حکومت اور اس کے کارندے حرکت میں آجاتے ہیں ہماری پوری قیادت اور 72 علماء مشائخ شہید ہو گئے مگر ہمیں کوئی رزلٹ نہ ملا۔

کوئی دہشت گرد نہ لٹکا، کوئی گرفتار نہ ہوا اگر ملا تو صبر کرنے کا حکم اور ہم بھی کیسے فرمانبردار ثابت ہوئے ہم نے بھی صبر کا دامن تھامتے ہوئے حکومت کو کسی طرح مجبور نہ کیا۔حکومت بھی سمجھ گئی کہ یہ لوگ صرف نعرے لگانے والے ہیں کہ قرآن کا قانون ہے خون کا بدلہ خون ہے۔یہ صرف ان کا نعرہ ہے اور ہم نے بھی اپنی خاموشی سے ثابت کر دیا کہ ہمارا وہ نعرہ ہی تھا اور آج تک ثابت کر رہے ہیں ہم جو کہتے ہیں وہ کرتے نہیں ورنہ اپنے قائدین کے قاتلوں کو ضرور تختہ دار پر لٹکواتے۔اس کے لیے

ہمیں کچھ بھی کرنا پڑتا ہم کرتے مگر افسوس ہم نے اپنے عظیم قائد اور ان کے رفقاء کا خون رائیگاں جانے دیا۔ رائیگاں اس معنی میں کہ ان کے قاتل آزاد ہیں ویسے تو شہداء کے خون کی بہاریں ہیں کہ آج ہر سو آقا ﷺ کے میلاد ہو رہے ہیں۔ اور سانحہ نشتر پارک کے بعد لوگوں میں میلاد منانے کا جذبہ اور بھی بڑھا ہے۔ کارکنان بھی اپنے قائدین کے نیک مشن پر سرگرم عمل ہیں۔ اس مقدس مشن پر اپنی جانیں لٹا رہے ہیں۔ آج بھی سنی تحریک کا بچہ بچہ آقا کے میلاد اور ان کی حرمت کی خاطر مر مٹنے کو تیار ہے۔ بلکہ میلاد مناتے مرنے کو سعادت سمجھتا ہے مگر ہمارے قائدین بھی ان کارکنان کے جذبے کی قدر کریں۔ شہداء کے قاتلوں کو بے نقاب کرنے میں اپنا کردار ادا کریں اے اللہ تعالیٰ عباس قادری شہید اور ان کے رفقاء اور دیگر شہداء کے مزارات پہ اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے۔

محمد ارشد قادری
تحصیل صدر ہارون آباد

تعزیتی پیغامات

سانحہ نشتر پارک جس میں 72 عشاقانِ رسول ﷺ کے ساتھ میرے والد محترم قائد سنی تحریک محمد عباس قادری نے بھی جامِ شہادت نوش کیا ان کی شہادت پر علماء کرام، پیرانِ عظام اور سیاسی قائدین نے مرکز اہلِ سنت پر آ کر تعزیت کی آئیے ان کے پیغامات ملاحظہ کرتے ہیں۔

مرکزی جماعت اہلِ سُنّت

باسمہ تعالیٰ

مولانا عباس قادری، مولانا اکرم قادری اور مولانا افتخار بھٹی صاحب کی شہادت ایک ایسا حادثہ ہے جو ہم سب سنی مسلمانوں کے لیے انتہائی المناک ہے اللہ تعالیٰ ہم تمام مسلمانوں کو صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عمر سہیل صاحب امجدی عفی عنہ

حضرت عباس قادری صاحب مولانا افتخار بھٹی صاحب اور مولانا اکرم قادری صاحب کی شہادت اہلسنت کے لیے علمیہ ہے اور دیگر علماء اہلسنت اور اکابرین کی شہادت عوام اہلسنت جو زخمی ہو گئے ہیں۔ اِن کی شہادت سے جو خلا پیدا ہو گئے ہیں وہ پُر نہیں ہو سکتے۔ اہلسنت کے اس نقصان پر دلی افسوس ہوا ہے۔

رب تعالیٰ اِن کی شہادت کو قبول فرمائے اِن کے درجات کو بلند فرمائے اور ہمیں دین متین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صاحبزادہ محمد ریحان امجد علی نعمانی
مہتمم دار العلوم امجدیہ کراچی



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ

میں خلوصِ دل سے دعا گو ہوں اللہ تبارک و تعالیٰ جملہ شہداء اہلسنت کو بہترین جزائے کاملہ عطا فرمائے۔

سنی تحریک کے تمام کارکنان کو اور عوام اہلسنت کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی اور ان کے مشن قائم رکھنے اور جدو جہد کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔

آمین یا رب العلمین

بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ و الہ و اصحابہ اجمعین۔

دعا گو
الغنی
رجب علی نعیمی عفی عنہ
۱۳؍ ربیع الاول شریف
۱۴۲۷ھ



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ ؕ

سنی تحریک کی مرکزی قیادت کا نشتر پارک میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسے میں جام شہادت نوش کر لینا بلاشبہ یہ سنی تحریک کے لیے قیامت صغریٰ سے کم نہیں لیکن شہادت کا انعام مل جانا یہ ایک انعام سے کم نہیں سنی تحریک قیادت جام شہادت نوش کر کے زندہ جاوید ہوگئی ہے۔ سنی تحریک کے کارکن بلاشبہ اہلسنت کے لیے ہراول دستہ ہیں اسی شہادت سے ان کے دلوں میں مزید بڑھ چڑھ کر کام کرنے کا جذبہ پیدا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ شہداء کے درجات کو بلند فرمائے۔ آمین ثم آمین

فقط

محمد شبیر عفی عنہ

۱۱راپریل ۲۰۰۶ء



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آج بڑا افسوس ناک دن ہے اہلسنت و جماعت کے لیے میرا دل خون کے آنسو رو رہا ہے۔ سنی تحریک کی پوری قیادت اور اکابر اہلسنت ۱۲ربیع الاول کو شہید ہو گئے دہشت گردی کا نشانہ بنے جو افسوسناک واقعہ ہے اور ہمارے لیے بڑا ہی رنج کا دن ہے اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ (آمین)

سید ریاض علی اشرفی

مدرسہ صوت الشرق

شاہ فیصل کالونی بلاک نمبر ۲



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سربراہ سنی تحریک مولانا محمد عباس قادری شہید عظیم قائد تھے اور عظیم اہلسنت کے لیے کام کیے اور عظیم اللہ تعالیٰ نے ان کو عظیم موتِ شہادت عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اُن کی خدمت قبول فرمائے۔

نائب امیر مرکزی جماعت اہلسنت کراچی



بسم الله الرحمٰن الرحيم

ان الحمد لله والصلوة والسلام على سيدنا رسول الله صلى الله عليه و اصحابه الكرام۔

اما بعد! ان ما وقع فى حفلة مولد النبى صلى الله عليه وسلم بنشتر بارك من كراتشى سانحة عظيمة و حادثة ضخية فأهل السنة و الجماعة فى جميع انحاء العالم الاسلامى امة واحدة فرصة واحدة و همومهم و غمومهم واحدة فالى الله المشتكى فى هذه الكارثة العمياء نسئل الله عزوجل ان يثبتنا على الدين و على طريقة السنة و الجماعة و الشوق الى لقاء الله و رسوله فقد قال الرسول صلى الله: من أحب لقاء الله أحب الله لقائه۔ و قد قال عليه الصلوة و السلام يذهب الصالحون الأول فالأول و تبقى صفالة كفالة الشعير و التمر لايباليهم الله باله۔

فسئل الله عزوجل رفع الدرجات لاخواننا الشهداء و الثبات للورثة و الأصياء على طريقة السنة و الجماعة۔ و صلى الله على خير خلقه سيدنا محمد و آله و صحبه اجمعين۔

محمد ذاکر اللہ نقشبندی
خادم علوم اسلامیہ
۱۲/۳/۲۰۰۶م
واختر رضا عطاری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کراچی میں اہلسنت زعماء کی شہادتوں کا جو المناک سانحہ ہوا اس پہ ہر دردمند سنی اشکبار ہے۔فقیر اپنے دلی جذبات کا اظہار اور تعزیتی کلمات کہنے کے لیے سنی تحریک کے مرکزی دفتر میں حاضر ہوا۔مولانا محمد عباس قادری اور مولانا محمد اکرم قادری صاحب سے تو متعدد بار ملاقات کا موقع ملا۔جب بھی وہ فقیر سے ملے نہایت عقیدت ومحبت کا اظہار کیا۔سنی تحریک کے ان چار زعماء مولانا محمد عباس قادری، مولانا محمد اکرم قادری، افتخار احمد بھٹی اور رابطہ کمیٹی کے ڈاکٹر عبدالقدیر کی شہادت دنیائے سنیت کے لیے ناقابل تلافی نقصان ہے۔صمیم قلب سے فقیر سنی تحریک کے کارکنان سے اظہارِ تعزیت کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ اِن شہداء کے درجات بلند فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آنے والی قیادت کو حوصلہ اور عزم عطا فرمائے اور اپنے مقاصد حسنہ کے حصول میں رب کریم ان کی غیب سے مدد فرمائے اور آئندہ ہر آفت اور مصیبت سے محفوظ و مامون فرمائے۔آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

فقیر

سید مظہر



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتہائی دکھ اور افسوس کیساتھ ہم یہ تحریر کر رہے ہیں کہ سنی تحریک کی پوری فرنٹ لائن جناب عباس قادری شہید، افتخار بھٹی شہید، اکرم قادری شہید اور عبدالقدیر عباسی شہید کا نعم البدل ہیں سنی عوام کے لیے جناب محمد سلیم قادری شہید بانی سنی تحریک اور تمام شہداء کی خدمات ناقابل تسخیر ہیں۔ہم سنی تحریک کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور ان کے مطالبات کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔

جناب پیر سید طیب علی شاہ بخاری آستانہ حضرت کرماں والا شریف اوکاڑہ صاحب کی خصوصی ہدایت پر صدقِ دل حاضر ہوں اور اُن کے جذبات احساسات موجودہ سنی تحریک کی قیادت پہنچائے۔

محمد صدیق راٹھور

مرکزی راہنما JUP

محمد ہاشم صدیقی ایڈووکیٹ مرکزی سیکریٹری اطلاعات

JUP جمعیت علمائے پاکستان



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منگل بارہ ربیع الاول ۱۴۲۷ھ کو عین جلسۂ میلاد النبی ﷺ کے موقع پر نشتر پارک کراچی میں اہلسنت و جماعت پر قیامت برپا کر دی گئی۔ ہماری تاریخ کا بہت بڑا سانحہ رونما ہوا اور ایک ہی لمحے میں پچاس سے زائد شہداء کا تحفہ ہمیں دیا گیا۔ ان شہداء میں اعلیٰ قیادت سرکردہ علماء و زعماء میں شامل تھے۔ بالخصوص سنی تحریک کی ساری مرکزی قیادت کو ایک ہی لمحے میں چھین لیا گیا۔ یہ واضح طور پر "ٹارگٹ کلنگ" کارروائی معلوم ہوتی ہے۔ سنی تحریک اس سانحے سے سب سے زیادہ متأثر ہوئی ہے۔ اگرچہ عین جلسۂ میلاد النبی ﷺ کے موقع اور عین حالت نماز میں شہادت کی موت سے بڑھ کر سعادت کسی مومن کے لیے اور کیا ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان شہداء کے مراتب کو اپنی بارگاہ میں بلند فرمائے۔ اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت اور جنت الفردوس میں خصوصی قرب سے نوازے۔ ان کے خاندانی لواحقین و پسماندگان اور تنظیمی اصلاف کو صبر و استقامت سے اس صدمۂ عظیمہ کو برداشت کرنے کی جرأت و ہمت اور توفیق مرحمت فرمائے اور اس توفیق عمیق پر انہیں اجر جزیل عطا فرمائے۔ یہ بلاشبہ اہلسنت و جماعت کا بہت بڑا المیہ اور نقصان ہے، اللہ سے دعا ہے کہ قیادت کے اس خلا کو پُر کرنے کے لیے ان کے جانشینوں کو عمدہ بصیرت اور رہنمائی عطا فرمائے۔ ہم اس مشکل وقت میں ان سے اپیل کرتے ہیں کہ صبر و استقامت کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ اپنے کارکنوں کو حوصلہ اور تسلی بھی دیں اور ان کے بے کراں جذبوں کو قابو میں رکھیں۔ ایسے سانحات اور مشکل لمحات میں قیادت کا امتحان ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس امتحان میں سرخرو فرمائے۔

(علامہ سید حسین الدین شاہ ہاشمی صاحب)

سرپرست اعلیٰ تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان
مہتمم جامعہ ضیاء العلوم رضویہ، راولپنڈی
(صاحبزادہ عبد المصطفیٰ ہزاروی)

قائم مقام ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس اہلسنت، پاکستان
ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور
(مفتی منیب الرحمٰن)

صدر تنظیم المدارس اہلسنت، پاکستان
مہتمم دار العلوم نعیمیہ، کراچی
(صاحبزادہ محمد ریحان امجد نعمانی)
مہتمم دار العلوم امجدیہ، کراچی
۱۳/۴/۲۰۰۶ء



ٹیلیفون پر تعزیت (سیاسی و مذہبی رہنما)

فون پر تعزیت

☆ جناب ریٹائر جنرل معین حیدر
☆ امان اللہ پراچہ
☆ کراچی ڈویژن ق لیگ
☆ مفتی اختر رضا خان صاحب، انڈیا والے
☆ تعزیتی ٹیلیفون (ریلو حافظ شاہد پتوکی)
☆ سعودی عرب سے ملک الطاف قادری
☆ دبئی سے نوید اشرف، ناظم علی وقار
☆ راؤ ظفر PA پاکستان مسلم لیگ (ق) منسٹر ہاؤس
☆ آرمی نمبر: ۹۲۲۲۱۴۴،۵۶۱۳۲۳۲۵
☆ احمد حسن ہاشمی
☆ وزیر دفاع راؤ سکندر اقبال صاحب



سانحہ نشتر پارک میں شہید ہونے والے عباس قادری صاحب اور ان کے رفقا کے شہید ہونے پر گہرے رنج اور غم کا اظہار کرتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ سنی تحریک کے دوستوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ارباب غلام احمد
وزیر اعلیٰ سندھ
۱۵/۴/۲۰۰۶

آج مورخہ ۱۰/اپریل رات دفتر سنی تحریک میں حاضر ہوا میرے ساتھ حاجی محمد حنیف طیب اور مولانا محمد الطاف، عبد الرحیم قادری، محمد جاوید قادری، عبد الغنی، صوفی محمد حسین اور محمد مناف حاضر ہوئے ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے محترم مولانا محمد عباس قادری، محترم محمد افتخار بھٹی، مولانا محمد اکرم قادری، ڈاکٹر عبد القدیر تمام مرحومین کو جنت فردوس میں مقام عطا فرمائے اور سنی تحریک کے تمام حضرات کو صبر جمیل عطاء فرمائے اور اس نقصان کو حسب توفیق پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

۱۰/اپریل ۲۰۰۶ء



آج مورخہ ۱۵/ اپریل بروز ہفتہ سُنی تحریک کے مرکزی دفتر میں قائد و رہبر پنجابی پختون اتحاد سندھ پاکستان پاسبان اتحاد، ملک غلام سرور اعوان نے پی پی آئی سندھ کے صدر راجہ رشید کشمیری و جنرل سیکرٹری پی پی آئی لیبر ونگ وحید چیف کے ہمراہ سانحہ نشتر پارک کے شہداء محمد عباس قادری شہید، افتخار بھٹی شہید، اکرم قادری شہید اور ڈاکٹر عبد القدیر عباسی شہید اور دیگر اہلسنت کے شہداء کی تعزیت کے لیے حاضر ہوئے اور سنی تحریک کی رابطہ کمیٹی کے ذمہ داران سے تعزیت کی اور شہداء کے ایصالِ ثواب کے لیے فاتحہ خوانی کی۔

ہم شہید عباس قادری اور اُن کے ساتھیوں کی شہادت پر "سُنی تحریک" کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور پنجابی پختون اتحاد "پی پی آئی" کے عہدیداران اور کارکنان شہداء کے لیے دُعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ شہداء کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آپ اور ہم کو یہ عظیم صدمہ برداشت کرنے کا حوصلہ دے۔ (آمین)

ملک غلام سرور اعوان
قائد و رہبر پنجابی پختون اتحاد "پی پی آئی"
راجہ رشید کشمیری
۱۵/۰۴/۲۰۰۶
صدر پی پی آئی سندھ



سانحہ نشتر کے المناک واقعہ کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں اور سنی تحریک کے رہنماؤں کے قتل پر حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ قاتلوں کو فوری گرفتار کیا جائے۔

وسیم رشید ممبر سندھ کونسل
محمد خان یوسفی ممبر سندھ کونسل
عظیم النبی خان رابطہ سیکرٹری
پیپلز پارٹی (شہید بھٹو)
۷۰/ کلفٹن
15-04-06



ختم قل شریف

سربراہ سنی تحریک شہید محمد عباس قادری، مرکزی رہنماء افتخار احمد بھٹی، مرکزی رہنماء شہید اکرم قادری، رابطہ کمیٹی کے رکن ڈاکٹر عبدالقدیر عباسی کے ختم قل شریف میں کثیر شخصیات نے شرکت کی جن میں سے کچھ نام درج ذیل ہیں:

۱- زبیر خان۔تحریک انصاف سندھ کے صدر
جوائنٹ سیکرٹری سندھ اقبال ظفر
وائس پریزیڈنٹ محمد علی قریشی
سکندر مغل دواخانہ صابر

۲- بشارت مرزا ARD PDP سندھ کے جنرل سیکرٹری
غلام صابر، زمان تولی، علی بہادر، ارشد مرزا، اسلام خان

۳- سید نفیس صدر ایڈیشنل جنرل سکریٹری
امان اللہ پراچہ کی قیادت سندھ کی پوری قیادت آئی۔تینوں؟؟؟
پروفیسر محمد قادر شیخ
محمد صابر خان سینئر نائب صدر
سید جمال سینئر صدر
کاروان رابطہ سیکرٹری
انوار بھٹی نائب انچارج مسلم لیگ ہاؤس
غلام حسین عطاء نمائندہ ۱۸ ارٹاؤن

محمد سلیم قادری، امیر جماعت اہلسنت۔گوجرانوالہ
مفتی عبدالحلیم قادری، امیر جماعت اہلسنت، شاہ فیصل کالونی
قاری نصر اللہ گجر، صدر مدرس قادریہ شنجانیہ، شاہ فیصل کالونی
مولانا حافظ اللہ بخش سیدی امام خطیب کورنگی پولیس اسٹیشن

۱- جمیل احمد نعیمی نظام تعلیمات استاد حدیث تاج نعیمی
۲- صابر ابوزیر MNA رکن اسلام، حیدرآباد
۳- غلام محمد سیالوی، شمس العلوم سنی حسن
۴- قاضی احمد نورانی جماعت اہل سنت، کراچی
۵- نظیر احمد جان نعیمی، اور ساتھ مفتی محمد جان نعیمی
۶- محمود عثمان نعیمی فرید مفتی محمد احمد نعیمی

غلام رجب علی نعیمی، مرکزی جماعت اہل سنت
مفتی محمد رمضان گل ترچشتی قادری، جمعیت علماء پاکستان
مفتی اسلم صاحب نعیمی چیئرمین سندھ علماء محاذ
شبیر ابوطالب جمعیت JUP جنرل سیکرٹری
مولانا محمد یعقوب خان قادری، کھاڑی والے
بوستان علی ہوتی صدر مسلم لیگ
خلیل الرحمن چشتی، مرکزی جماعت اہل سنت
مفتی عبدالحمید اشرفی
غلام محمد سیالوی، تنظیم مدراس ناظم اعلیٰ
رضوان ایدھی
فیصل زیدی
علامہ عابد قادری، جامع العلماء رضویہ (راؤ فناء فیان)

حکیم احسان علی عارف صدر رضاء
شبیر احمد اظہری صاحب
صدیق راٹھور
خواجہ طارق نذیر
معراج الہدیٰ، جماعت اسلامی
احمد بھائی جامع بدر
ایچ ایم گوانجی PPP
یوسف بریانی
نصراللہ شیخ AMP ممبر MAP
یونس براتی
شفیق اختر راجپوت، پاکستان عوامی تحریک
محمد حسین محتی MNA
اسد بھٹو صدر MAAD جماعت اسلامی
مفتی محمد رمضان گنبد چشتی قادری

ا- بلال قادری صاحبزادہ سربراہ سنی تحریک
ا- فیاض قادری (بھائی قائد سنی تحریک)
مفتی محمد عبد العلیم القادری، امیر/ مرکزی جماعت اہلسنت کراچی
ا- صاحبزادہ زبیر ابوالخیر MNA حیدرآباد
ا- اویس قادری، تحریک اسلام

نثار کھوڑو
حاجی عظموہ شجرہ
یوسف ناز

لطیف مغل KESC
نہال ہاشمی، مسلم لیگ ن
حبیب ضیدی
غلام احمد توارانی
عزیز چمن MNA & PPP
مولانا محمد اسماعیل قادری حسن بن انصار مسجد
قاری بشیر چشتی صدر مدرس انصار مسجد
سراج الحق
آصف خان سادتو جنرل سندھ پیپلز یوتھ
شجاع الدین سادتو جنرل سندھ پیپلز یوتھ
انوار سائیں نائب جنرل سندھ پیپلز یوتھ
یوسف ناز PPP ناظم
رشید
ابرار احمد رحمانی
مفتی منیب الرحمن
عظمت شاہ ہمدانی



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم

قبائے نور میں سج کر لہو سے باوضو ہو کر
وہ پہنچے بارگاہ حق میں کتنے سرخرو ہو کر

۱۲ ربیع الاول شریف کی شام، نشتر پارک میں خوشتر پاک جدوجہد میں مصروف قائدین، بارگاہ ایزدی میں حاضر تھے کہ گلشن اہلسنت ہر خزاں کی چیرہ دستیوں نے حملہ کیا۔ اُجلے ماحول کو شعلوں اور دھوئیں نے لپیٹ لیا۔ خونخوار درندوں کی درندگی نے ظلم کی آخری حدوں کو چھولیا۔

مگر شہادتوں کے کھلے گلزار کا نعرہ یہی تھا:

شراب عشق احمد میں کچھ ایسی کیف و مستی ہے
کہ جان دے کر بھی اک دو بوند مل جائے تو سستی ہے

دیگر علماء وزعماء عاشقان رسول ﷺ کے علاوہ سنی تحریک کی قیادت کا گلدستہ بھی لہولہان ہوا۔ اس طرح حضرت عباس قادری حضرت افتخار بھٹی، حضرت اکرم قادری اور حضرت ڈاکٹر عبدالقدیر عباسی نے جام شہادت نوش کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے مزارات پر کروٹ کروٹ رحمتیں برسائے اور ان کے خون کو سنی انقلاب کا سبب بنائے۔

والسلام

ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

پرنسپل جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام داروغہ والا، لاہور

نائب ناظم اعلیٰ مرکزی، جماعت اہلسنت

۱۶/اپریل ۲۰۰۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العلمین و الصلوۃ و السلام علی سید المرسلین و علی آلہ و صحبہ اجمعین.

نعم قال:

تعز فلاشئ علی وجہ الارض باقیا
و لا وزر معاقص اللہ واقیا

نعم الموت الذی لقی فی الصلوۃ فی احتفال میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم واللہ: ھذا الموت موت الشھادۃ۔

و قال اللہ تبارك و تعالی: وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَمْوَات بَلْ اَحْيَاء وَ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْن.

نسئل اللہ تعالی ان یسلکنا علی سبیل زعماء "سنی تحریك" و نخدم الاسلام و مذھب اھل السنة والجماعة

ندعو فی الختام ان یغفر اللہ تعالی کل واحدٍ من الشھداء خصوصاً زعماء "سنی تحریك" من الشھداء۔

والسلام

محمد الیاس رضوی اشرفی

جامعہ نصرۃ العلوم کراچی

۱۶/اپریل ۲۰۰۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۷/اپریل ۲۰۰۶ء

ہمیں مجموعی طور پر نشتر پارک کے اس سانحہ پر دلی صدمہ ہے اور خصوصیت کے ساتھ سنی تحریک کی مرکزی قیادت مرحومین محمد عباس قادری رحمۃ اللہ علیہ، افتخار احمد بھٹی رحمۃ اللہ علیہ، اکرم قادری رحمۃ اللہ علیہ، ڈاکٹر عبدالقدیر عباسی رحمۃ اللہ علیہ کی المناک شہادت اور ہر قومی سانحہ پر پوری قوم غم میں ڈوبی ہوئی ہے۔ یہ یقیناً یہود و ہنود کی سازشیں ہیں اور یہ استعماری قوتوں کا شاخسانہ ہے۔ ہمیں اس واقعہ پر دلی رنج ہے، سنی تحریک کی ملک و ملت کے لیے اور مسلک اہلسنت کے تحفظ کے لیے بے مثال قربانیاں ہیں۔ ہم سلیم قادری شہید رحمۃ اللہ علیہ سمیت جملہ شہداء کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں، اور دعائے مغفرت بھی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سنی تحریک کے جیالے اور محافظین دستوں کی حفاظت فرمائے اور صبر جمیل کی توفیق رفیق مرحمت فرمائے۔ آمین ثم آمین

پیر میاں عبدالخالق بھرچونڈی شریف

مرکزی امیر مرکزی جماعت اہلسنت، پاکستان

مفتی عبدالحلیم ہزاروی قائم مقام امیر صوبہ سندھ

مفتی نذیر احمد نعیمی

مفتی محمد اسلم نعیمی

مولانا قاسم شہتو

گل محمد جکھرانی

سیکرٹری جنرل، سندھ نیشنل فرنٹ

17-04-2006

سانحہ نشتر پارک موجودہ حالات میں کسی المیہ سے کم نہیں۔ اس واقعے میں شہید ہونے والے شہید محمد عباس قادری، شہید افتخار بھٹی اور دیگر کو سلام پیش کرتا ہوں میں اس کرب ناک واقع سے متاثر ہونے والے ہر کارکن سنی تحریک کے غم میں برابر کا شریک ہوں۔ ظلم حد سے بڑھ چکا ہے اب اس کی انتہاء ضرور ہوگی ظالم اپنے انجام کو پہنچے گا۔

والسلام

چیئرمین: بلوچ اتحاد تحریک، حنیف بلوچ



جماعت قاسمیہ فیروزیہ شہداء نشتر پارک پر سنی تحریک کے قائدین کی شہادت کی قبولیت پر مبارکباد دیتی ہے۔ جماعت قاسمیہ فیروزیہ سنی تحریک کے شانہ بشانہ ہیں اور مسلک کی ہر خدمت کے لیے تیار ہیں اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تحریک کو ان شہداء کے صدقے ترقی و کامرانی عطا فرمائے اور آپس میں اتحاد اور اتفاق نصیب فرمائے اور ہمیں آقا ﷺ کی محبت میں اور عشق میں اپنی جانیں قربان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سید محمد عمر فیروزی
صاجزادہ
وصاجزادہ سید محمد عثمان فیروزی
جماعت قاسمیہ فیروزیہ
سنت پاکستان ٹرسٹ
ناتھہ خان گوٹھ شاہ فیصل
کالونی فیرا کراچی



سنی علماء کونسل گلستان کے تمام علماء اور عوام سنی تحریک تمام قائدین کی شہادت پر مبارک باد کے ساتھ تن من دھن کی قربانی دینے کا عہد کرتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اس تحریک کو دن دگنی رات چگنی ترقی عطا فرمائے۔

اور دعا گو ہیں کہ سنی تحریک کے تمام رفقاء کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ ہمت عطا فرمائے۔

مولانا محمد اشرف گورمانی
سنی علماء کونسل وتحریک عوام اہلسنت پاکستان



سنی تحریک کی قیادت کی شہادت تمام مسلمان اور سنی ائمہ اور پوری قوم کے لیے ایک بڑا صدمہ ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ایک منظم سازش کے تحت سنی تحریک کی تمام قیادت کی "ٹارگٹ کلنگ" ہو رہی ہیں، یہ تمام مسلمانوں کے لیے ایک شدید قسم کا نقصان ہے۔ سندھ نیشنل پارٹی اور سنی تحریک کے ہمیشہ اچھے اور دوستانہ تعلقات رہے ہیں ہم سنی تحریک کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور ہم ہر طرح کے تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔

دلشاد بھٹو

مرکزی رہنما، سندھ نیشنل پارٹی



The mass musdue of the leaders of the ST & value is at leagedy that juire be movrned for ever. It miss also remain a flood soked chapter in the history of Pakistan. However punishment of the aremuals responsible for this dosterdly are will be a small mitigating farther for which the govt. must it sease of duty & justice being the cuts put to fork, fulur to do so will leave to justification for this govt. to remain in power.

Ali Bhretlo

19-04-06



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موت زندگی کی سب سے بڑی حقیقت ہے مگر ایسی موت جس پر زندگی بھی خود ناز کرے ایک مسلمان کے لیے شہادت کی موت کہلاتی ہے۔ سب سے حسین محفل رسولِ اکرم رحمت عالم ﷺ کے میلاد کی محفل ہوتی ہے۔ محفل میلاد النبی میں وضو کی پاک حالت میں، حالت نماز میں سنی تحریک کے رہنماؤں نے جامِ شہادت نوش کیا۔ ذکر مصطفی ﷺ کے بابرکت محفل میں رسول اکرم ﷺ کی محبت کے ترانے الاپتے ہوئے سانحہ نشتر پارک میں جن جن عاشقانِ رسول نے جامِ شہادت نوش کیا اس پر تو خود موت کو بھی ناز ہوگا ہم اس عظیم سانحہ پر سنی تحریک کے قائدین کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور اس عظیم سانحہ کو امت مسلمہ کے لیے ایک کرب ناک واقعہ سمجھتے ہیں تمام دینی قوتوں کی خیر خواہی اور ان کی معاونت ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے۔ خیر کے ہر کام میں تعاون اور ہر برائی کو روکنے میں معاونت ہمارا دینی درس ہے۔ نیکی اور خیر کو فروغ دینے والے عاشقانِ رسول کے درجات کی بلندی کے لیے دعا گو ہیں۔ اہلسنت کے علماء و مشائخ اور سنی تحریک کی قیادت نے اس نازک موقع پر جس حب الوطنی، امن دوستی اور معاملہ فہمی کا مظاہرہ کیا اس سے کراچی آج شاد آباد ہے۔ مگر اب حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ سانحہ کے اصل مجرموں کو بے نقاب کرے۔ محبت رسول کی شمع کسی کے بجھانے سے ان شاء اللہ نہیں بجھے گی۔ انشاء اللہ محبت رسول کا نور پوری دنیا میں پھیل کر رہے گا۔

خیر اندیش

بابا بھائی جان (کاشانہ قلندری)

خلیفہ سلسلہ طریقت

سلسلہ قادریہ مخدومیہ قلندریہ

قیامت کی اس گھڑی میں جبکہ اہلسنت کی حقیقی قیادت جو کہ اللہ تعالیٰ نے عباس قادری بھائی، افتخار بھٹی بھائی اور اکرم قادری بھائی کی شکل میں عطا کی تھی مسلک اہلسنت کے ازلی دشمنوں نے ناپاک سازش کر کے شہید کر دیا اور اہلسنت پر شب خون مارا اس کا کسی بھی طور پر ازالہ نہیں کیا جا سکتا۔ عاشقان رسول نے اپنی منزل پر پہنچ کر جام شہادت نوش فرمالیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سنی تحریک کے رہنماؤں کارکنان اور عوام اہلسنت کو صبر جمیل عطا فرمائے اور شہیدوں کے درجات بلند فرمائے۔ میں پاکستان عوامی تحریک کے قائد ڈاکٹر طاہر القادری اور تحریک کی جانب سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ عوام اہلسنت کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

لئیق اختر راجپوت

سیکریٹری اطلاعات، پاکستان عوامی تحریک

عبدالستار کھوکھر

آرگنائزر PAT

ملک ممتاز

انچارج نواب شاہ PAT



المدد یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آہ! قائدین سنی تحریک!

بارہ ربیع الاول شریف کا دن بڑا ہی مبارک اور خوشی کا دن ہے۔

اس دن پوری دنیا میں غلامان مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کی خوشی میں اپنے گھر، گلی، کوچوں کو بڑی خوشی کے ساتھ سجاتے ہیں۔

ہر سال کی طرح اس سال بھی ملک پاکستان خصوصاً کراچی شہر میں عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھرپور خوشی کا مظاہرہ کیا۔

لیکن، افسوس صد افسوس، گستاخانِ رسول نے اِن عاشقانِ رسول کے ساتھ جو ظلم کیے وہ بیان سے باہر ہے۔

۱۲ ربیع الاول شریف کے دن سنی تحریک کے سربراہ علامہ محمد عباس قادری، محمد اکرم قادری، محمد افتخار احمد بھٹی، ڈاکٹر عبدالقدیر عباسی کی شہادت ہوئی۔

اللہ تعالیٰ! ایسے ظالموں کو ختم فرمائے۔ آمین ثم آمین

ڈویژنل کنوینر سنی تحریک خضدار بلوچستان

حافظ بشیر احمد چشتی



المدد یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ بازی خون کی بازی ہے یہ بازی تم ہی ہارو گے
اب ہر گھر سے سنی نکلے گا تم کتنے سنی مارو گے

اے ظالمو کب تک یہ ظلم کرو گے! میرے سلیم نے ایسا درخت لگایا ہے جو کبھی بھی ختم نہیں ہونے والا۔ میرے سلیم کے بعد بلوچستان میں سنی تحریک جوش و جذبہ سے چھا گئی لیکن شہدائے میلاد النبی کے بعد اب تو ہر نوجوان سنی تحریک کا کارکن بن گیا ہے یہ ظالموں کی بھول ہے کہ سنی تحریک ختم ہوگی ظالموں کا ظلم ختم ہوسکتا ہے لیکن سنی تحریک ختم نہیں ہوسکتی۔ سنی تحریک شہادتوں کا کارواں ہے یہ صرف شہر کراچی نہیں بلکہ پورے پاکستان میں شہیدوں کا کارواں چل رہا ہے ہم اپنے مسلک کے تحفظ کے لیے ہر جان دے سکتے ہیں۔ یہ دشمنوں کی بھول ہے کہ قائدین سنی تحریک کو شہید کر کے کارکنان کے جذبے کو ختم کریں گے۔ اگر مرکز کی طرف سے جو بھی کال ہو ہم ہر لمحہ تیار ہیں کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے اس لیے کہ یہ شہدائے کربلا کی سنت ہے۔

خادم سنی تحریک

فیض محمد رضا نقشبندی کنوینر وڈھ بلوچستان

ضلع خضدار تحصیل وڈھ معرفت محمد یوسف دکاندار



آج مورخہ ۲۱/اپریل ۲۰۰۶ء کو سنی تحریک کے مرکزی دفتر میں آئے اور اس امر کی تصدیق کی کہ مقتدر ہستیوں کی ہلاکت کی وجہ سے سنی تحریک کے کارکنوں کا غم اب ایک طویل المیعاد غم ہے جس کا ازالہ زمیں پر آدمی کے بس کی بات نہیں مگر دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان تمام مقتدر شہیدوں کو اپنی رحمت کے سائے تلے روشن جگہ عطا فرمائے۔

از طرف

صلاح الدین عالم، ایڈوکیٹ

وارڈینیئر سندھ

عوامی قیادت پارٹی

عباس قائم خانی، کراچی انچارج کراچی ڈویژن

❖ ❖ ❖

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آج مورخہ ۲۲/اپریل ۲۰۰۶ء میں ہم سنی تحریک کے مرکز میں حاضر ہوئے۔ سانحہ نشتر پارک اہلسنت کا عظیم نقصان ہے۔ یہ سانحہ کبھی بھی فراموش نہیں کیا جا سکے گا۔ کراچی کی اہلسنت کی قیادت شہادت عظمیٰ کے درجہ پر فائز ہوئی۔ پوری پلاننگ سے علمائے اہلسنت کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی جنہوں نے یہ گھنونی سازش کی وہ بدترین خلائق میں سے تھے، کیونکہ کوئی مسلمان ایسی گھٹیا سازش نہیں کر سکتا۔ یقیناً وہ جہنمی ہیں جو اس میں شریک تھے اور جو منصوبہ ساز تھے۔ تمام شہداء کو وہ مقام ملا جس پر جتنا بھی رشک کیا جائے کم ہے۔ یہ اہلسنت کا امتیاز ہے کہ وہ عبادت میں شہید ہوئے ہیں۔ سنی تحریک کی قیادت کی شہادت پر انتہائی غم و افسوس ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام شہداء کے طفیل اہلسنت کو عظمت و عزت عطا فرمائے اور اہلسنت کو متحد فرمائے۔

مفتی غلام نبی فخری مہتمم جامعہ قادریہ رضویہ گلشن رضا، کراچی

محمد عبدالغفور شیخ الحدیث، جامعہ حامدیہ رضویہ

منظور احمد سعیدی، جامعہ حامدیہ رضویہ

و امام جامع مسجد رحمانیہ طارق روڈ کراچی

محمد رضا النبی، نائب مہتمم جامعہ حامدیہ

محمد افضل نقشبندی، ناظم جامعہ

محمد شوکت ہزاروی، جامعہ حامدیہ

سید سجاد حسین، جامعہ حامدیہ

محمد عبداللہ، جامعہ حامدیہ

نام: سید عارف حسن صدر پاکستان مسلم لیگ لیبر ونگ سندھ۔
مرزا ناصر بیگ ایڈیشنل جنرل سیکریٹری لیبر ونگ سندھ۔
سید ارشاد شاہ، سینئر نائب صدر
محمد مصطفیٰ نائب صدر
محبت خان سینئر نائب صدر

انتہائی رنج و ملال کے ساتھ سنی تحریک سے تعزیت کرتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا گزار ہیں کہ شہداء کو اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

محمد عارف حسن



یہ سانحہ نشتر پارک ایک گھناؤنی سازش کے تحت ہوا ہے جسے بے نقاب کیا جائے اور جو ملزمان ہیں ان کو تفتیش میں شامل کر کے ان کے خلاف مقدمہ چلایا جائے اور سخت سزا دی جائے اور کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

شہیدان نشتر پارک کو اللہ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔

حکومت کو ایسے اقدامات کرنے چاہئیں جن سے ایسے واقعات دوبارہ نہ ہوں۔ یہ ملت اسلامیہ کا نقصان اور اس سے فائدہ مغربیت کو ہوا ہے جو مسلمانوں کو دہشت گرد کہتے ہیں۔

جسٹس (ر) سجاد علی شاہ
22-4-06



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد!

دشمن خدا اور رسول میلاد النبی ﷺ کے میلاد کے جشن کو ختم کرنے کے لیے شروع سے کوشاں ہیں سانحہ ۱۲ ربیع الاول جو کہ نشتر پارک میں ہوا وہ بھی اسی کی ایک کڑی ہے بہر حال حضور ﷺ کے میلاد شریف کی اسٹیج پر جان قربان کر کے ہمارے مجاہد نے ثابت کر دیا کہ ہم جو نعرہ لگاتے تھے "غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے" اس کا عملاً اظہار بھی کر سکتے ہیں اور یہ اس نعرے کا عملاً اظہار ہے۔ ہمارے شہداء میلاد النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام تین دن کے بعد دفن کیے گئے میڈیا نے کیمرے کے ذریعے ان کے چہرے دکھائے۔ دنیا پر کہہ رہی تھی کہ نبی کے سچے عاشقوں کے چہرے ہیں جن سے نور کا ظہور ہو رہا ہے اور چہرے پہ مسکراہٹ یہ ظاہر کر رہی تھی کہ مارنے والے خود جہنم میں گئے ہیں ہمارا کچھ نہیں بگڑا ہم تو صاحب میلاد کے صدقے جنت میں ہیں۔ میری دعا ہے اللہ رب العزت جملہ شہداء میلاد النبی ﷺ کو عموماً اور سنی تحریک کے قائدین کو خصوصاً اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔

آمین بجاہ نبی الکریم ﷺ۔

محمد عبد النور صدیقی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ مناظر اعظم، لاہور
22-4-2006 بوقت گیارہ بجے رات



نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آج مورخہ ۲۵/اپریل ۲۰۰۶ء بروز منگل مرکز اہلسنت میں قائدین سنی تحریک کی تعزیت کے لیے حاضر ہوا کیونکہ جس وقت نشتر پارک میں یہ سانحہ ہوا فقیر اس وقت ملک میں موجود نہیں تھا ہالینڈ کے تبلیغی دورے پر تھا۔ جب فقیر کو اطلاع ملی تو سخت صدمہ ہوا خصوصاً جناب عباس قادری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کا بے حد افسوس ہوا کیونکہ ان کا ہمارے خانوادہ اشرفیہ سے بڑا گہرا تعلق تھا وہ اکثر اپنے علاج کے سلسلے میں فقیر کے والد گرامی اشرف المشائخ حضرت ابو محمد شاہ سید احمد اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور والد گرامی بھی ان پر بڑی شفقت فرماتے تھے ان کی اچانک شہادت سے یقیناً اہل سنت پر بہت اثر پڑا ہے۔

فقیر گذشتہ روز ہالینڈ سے واپس آیا تو فوراً دار العلوم امجدیہ اور آج مرکز اہل سنت حاضر ہوا۔ میرے ساتھ میرے برادر اصغر صاحبزادہ حکیم سید اشرف جیلانی بھی آئے ہمارا پورا خانوادہ اشرفیہ اس سانحہ پر سوگوار ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ان تمام شہداء کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور سنی تحریک کو بہتر سے بہتر قیادت عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

خاکپائے مخدوم سمنانی
ڈاکٹر ابو المکرم سید محمد اشرف جیلانی
سجادہ نشین درگاہ عالیہ اشرفیہ اشرف آباد
فردوس کالونی کراچی



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آج جناب محترم مولانا مفتی منیب الرحمٰن زید مجدہم کی قیادت میں اپنے رفقاء جناب مولانا عبدالرؤف اور جمعیت اتحاد العلماء کراچی، قاری ضمیر اختر ناظم اعلیٰ جمعیت اتحاد العلماء کراچی اور جناب مولانا عبدالوحید صاحب مہتمم جامعۃ الاخوان کراچی جناب فواد احمد شیروانی ناظم کراچی اور جناب صاحبزادہ ریحان ہمدانی کی معیت میں جناب شاہد غوری صاحب اور دیگر رفقائے سنی تحریک کے پاس شہیدان نشتر پارک کی تعزیت اور دعائے مغفرت کے لیے حاضری دی۔ مفتی منیب الرحمٰن صاحب نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ تمام علماء کرام، قائدین اہلسنت و جماعت، قائدین سنی تحریک کے مرحومین کو شہادت کا درجہ عطا فرمائے اور تمام تنظیمات اور تمام مسلمانوں کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین۔

یہ سانحہ تاریخ کا المناک اور ہولناک سانحہ ہے جن درندہ صفت نام نہاد انسانوں نے اس جرم عظیم کا ارتکاب کیا ہے وہ اس دنیا میں اس کے عبرت ناک انجام سے نہیں بچ سکیں گے (ان شاء اللہ) اور آخرت میں اس کی سزا ان کو مل کر رہے گی۔ میں علماء کراچی، علماء اہلسنت، قائدین سنی تحریک، کارکنان اور عام مسلمانوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس سانحہ پر انتہائی صبر کا مظاہرہ کیا۔ جنازے کے جلوس اور بعد میں شہر کا امن و امان ذرہ برابر بھی متاثر نہیں ہوا۔ ان شاء اللہ یہ صبر و ثبات اپنی برکات ظاہر کرے گا اور اس کے نتیجہ سنی تحریک کا دینی مشن کفر و شرک کے قلعوں کو مسمار کر کے رکھ دے گا۔ دنیائے کفر نے اسلام اور امت مسلمہ پر جو صلیبی حملہ کیا ہے وہ ناکام ہو گا اور اسلام دنیا میں غالب ہو کر رہے گا۔ ورفعنا لك ذکرك کا فرمانِ الٰہی اور انا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکافر کا فرمانِ رسول

اپنی شان کا ظہور کریں گے۔ نبی ﷺ کا ذکر اور دین ساری دنیا پر چھا جائے گا اور کفر ساری دنیا سے مٹ جائے گا۔ میری دعا ہے کہ ملت اسلامیہ کی تمام تنظیمات اپنے اتحاد و اتفاق کے ذریعہ اسلام اور تمام تنظیموں کے خلاف ہر قسم کی سازش کو ناکام بنا دیں گے۔ میں آخر میں جناب مفتی منیب الرحمٰن مدظلہ العالی اور جناب شاہد غوری صاحب حفظہ اللہ اور ان کے رفقا کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس دور میں منارۂ نور بن کر دنیا کو اسلام اور نور اسلام سے منور کر دیں۔

و صلی اللہ علی النبی الکریم محمد و علی آلہ و
أصحبہ اجمعین برحمتك اجمعین۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آج حضرت مولانا مفتی محمد عبد الحلیم ہزاروی زید مجدہ اور عزیزم محمد بشیر امینی کے ہمراہ سنی تحریک کے دفتر شہداء نشتر پارک کے فاتحہ اور تعزیت کے لیے حاضر ہوا۔ محترم جناب شاہد غوری، مولانا خلیل الرحمٰن قادری اور دیگر رفقاء کے ساتھ فاتحہ خوانی بھی کی اور تعزیت بھی۔ اللہ تعالیٰ تمام شہداء کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔

انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے اور ہم سب کو عشق رسول ﷺ کی پیاری خوشبوئیں پھیلانے پر استقامت نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

علامہ محمد سعید احمد اسعد
فیصل آباد
۲۶/اپریل ۲۰۰۶ء



اللہ اکبر! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سانحہ نشتر پارک، حقیقت میں ایک سنیت کے بیدار ہونے کی گھڑی ہے اور یہ واقعہ ہم سب کو خصوصاً علمائے اہل سنت اور مشائخ عظام کو ایک پلیٹ فارم پر لانے کے لیے بہت بڑا موقعہ ہے۔ شہدائے اہل سنت اور شہدائے سنی تحریک رحمۃ اللہ علیہم نے اپنی جانوں کے نذرانے دے کر ہم سب کو نیند سے جگایا ہے آج میں یہاں پہنچا فاتحہ کرنے کے لیے اور یہاں پر قائدین سے ملاقات کی اور قیادت جس حوصلے اور ہمت سے ملی، میں بہت خوش ہوا کہ شہدائے سنی تحریک کی قربانی رائیگاں نہیں گئی ہے بلکہ سنی تحریک کو اور زیادہ اور زیادہ بلندی پر پہنچا گئے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب آقائے دو جہاں علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل مرحومین کی قربانیوں کو اور زیادہ بلند کرے اور سنی تحریک کے تمام قائدین اور مسلک اہل سنت کو تاقیامت پروان چڑھائے۔

احقر
صاحبزادہ پیر علی شیر سرہندی مجددی
خانقاہ عالیہ و پیر سرہندیہ میٹاری شریف



It was one of the greatest tragedy in the history of Pakistan our status the "Shahadh" of Sunni Tehreek for upholding the flag of Islam and Holy Prophet (P.B.U.H)

Khwaja Salman

Pak Muslim Alliance



میں ایمان کے ساتھ اپنے تاثرات لکھ رہا ہوں کہ ۱۲ ربیع الاول کو جو شہادت کا نذرانہ سنی تحریک کے قائدین نے دیا ہے وہ براہِ راست اللہ رب العزت کی بارگاہ میں قبول ہوگیا ہے اور اب اس قربانی کا بدلہ مل کے رہے گا شہر کراچی سے اب دہشت گردی اور غنڈہ گردی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گی اور یہ بہتری غلامان مصطفیٰ کا ہو کر رہے گا میں ذاتی طور پر تحریک کے قائدین کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

شاہ شاہد فرید

ولد شاہ فرید الحق

27-4-06



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم۔

اما بعد! یہ سانحہ نشتر پارک میں جو بارہ ربیع الاول کو ہوا ہمیں بلکہ تمام مسلمانوں کو کافی دکھ ہوا اور تنظیم العلماء پاکستان کے تمام مرکزی علماء و کارکنان کو بھی اس عظیم سانحہ پر کافی غم ہوا اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام علماء اور کارکنان کی شہادت کو قبول فرمائیں۔ آمین

خاص کر بھائی عباس قادری صاحب، بھائی افتخار بھٹی صاحب، بھائی اکرم قادری صاحب۔

پیر طریقت حضرت مولانا عبد المنان انور نقشبندی

حضرت مولانا مفتی اللہ بخش احسان پوری مرکزی راہنما تنظیم علماء پاکستان

حضرت مولانا محمد یونس صاحب احسان پوری مرکزی راہنما تنظیم علماء پاکستان

حضرت مولانا محمد یونس صاحب احسان پوری مرکزی راہنما تنظیم علماء پاکستان



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آج ہم سنی تحریک کے مرکزی دفتر میں سانحہ نشترک پارک کے شہداء اور خصوصاً مرکزی قیادت کی ٹارگٹ کلنگ کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہیں اور اس عظیم اعزاز کے ملنے پر ان رہنماؤں کے وارثین، لواحقین اور سنی تحریک کے تمام کارکنان کو مبارک باد بھی دیتے ہیں کہ شہید سلیم قادری اور شہید سلیم رضا کے مشن کو جس بہادری جواں مردی اور حوصلے سے جاری رکھا ہے وہ مصطفائی تحریک کے لیے بھی ایک مثال ہے ہم تمام احباب آپ کے ساتھ ہیں اور آپ کی ہر قسم کی کال کی بھرپور حمایت بھی کرتے رہیں گے اور ہم شہید عباس قادری، شہید افتخار بھٹی، شہید اکرم قادری اور ڈاکٹر عبد القدیر عباسی اور دیگر تمام سنی کارکنان کی شہادت پر ان کی عظمت کو سلام عقیدت پیش کرتے ہیں اور موجودہ قیادت کی بلند حوصلہ اور دعاؤں کے طلب گار ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں عالم سنیت میں مقبول بنا کر ان کی حفاظت فرمائے اور تا حیات علم سنیت تھامنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔

فقط سید عبد الرزاق نقشبندی

رکن مرکزی انتظامی کونسل

مصطفائی تحریک

حافظ عبد الواحد

امیر مصطفائی تحریک کراچی

محمد انیس بھوپالی

جنرل سیکرٹری مصطفائی تحریک کراچی



جماعت قادری جیلانی کے روحانی پیشواء پیر طریقت رہبر شریعت قبلہ حضرت پیر سید غلام جیلانی شاہ جیلانی دامت برکاتہم عالیہ کے شہداء اہلسنت کے لیے تاثرات سانحہ نشتر پارک کا جو نقصان ہوا ہے اسے پُر کرنا مشکل ہے اور اس کا جو صدمہ ہوا ہے وہ ہم بیان نہیں کر سکتے۔ حکومت ابھی تک مجرموں کو پکڑنے میں ناکام رہی ہے حکومت کی اس چشم پوشی اور سرد مہری پر ہم حکومت کی مذمت کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ اس المیے پر اتنی سستی کتنی شرم ناک بات ہے۔

سنی تحریک کے اکابرین اور دوسرے سنی حضرات جو اس حادثے میں شہید ہو گئے، اللہ انہیں جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ ہم انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ ہماری اور جماعت قادری جیلانی کے ہر فرد کا دل خون کے آنسو بہا رہا ہے۔ میں اور ہماری ساری جماعت انہیں سلام پیش کرتی ہیں۔ مجھے یقین ہے ان کی شہادت رنگ لائے گی اور اللہ تعالیٰ سنی تحریک کو ترقی عطا فرمائے گا اور یہ جماعت اہلسنت کو ترقی دے گی۔

سنی تحریک کا مخلص دوست

سید پیر غلام جیلانی شاہ جیلانی



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نشتر پارک میں شہدائے میلاد کی شہادت، عالم اسلام کے لیے دل دوز اور جگر سوز حادثہ اور دردناک والمناک سانحہ ہے، جن سفاک اور خون آشام درندوں نے خون کی ہولی کھیلی ہے وہ نہ صرف اسلام بلکہ انسانیت کے بدترین دشمن ہیں۔

سنی تحریک کی تاریخ مسلسل قربانیوں سے عبارت ہے اس کے قائدین نے شجر سنیت کو اپنا مقدس خون دیا ہے اور سرخ رو و سرفراز ہوئے ہیں۔

قدم قدم روش روش، یہاں لہو، وہاں لہو

بتاؤں کیا یہ حادثہ کہاں، کہاں گزر گیا

یہی تمام شہدائے کرام کی بلندیٔ درجات کے لیے دعا کرتے ہیں تمام شہداء کے متعلقین سے اظہار تعزیت کرتا ہوں۔ اللہ کریم تمام پسماندگان کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے۔

آمین

حافظ محمد فاروق خان سعیدی

امیر جماعت اہل سنت ملتان

وخطیب جامعہ اسلامیہ انوار العلوم ملتان



سانحہ نشتر پارک انتہائی افسوس ناک اور قابل مذمت تخریبی کاروائی ہے۔ اس کی ہر سطح پر پُرزور مذمت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شہدا کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ علماء و مشائخ پاکستان مسلم لیگ غم کی اس گھڑی میں برابر کی شریک ہے۔

- ڈاکٹر محمد خالد رضا پیر زکوڑی شریف مرکزی صدر علماء و مشائخ ونگ پاکستان مسلم لیگ
- مولانا پیر سید چراغ الدین شاہ، سیکرٹری جنرل علماء و مشائخ ونگ مسلم لیگ
- پیر سید فدا حسین گیلانی، نائب صدر جنرل علماء و مشائخ ونگ مسلم لیگ
- مولانا محمد صالحین، ایڈیشنل سیکرٹری علماء و مشائخ ونگ مسلم لیگ
- سید آصف علی ہمدانی، مرکزی سیکرٹری اطلاعات و نشریات
- سید مبارک علی ہمدانی، ایڈیشنل سیکرٹری علماء و مشائخ ونگ مسلم لیگ
- صاحبزادہ عبدالوحید، ایڈیشنل سیکرٹری علماء و مشائخ ونگ مسلم لیگ
- سید فدا حسین گیلانی سجادہ نشین آستانہ عالیہ پیر ذاکر آباد ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ، مرکزی نائب صدر علماء مشائخ ونگ پاکستان مسلم لیگ
- پروفیسر پیر سید حسن محمود ہمدانی، کنوینر علماء و مشائخ صوبہ سندھ
- مفتی محمد حسین رضوی
- چاند خان نیازی



سانحہ نشتر پارک میں شہداء کے لیے دعائے مغفرت اور حصول مدارج کے لیے اللہ تعالیٰ سے ملتجی ہیں کہ رب العلمین اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقہ شہداء محفل میلاد النبی ﷺ کے درجات بلند فرمائیں۔

اس المیہ سانحہ پر جس قدر اظہار افسوس کیا جائے وہ کم ہے

عاشقان رسول اللہ ﷺ کے قلوب میں تو فقط اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا مطلوب ہے۔ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی محبت ذریعہ نجات ہے۔ ہم دہشت گردی کو ناپسندیدہ عمل اور اللہ و رسول ﷺ کی ناراضگی کا باعث سمجھتے ہیں۔

شیخ الحدیث حضرت پیر محمد اکرم شاہ جمالی

سرپرست اعلیٰ شاہجمالی ٹرسٹ تعلیم الاسلام پاکستان

بمقام دارالعلوم شاہ جمالیہ مانہ احمدانی ضلع ڈیرہ غازی خان پنجاب

محمد فخر الدین شاہ جمالی

31-05-06



سانحہ نشتر پارک پر مرکز کی طرف سے ایک خصوصی شمارہ شائع ہوا۔آپ کی معلومات میں اضافہ کی نیت سے شامل کر رہا ہوں۔ملاحظہ فرمائیں۔

پیغام......نگران کمیٹی سنی تحریک

السلام علیکم!

منگل بارہ ربیع الاول ۱۴۲۷ھ کو عین جلسہ میلاد النبی ﷺ کے موقع پر نشتر پارک کراچی میں اہلسنت و جماعت پر قیامت برپا کر دی گئی۔ہماری تاریخ کا بہت بڑا سانحہ رونما ہوا اور ایک ہی لمحے میں پچاس سے زائد شہداء کا تحفہ ہمیں دیا گیا۔ان شہداء میں اعلیٰ قیادت، سرکردہ علماء شامل تھے بالخصوص سنی تحریک کی ساری مرکزی قیادت کو ایک ہی لمحے میں چھین لیا گیا یہ واضح طور پر "ٹارگٹ کلنگ" کارروائی معلوم ہوتی ہے۔سنی تحریک اس سانحے سے سب سے زیادہ متاثر ہوئی ہے۔اگرچہ عین جلسہ میلاد النبی ﷺ کے موقع اور عین حالت نماز میں شہادت کی موت سے بڑھ کر سعادت کسی کے لیے اور کیا ہو سکتی ہے۔اللہ تعالیٰ ان شہداء کے مراتب کو اپنی بارگاہ میں بلند فرمائے اپنے حبیب کریم علیہ السلام کی شفاعت اور جنت الفردوس میں خصوصی قرب سے نوازے۔ان کے خاندان لواحقین و پسماندگان اور تنظیمی احباب کو صبر و استقامت سے اس صدمہ عظیمہ کو برداشت کرنے کی جرات و ہمت اور توفیق مرحمت فرمائے اور اس توفیق عمیق پر انہیں اجر عظیم عطا فرمائے یہ بلاشبہ اہلسنت و جماعت کا بہت بڑا المیہ اور نقصان ہے اللہ سے دعا ہے کہ قیادت کے اس خلا کو پُر کرنے کے

لیے ان کے جانشینوں کو عمدہ بصیرت اور رہنمائی عطا فرمائے۔ہم اس مشکل وقت میں ان سے اپیل کرتے ہیں کہ صبر و استقامت کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھیں۔اپنے کارکنوں کو حوصلہ اور تسلی بھی دیں اور ان کے بے کراں جذبوں کو قابو میں رکھیں۔ایسے سانحات اور مشکل لمحات میں قیادت کا امتحان ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ انہیں اس امتحان میں سرخرو فرمائے۔

مفتی منیب الرحمٰن
سربراہ رہبر کمیٹی
صدر تنظیم المدارس اہلسنت، پاکستان



ورلڈ اسلامک مشن

سانحہ نشتر پارک دنیا بھر جشن عید میلاد النبی ﷺ کے جلوسوں کی تاریخ کی بدترین دہشت گردی ہے اور اس واقعے میں خصوصاً اہلسنت کی نوجوان قیادت کو ختم کرنے کی سازش کی گئی ہے۔ سانحہ نشتر پارک پر اہلیان پاکستان ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی ہے پاکستان کی تاریخ کا یہ بدترین واقعہ ہے ملک کی تاریخ میں ایسا واقعہ کبھی رونما نہیں ہوا کہ بارہ ربیع الاول کے مقدس دن جو پوری کائنات کے لیے امن و آتشی کا پیامبر ہے اس دن بدترین دہشت گردی کا واقعہ ہوا جو کہ انتہائی افسوس ناک بات ہے سندھ میں مذہبی جماعتوں سے محاذ آرائی کا سلسلہ اس وقت سے شروع ہو گیا تھا جب حکومت میں ایک دہشت گرد تنظیم کو شامل کیا گیا تھا ہمارے رہنماؤں نے حکومت کی وجہ سے اس وقت بھی اس جانب مبذول کرواتے ہوئے قومی اسمبلی کے فورم پر کہا تھا کہ آپ اپنی اتحادی تنظیم کو اتنی ڈھیل نہ دیں اور اس بات کی قطعاً اجازت نہ دیں کہ وہ اپنے مخالفین کو کھلے عام "ٹارگٹ کلنگ" کا نشانہ بناتے پھریں اس وقت بھی سنی تحریک کے دس کارکنوں کو پولیس کی وین کے سامنے گاڑی سے اتارنے کے بعد گولیاں مار کر قتل کر دیا گیا تھا لیکن حکومت نے اس بات پر کوئی توجہ نہیں دی اور مسلسل سنی تحریک کے کارکنوں کو قتل کیا جاتا رہا یہاں تک کہ نشتر پارک میں بم دھماکہ کر کے ۶۰ کے قریب مذہبی قیادت وعلماء کرام جبکہ سنی تحریک کی پوری مرکزی قیادت کو ختم کر دیا گیا اور اس پر اب تک مگرمچھ کے آنسو بہائے جا رہے ہیں سانحہ نشتر پارک کی غیر جانبدارانہ اور شفاف تحقیقات کے لیے ضروری ہے کہ

صوبائی حکومت کو برطرف اور گورنر کو فوری تبدیل کر کے غیر جانبدار گورنر کا تقرر کیا جائے اور سانحہ نشتر پارک کا مقدمہ ان لوگوں پر قائم کیا جائے جو اس واقعے کا رخ موڑنے کے لیے فرقہ واریت کو ہوا دینے کی سازش کر رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دہشت گردی کے نام پر اپنی سیاست کو چمکایا اور اپنے مخالفین اور بالخصوص مذہبی تنظیموں کو ختم کرنے کے منصوبے پر عمل پیرا ہیں۔ سانحہ نشتر پارک میں پہلی مرتبہ اس قسم کی عجیب نوعیت کی بات سامنے آئی ہے۔ ۱۹۷۰ء کی ابتداء میں قائد ملت اسلامیہ علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے نشتر پارک میں جلسے کا سندھ حکومت سے اجازت نامہ حاصل کیا تھا اور ٹاور سے لے کر نشتر پارک تک جلوس کی قیادت بھی فرمائی تھی اور نشتر پارک میں جلسہ عام کیا تھا۔ بعد ازاں مصروفیات کے باعث وہ ان جلسوں میں شرکت نہیں کر سکے لیکن ۳۵ برسوں سے یہ سلسلہ صحیح رُخ پر جاری و ساری تھا پُر امن انداز، پُر امن جلسے، پُر امن اہلسنت عوام کوئی انگلی بھی نہیں اٹھا سکتا تھا کہ ہم اہلسنت کے جلسوں میں جا کر غیر محفوظ ہوں گے، یہ سلسلہ چل رہا تھا لیکن بعض لوگوں کو ہماری صفوں میں دانستہ داخل کیا گیا جنہوں نے انتشار کی فضاء پیدا کی اور ایک باقاعدہ پروگرام کے تحت انتشار پھیلایا عوام کی اکثریت 90% عوام اہلسنت و جماعت مکتبہ فکر سے تعلق رکھتی ہے اس طاقت اور عوام کی اس بے لوث وابستگی کو جو لوگ برداشت نہیں کر پا رہے تھے وہ بوکھلا گئے انہوں نے ان صفوں میں گھس کر انتشار کی فضاء پیدا کی لیکن مَیں یہ بات ان کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ جنہوں نے سرکار دو عالم ﷺ کے میلاد کے دن جشن ولادت کے جلسے میں اپنی ناپاک سازش کو بروئے کار لاتے ہوئے بدترین دہشت گردی کا ارتکاب کیا ہے وہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کبھی معاف نہیں کرے گا نہ وہ دنیا میں محفوظ ہیں اور نہ ہی قبر میں محفوظ رہیں گے اور آخرت میں ان کا ٹھکانہ بہت بُرا ہو گا جو لوگ مذہبی تنظیموں کو ختم کرنے کے درپے ہیں میں ان کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ دس ہزار عباس قادری رحمۃ اللہ علیہ اور دس ہزار افتخار بھٹی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی شہید

کر دیا جائے تو بھی عظمت مصطفی ﷺ کی تحریک نہیں رکے گی یہ تحریک چلتی رہے گی دنیا کی کوئی طاقت، عظمت مصطفی اور تحفظ مقام مصطفی ﷺ اور نفاذ نظام مصطفی ﷺ کی تحریک کو نہیں روک سکتی سانحہ نشتر پارک کے شہدا گو آج ہم میں نہیں لیکن استعماری طاقتیں سن لیں ان شہداء کا لہو ضرور رنگ لائے گا اور عوام کو دہشت گردوں اور ظالموں سے نجات ملے گی۔ عوام اہلسنت اپنے اتحاد سے اپنے خلاف ہونے والی تمام سازشوں کو ناکام بنائیں اور قائدین کے ہاتھ مضبوط کریں کیونکہ انقلاب نظام مصطفی ﷺ کی تحریک جاری رہے گی۔ ان شاء اللہ

(جگر گوشہ قائد اہلسنت)

(حضرت علامہ) شاہ محمد انس نورانی صدیقی مدنی
چیئرمین ورلڈ اسلامک مشن چیئرمین جے یو پی سپریم کونسل



سُنی تحریک اور اس کے کارکنان کے نام

سنی تحریک کے بانی و روح رواں مرحوم محمد سلیم قادری شہید مجھ سے بے حد محبت کرتے اور میرا بڑا احترام کرتا تھا اور میں بھی اس کے بھرپور نوجوانی کی عمر میں سُنیت کے جذبہ کو جنونی انداز میں دیکھ کر خوش ہوتا اور اس کی تعریف کرتا، دلاسہ دیتا اور ہمت بندھاتا تھا۔ ایک مرتبہ مولانا شاہ تراب الحق قادری صاحب کے بیٹے کے ولیمہ میں ملاقات ہوئی بڑا خوش ہوا میں نے بھی اسے دعائیں دیں اور کہا تصلب پسندیدہ ہے تشدد پسندیدہ نہیں وہ سمجھ گیا اور خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی مگر مسلک اہلسنت کی صلابت و مضبوطی کو جانے نہ دیا۔ اس کی نماز جنازہ میں میں نے مفتی ظفر علی نعمانی مرحوم کے ساتھ شرکت کی۔ پھر افتخار بھٹی شہید نے مجھے دعوت دی کہ شہید سلیم قادری کا ککری گراؤنڈ میں چہلم ہے میں نے حاضری کا وعدہ کیا میں حاضر ہوا مائیک پر افتخار بھٹی شہید اور اکرم قادری شہید نے اعلان کیا کہ حقانی صاحب بھی آئے ہیں مگر معذوری کی وجہ سے ویل چیئر پر ہیں۔

مجھے سنی تحریک کا ایک حصہ بہت پسند ہے وہ یہ کہ مسلک اہلسنت کے معاملہ میں دوہری پالیسی کے پاس بھی نہ پھٹکنا اور سنیت کے کاز کے لیے قربانیوں کا عزم اور اس عزم کا ثبوت سانحہ نشتر پارک کی شکل میں میرے عزیز ترین ساتھی محمد عباس قادری، افتخار بھٹی، اکرم قادری اور سنی تحریک کے دیگر کارکنوں نے خون کا نذرانہ دے کر حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں سرخ کفن سے میلاد مبارک منایا۔

میری بیماری کے زمانے میں عباس قادری شہید اور افتخار بھٹی شہید میری

عیادت کو آئے تھے جس سے مجھے بڑی تقویت ملی تھی۔ ایمانداری کی بات ہے کہ یہ قائدین سنی تحریک، سنیت کے علمبردار گو کہ ہم سے جدا ہو گئے اور رب حقیقی سے شہادت کے مرتبہ پر فائز ہو کر ملے مگر مجھے امید ہے کہ سنی تحریک کے کارکنوں اور قائدین کا یہ کارواں سلیم قادری اور عباس قادری کا ریلا کارواں در کارواں بڑھے گا۔ اور میں یہ پیغام دیتا ہوں کہ آئندہ نشتر پارک کے میلاد النبی ﷺ کا جلوس و جلسہ اس سال سے کئی گنا زیادہ ہونا چاہیے۔

کارکنانِ سنی تحریک کے لیے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس سانحہ سے بدر والوں کی طرح، احد والوں کی طرح، خندق والوں کی طرح صحابہ جیسا جذبہ اور جرات بے باکانہ عطا فرمائے۔

میں عمر کے ایسے حصہ میں ہوں کہ اپنی زندگی کے ۷۲ سال گزار چکا ہوں تقریباً ۱۶؍ ۱۷ برس سے معذور ہوں مگر اپنے استاد علامہ ازہری و علامہ کاظمی علیہما الرحمہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے یہ آرزو اور درخواست کرتا ہوں کہ میرے دونوں اساتذہ ۵۰ سال تک پڑھاتے ہوئے گئے ہیں میں بھی ایسے ہی جاؤں اس لیے بے شمار عوارضات کے باوجود اللہ رب العزت نے حضور اکرم ﷺ کے وسیلہ غوث پاک کے طفیل اور مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی کی نظر سے مجھے صحت مند رکھا ہوا ہے اور آج بھی الحمد للہ حدیث و فقہ، صرف و نحو کی کتب پڑھاتا ہوں۔

اگر میں کسی قابل ہوتا تو تحریک کے کارواں میں عملاً شامل ہوتا لیکن میرا یہ عزم ہی عمل ہے اور عمل خود میرے لیے سنی تحریک کے لیے اور سنیت کی بقا کے لیے مخلصانہ ہے نہ کہ منافقانہ۔

احقر العباد
محمد حسن حقانی اشرفی
استاذ العلماء

متحدہ مجلس عمل پاکستان

نگران رابطہ کمیٹی سنی تحریک پاکستان
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ کی جماعت کا مجلہ سنی ترجمان اپنی خصوصی اشاعت بابت شہدائے سانحہ نشتر پارک شائع کر رہا ہے۔ جس کے لیے مجھے چند گزارشات پیش کرنے کو کہا گیا ہے۔

میں سانحہ نشتر پارک کو ٹارگٹ کلنگ کا واقعہ سمجھتا ہوں، عید میلاد النبی ﷺ کے دن محفل میلاد مصطفی ﷺ میں بم دھماکہ کر کے جید علماء کرام معروف سیاسی قائدین کو نشانہ بنانے والی وہی قوتیں ہیں جو محمد مصطفی ﷺ کی توہین میں ملوث ہیں۔ محمد مختار قادری رحمۃ اللہ علیہ، صاحبزادہ فرید الحسنین کاظمی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ محمد تقی رحمۃ اللہ علیہ، محمد عباس قادری رحمۃ اللہ علیہ، افتخار احمد بھٹی رحمۃ اللہ علیہ، اکرم قادری رحمۃ اللہ علیہ، ڈاکٹر عبد القدیر عباسی رحمۃ اللہ علیہ اور حاجی حنیف بلو رحمۃ اللہ علیہ جیسے قیمتی افراد ایک لمحے میں جدا کر دیئے گئے اور ایک مہینہ گزرنے کے باوجود قاتلوں کا سراغ لگانے میں حکومت نے کوئی کام نہیں کیا جبکہ پورا ملک جانتا ہے کہ مجرم کون ہے۔ اس سے پہلے ایک سال میں سنی تحریک کے ۶۵ کارکنوں کو نشانہ بنایا گیا اور اب اس کی پوری قیادت کو شہید کیا گیا ہے۔ حالات و واقعات سنی تحریک کے موقف کی تصدیق کرتے ہیں کہ سندھ میں ایم کیو ایم کے گورنر اور وزیر داخلہ کی موجودگی میں درست تحقیق ممکن نہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر و احسان ہے کہ اس نے امت مسلمہ کو اس کے دور

انحطاط و زوال کی گہرائیوں میں سے باہر نکل آنے کی خواہش، امنگ، حوصلہ اور راستہ عطا فرمایا ہے۔ اب یہ وقت کی بات ہے کہ اس عمل میں کتنا عرصہ لگے۔ لیکن ایسا ہونا رب کریم و عظیم کی رحمت سے یقینی ہے۔ بحمد اللہ آج امت مسلمہ میں اس یقین کی روشنی پھیل رہی ہے۔

اسلام اور اہل اسلام کی سربلندی کے لیے ۲ ہی مضبوط سہارے ہیں جو ہمیشہ اس کے لیے عروج کی کنجیاں رہی ہیں۔ ایک کتاب اللہ اور دوسری سنت رسول اللہ..... اللہ کا شکر ہے کہ قرآن عظیم و کریم کی روشنی بھی اور محب رسول اللہ ﷺ کی گرمی و حرارت بھی آج امت کے وجود کو نئی زندگی، باہمی محبت و یگانگت اور احساس یکجہتی عطا کر رہی ہے۔ آج پوری دنیا کے مسلمانوں میں جو اتفاق و اتحاد (بالخصوص حالیہ میں دنوں میں تحفظ عظمت ناموس مصطفی ﷺ کے حوالے سے ہے) نظر آ رہا ہے وہ نہایت مبارک اور امید افزا ہے۔

ملت اسلامیہ کے اس اتحاد و اتفاق سے خائف اور اسے ختم کر کے امت کو بانٹ کر، کمزور کر کے اپنے تسلط میں رکھنے اور اسے ابھرنے نہ دینے کی خواہش مند قوتیں اپنی سازشوں اور متواتر وارداتوں کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ بحمد اللہ ابھی وہ اس میں خاطر خواہ کامیاب نہیں ہو سکی ہیں۔ ہمیں مل جل کر حالات پر نظر رکھنے۔ چوکنا رہنے اور دشمنان دین و ملت کی سازشوں کو ناکام بنانے کے لیے کمر بستہ رہنا چاہئے۔ میں آپ بھائیوں کو اپنا پورا تعاون پیش کرتے ہوئے دین و ملت اسلامیہ کی ہر خدمت کے لیے حاضر ہوں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ سانحہ نشتر پارک کے شہداء پر انہی بے پایاں رحمتیں نازل فرمائے، رسول پاک ﷺ کے ہاتھوں انہیں جام کوثر پینے کی سعادت بخشنے اور ان کی قربانیوں کے صلہ میں اس ملک، اس ملت اور ہم سب پر اپنا کرم فرمائے جو بھائی مجروح ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں مکمل صحت یاب کرے اور

آفات و بلیات سے سب کو محفوظ مامون فرمائے۔ آمین۔

میں آپ کے ساتھ شامل ہو کر یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ اس سانحہ عظیم کے تمام ذمہ داروں اور مجرموں کو بے نقاب کیا جائے اور انہیں کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

والسلام

قاضی حسین احمد

صدر متحدہ مجلس عمل، پاکستان

امیر جماعت اسلامی، پاکستان



Pakistan Tehreek-e-Insaf

SINDH SECRETARIAT

گیارہ اپریل ۲۰۰۶ء بمطابق بارہ ربیع الاول کی شام اہلیان پاکستان کے
لیے کسی اندوہناک حادثے سے ہرگز کم نہیں تھی جب ایک منظم سازش کے تحت محفل
میلاد جیسی بابرکت تقریب میں ملک کے علمائے کرام اور خاص کر مذہبی جماعت سنی
تحریک کے مرکزی قائدین جن میں عباس قادری، اکرم قادری، افتخار بھٹی سمیت
دیگر رہنماؤں کو ٹارگٹ کلنگ کر کے بم دھماکے کے ذریعے شہید کر دیا گیا جو دینی
حلقوں، مذہبی جماعتوں اور تمام مسلمانوں کا بہت بڑا نقصان ہے۔ میں سمجھتا ہوں ان
علمائے کرام اور متحرک وفعال سیاسی کارکنوں کا خلاء پر ہونے میں ایک طویل وقت
لگے گا۔ حادثے کے فوراً بعد حکومتی نمائندوں اور تنخواہ دار مشیروں کی طرف سے بغیر کسی
تصدیق اور تحقیق کے اس حادثے کو خودکش حملہ قرار دینا جہاں حکومت کی طرف سے
اپنی نااہلی پر پردہ ڈالنے کی بھونڈی کوششیں اور غیر ذمہ داری کی بدترین مثال
ہے وہاں اسے فرقہ واریت کا رنگ دے کر مذہبی منافرت کی طرف دھکیلنے کی بھی
بھرپور کوشش کی گئی جو انتہائی قابل مذمت اقدام ہے کیونکہ اس حادثے کو خودکش
حملہ قرار دے کر حکومت اپنی ذمہ داریوں اور سنی تحریک سے چھٹکارا پانا چاہتی ہیں جو نا
صرف مضبوط مذہبی پس منظر کی حامل تھیں؟ بلکہ معاشرے کے اکثر طبقات میں خاصی
معتبر وغیر متنازعہ سمجھی جاتی تھیں۔ بیرونی ایجنڈے پر عمل پیرا اور اپنے مخصوص ذاتی

مفاد کے لیے اختیار کردہ ناقص، بزدلانہ اور بے شرمی پر محمول داخلی و خارجی منصوبوں
کے خالق یہ غلام ابن غلام حکومتی نمائندے اور ان کے آقا اپنے مفادات کے حصول
کی راہ میں حائل ہونے والی دیگر رکاوٹوں میں سے چونکہ ایک رکاوٹ ان کو بھی سمجھتی
ہیں اور ان لوگوں کو منزل سے ہٹانے اور پوری قوم انتشار و اضطراب کی کیفیت میں
مبتلا کیے بغیر اپنے مذموم ایجنڈے کو آگے بڑھانا ممکن نہیں سمجھتیں بنابریں سنی تحریک
کے مرکزی قائدین سمیت متعدد علمائے دین کو نشانہ بنایا گیا۔ جن کے قاتلوں کا آج
تک سراغ نہیں مل سکا حالانکہ صدر مملکت پر حملے کے شبے میں سینکڑوں افراد کو
حراست میں لے کر تشدد کیا گیا اور بعض تو عدالتوں سے مجرم ثابت ہونے پر سزا بھی
بھگت رہے ہیں لیکن سانحہ نشتر پارک چالیس روز گزرنے کے باوجود کسی خاص پیش
رفت سے عاری ہے اور سنی تحریک کے موجودہ ذمہ داروں کو اعتماد میں لیے بغیر اس
سانحے کی ایف آئی آر نامعلوم افراد کے خلاف درج کرنا اور ان سے عدم تعاون کی
پالیسیاں اختیار کرنا واقعہ پر منفی انداز سے اثر انداز ہونے اور اس کا رخ غلط سمت میں
موڑنے کی مذموم کوشش ہے شہداء نشتر پارک کی قربانیوں سے مزاق اور ان کے
بے گناہ بہائے جانے والے خون سے کھلی غداری ہے جو اس ضمن میں ایک اور
ناقابلِ معافی جرم ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سنی تحریک کی طرف سے اس دلدوز واقعہ پر
صبر و استقامت کے مظاہرے، تدبر اور دور اندیشی نے اس واقعہ کو بنیاد بنا کر مذہبی
اور فرقہ وارانہ فسادات کی طرف موڑنے کی ایک عظیم سازش کو ناکام بنا دیا ہے جو
مسلمانوں کو اس نازک اور حساس دور میں پارہ پارہ کرنے کی مذموم سازش تھی۔ سیاسی
اعتبار سے تیزی سے اپنی جگہ بنانے اور اپنے سے کئی گنا زیادہ طاقتور جماعتوں کو چیلنج
کر کے مستقبل کے حوالے سے خوف میں مبتلا کرنے والی سنی تحریک شائد سیاسی
حوالوں سے جلد یا بدیر اپنے اس عظیم نقصان کو پورا کرے گی لیکن دینی اعتبار سے

مسلمانوں کے ہونے والے اس نقصان کو تادیر پورا نہیں کیا جا سکے گا۔ میری اور میری جماعت ممبران کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سنی تحریک کے قائدین کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے ان کے درجات کو بلند کرے۔ ان کے لواحقین سمیت سنی تحریک کے تمام عہدیداران و کارکنان کے علاوہ تمام مسلمانوں کو یہ عظیم صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دعا گو

عمران خان

چیئرمین پاکستان تحریک انصاف



نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ شمارہ ایک ایسے وقت میں شائع ہو رہا ہے جب سنی تحریک اپنی تاریخ کے اہم ترین ابتلاء اور آزمائش کے دور سے گزر رہی ہے۔ اس کے بیسیوں کارکنوں کو شہید کیا گیا اور آخر میں نشتر پارک کے میلاد مصطفی ﷺ کے جلسہ میں اپنے آقا و مولیٰ کا میلاد پاک مناتے ہوئے ان کی پوری قیادت کو شہید کر دیا گیا۔ ہمیں کوئی شک نہیں کہ ان کارکنوں اور قائدین نے جام شہادت نوش کر لیا لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ ان کا یہ خون پیچھے رہ جانے والوں کو ایک ولولہ تازہ بخش گیا ہے ان کے حوصلے بلند ہیں مجھے یقین ہے کہ شہداء کا خون رنگ لائے گا اور ان شاء اللہ میلاد مصطفی ﷺ کی تابشوں سے ملک کا چپہ چپہ روشن و منور اور اس کی برکتوں سے مالا مال ہو گا۔

ڈاکٹر ابوالخیر زبیر

رکن قومی اسمبلی

سینئر نائب صدر: جمعیت علمائے پاکستان

رکن الاسلام جامعہ مجددیہ، آزاد میدان، ہیر آباد، حیدر آباد



بم دھماکہ یا خودکش حملہ

نشتر پارک میں کیا ہوا......؟ آنکھوں دیکھا حال

(خودکش بم دھماکہ نہیں، بلکہ بم اسٹیج کے سامنے سے پھینکا گیا)

ذیل میں ان ذمہ دار اشخاص اور شخصیات کے تاثرات پیش کیے جا رہے ہیں جو سانحہ نشتر پارک میں بم دھماکے کے دوران پیش آنے والے واقعے کے نتیجے میں زخمی ہوئے ہیں یا خوش قسمتی سے بچ گئے ہیں تاہم یہ تمام شخصیات جماعت اہل سنت کراچی کے تحت ہونے والے جلسہ میں عید میلاد النبی ﷺ کے دوران نماز مغرب کے وقفے میں نشتر پارک کے اندر ہی موجود تھیں۔ اس سلسلے میں مرکزی جمعیت علمائے پاکستان سندھ کے سیکریٹری اطلاعات میر نادر خان مروت جو بم دھماکے کی جگہ سے بہت ہی قریبی فاصلے پر موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بم دھماکا کسی طور پر بھی خودکش بم دھماکا نہیں تھا بلکہ یہ دھماکا ایک منظم منصوبہ بندی کے تحت کیا گیا ہے اور ظاہر ہے یہ بم فرشتے تو نہیں کوئی انسان ہی لے کر آیا تھا۔ میر نادر خان مروت نے کہا کہ جو لوگ اس سانحے میں جائے وقوعہ پر موجود ہی نہیں تھے وہ کس بنیاد پر اس دھماکے کو خودکش قرار دینے پر تلے ہوئے ہیں جبکہ عوام کے لیے یہ نہایت حیران کن بات ہے کہ ابھی جب نشتر پارک سے تمام شہداء اور زخمیوں کو اٹھائے جانے کا امدادی عمل جاری تھا تو اس دوران الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے کون سے شواہد اور تحقیقات کے نتیجے میں خودکش بم دھماکہ ڈیکلیئر کیا گیا جبکہ سانحے میں خود الیکٹرانک میڈیا کے رپورٹر اور کیمرہ مین تک زخمی ہو چکے تھے اور اس سانحے کے بعد رات گیارہ

بجے دارالعلوم امجدیہ میں ہونے والی پریس کانفرنس میں جلسہ کے منظم اور جماعت اہلسنت کراچی کے امیر علامہ سید شاہ تراب الحق قادری نے بھی صحافیوں کی جانب سے بم دھماکے کی نوعیت کے بارے میں پوچھے جانے والے سوال کے جواب میں خاموشی اختیار کی تھی اور بتایا تھا کہ اس دوران وہ نماز مغرب کی امامت کرتے ہوئے تیسری رکعت ادا کر رہے تھے اور جب دھماکا ہوا تھا تو انہوں نے یہ سوچ کر نیت نہیں توڑی کہ شاید کسی گاڑی کا ٹائر وغیرہ پھٹا ہے جبکہ تحریک عوام اہلسنت پاکستان کی علماء کونسل کے جنرل سیکریٹری مولانا ریاض الدین قادری جو اس سانحے میں خود شدید زخمی ہوئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ یہ خودکش بم دھماکا نہیں تھا بلکہ منصوبہ کے تحت کوئی بم اسٹیج کے سامنے اس انداز سے پھینکا گیا ہے جس سے اسٹیج پر موجود علماء اور قائدین اور سامنے نیچے بیٹھے ہوئے لوگ اس سے براہ راست متاثر ہوئے ہیں انہوں نے کہا کہ حکومت دھماکے کے بارے میں خود کوئی حتمی رائے قائم کرنے کے بجائے عینی شاہدین اور سانحے کے زخمیوں سے صورت حال معلوم کرے۔ انہوں نے بتایا کہ جب دھماکا ہوا تو وہ سجدے میں تھے۔ دھماکے کے بعد وہ پیٹھ کے بل دور جا گرے اور شدید زخمی حالت میں تھے انجمن نوجوانان اسلام پاکستان کے سربراہ طارق محبوب جو دھماکے میں شدید زخمی ہوئے ہیں انہوں نے بتایا کہ یہ خودکش بم دھماکا نہیں تھا۔ حکومت اور انتظامیہ اپنی نااہلی کو چھپانے کے لیے اسے خودکش بم دھماکا قرار دینے پر تلی ہوئی ہے انہوں نے کہا کہ وہ اسٹیج کی تیسری صف میں نماز میں موجود تھے جس صف میں سنی تحریک کے رہنما محمد اکرم قادری سیدھے ہاتھ پر دھماکے کی سامنے والی سمت میں موجود تھے۔ انہوں نے بتایا کہ دھماکے کے دوران فضا میں ایک فٹ بال کی مانند روشنی کا گولہ سا اچھلا اور پھر دھماکا ہو گیا۔ واقعہ اسٹیج کے بالکل سامنے تیس پینتیس گز کے فاصلے پر ہوا ہے اور دھماکے کے بعد دور دور تک پولیس اور انتظامیہ کا کوئی پتہ نہیں تھا۔ امدادی کارروائیوں میں سنی تحریک اور اے

این آئی کے کارکنوں نے بھرپور حصہ لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ اکابر علماء و مشائخ اور سنیوں کے قائدین کو بیک وقت ختم کرنے کی گھناؤنی سازش تھی۔ اس سازش میں شریک تمام کرداروں کو بے نقاب کرنے کی ضرورت ہے۔ ممتاز عالم دین مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی نے کہا ہے کہ سانحہ نشتر پارک کو خودکش حملہ قرار دینا صحیح نہیں ہے۔ سانحے کے بعد حکومت نے بے حسی کا مظاہرہ کیا ہے۔ زخمیوں اور شہداء کو عوام نے جائے وقوعہ سے اٹھایا ہے انہوں نے کہا کہ گورنر ہاؤس کے اجلاس میں ہم نے اس خدشہ کا اظہار کیا تھا اور مغرب کی جانب سے توہین رسالت ﷺ کے پس منظر میں بارہ ربیع الاول کے دن خصوصی اضافی احتیاطی اقدامات کی تجویز دی تھی لیکن حکومت نے علماء کی تجویز کو اہمیت نہیں دی۔ اس سانحے میں شدید زخمی ہونے والے ویلکم ویلفیئر ٹرسٹ کے بانی چیئرمین اور مکتبہ غوثیہ پرانی سبزی منڈی کے مہتمم محمد قاسم جلالی (جو اس سانحے میں شدید زخمی ہوئے ہیں) نے بتایا کہ جب نشتر پارک میں بم دھماکا ہوا وہ نماز کی حالت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کوئی چیز ان کے سر پر آ کر لگی اور اس کے لگتے ہی وہ پیچھے کی جانب گر پڑے تاہم چند منٹ میں ہی انہوں نے اپنے آپ کو سنبھال لیا وہ اسٹیج پر ہونے والی نماز مغرب میں آخری چند صفوں سے آگے والی صف میں موجود تھے۔ انہوں نے بتایا کہ جب اسٹیج سے انہوں نے بیٹھ کر دیکھا تو دھماکے والی جگہ پر دھواں اور مٹی ہی مٹی تھی لوگ ادھر ادھر بھاگ رہے تھے اور ان کے ہمراہ سیدھے ہاتھ پر موجود دارالعلوم امجدیہ کے صدر مدرس مولانا مختار احمد قادری اور الٹے ہاتھ کی طرف دیگر مقتدر ہستیاں تھیں۔ انہوں نے بتایا کہ انہیں ہنگامی طبی امداد کے لیے ہولی فیملی اسپتال لے جایا گیا تھا واضح رہے کہ محمد قاسم جلالی مکتبہ غوثیہ کے حوالے سے دینی اور درس نظامی کی کتب شائع کرنے کے حوالے سے ملک گیر شہرت کی حامل شخصیت ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت سانحے کو اپنے لیے انا کا مسئلہ بنانے کے بجائے کھلے دل سے اس بات کا اعتراف کر لینا چاہئے کہ بارہ ربیع الاول کو

خصوصی حفاظتی اقدامات عمل میں نہیں لائے گئے تھے جس کے باعث دہشت گردوں نے با آسانی اپنے مذموم عزائم کی تکمیل کی ہے۔ تحریک عوام اہلسنت پاکستان کی علماء رابطہ کمیٹی کے صدر اور جامعہ ابوبکر ٹرسٹ کے چیئرمین مولانا قاری محمد اشرف گورمانی نے کہا کہ بم دھماکے کے بارے میں وہ کوئی بات یقین کے ساتھ اس لیے نہیں کہہ سکتے ہیں کہ وہ خود اسٹیج پر زخمی ہونے کے بعد اپنی جماعت کے قریبی ساتھی عالم دین مولانا نذیر احمد چشتی جو اس سانحے میں شہید ہو گئے اور مولانا مرتضیٰ مہروی جن کے بارہ سالہ حفظ قرآن کریم کے طالب علم واجد احمد کی نعشوں کو لوگوں کی مدد سے جلوس میں اپنے ہمراہ لائی جانے والی گاڑیوں کی طرف سے لے جانے میں مصروف ہو گئے تھے جس کی بنا پر وہ دھماکے کے منظر کو دیکھ نہیں سکے ہیں تاہم مولانا محمد اشرف گورمانی نے کہا کہ اس میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ بم دھماکا ایک منظم سازش ہے اور سازشی عناصر کو بے نقاب کر کے انہیں واقعی سزا دینا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اسی طرح جماعت اہل سنت کراچی کے ممتاز رہنما مولانا عبدالوہاب قادری جو اسٹیج پر نماز مغرب کی امامت کے فرائض انجام دے رہے تھے انہوں نے بتایا کہ دھماکے کے بعد وہ خود زخمی ہونے کے بعد وہاں رونما ہونے والی صورتحال کو دیکھ نہیں سکے انہیں اتنا یاد ہے کہ وہ حافظ محمد تقی پہلے خود زخمیوں کو اٹھا رہے تھے کہ دیکھتے ہی دیکھتے وہ خود گر پڑے اور ان کے جسم کے مختلف حصوں سے خون نکلنے لگا بعد ازاں انہیں خود کچھ یاد نہیں ہے کہ پھر کیا ہوا۔



سانحہ نشتر پارک

محترم صحافی حضرات!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

ہم سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

آپ اس عظیم سانحہ اور ملک کی موجودہ صورت حال سے بہ خوبی واقف ہیں۔ نشتر پارک میں عظیم الشان میلاد مصطفی کانفرنس میں ہونے والے حملہ سنی تحریک کے سربراہ سمیت مرکزی کابینہ کو نشانہ بنانے کی سازش تھی جس میں سازشی عناصر بظاہر کامیاب ہو گئے ہم ماہ ربیع الاول کی ابتداء سے ہی سیکورٹی اور انتظامات کے حوالے سے صوبائی گورنمنٹ کو آگاہ کرتے رہے ہیں مگر اس پر کوئی سنوائی نہیں ہوئی اور یہ واقعہ گورنر سندھ وزیر اعلیٰ سندھ صوبائی وزیر داخلہ و دیگر صوبائی اعلیٰ حکام کی غیر سنجیدگی کا نتیجہ ہے۔ اس بم دھماکے کو خودکش حملہ قرار دینا ہی ایک گہری سازش ہے تاکہ اس حملے کو بین الاقوامی اور مذہبی دہشت گردی کا حملہ قرار دے کر صوبائی گورنمنٹ جان چھڑانا چاہتے ہیں جو اب بہت مشکل ہے ہم پہلے ہی بتا چکے ہیں کہ یہ حملہ سنی تحریک کے قائدین کو قتل کرنے کی سازش ہے۔ سربراہ سنی تحریک محمد عباس قادری۔ مرکزی رہنما افتخار احمد بھٹی اور محمد اکرم قادری اور رابطہ کمیٹی کے ڈاکٹر عبد القدیر عباسی و دیگر ذمہ داران زخمی ہوئے جبکہ سنی تحریک کے انتہائی قریبی اور محبت کرنے والے حاجی محمد حنیف بلو، حافظ تقی، صاحبزادہ فرید الحسنین کاظمی سمیت دیگر اہم رہنما سمیت کئی عاشقان مصطفی ﷺ ہمارے 10 سے زائد کارکنان نے جام شہادت نوش کیا۔ ہم وفاقی

گورنمنٹ کو ۴۸ گھنٹہ (ابھی سے) الٹی میٹم دیتے ہیں کہ حملہ آور اور ان کے سرپرستوں کو بے نقاب کر کے فی الفور گرفتار کر کے سر عام پھانسی دی جائے۔ یاد رکھئے کہ ان تمام سازشی عناصر کا جنہوں نے بانی تحریک امیر شہدائے اہلسنت اور رفقاء کو شہید کیا اور اس عظیم سانحہ کے ذمہ داروں کے تانے بانے آپس میں ملتے ہیں ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ صوبائی حکومت مکمل طور پر امن قائم رکھنے میں ناکام ہو چکی ہے اسے فی الفور برطرف کیا جائے۔ بصورت دیگر دہشت گردوں اور ان کے سرپرستوں کے خاتمے تک کی عوام اہلسنت سنی تحریک کی ایک اشارہ کی منتظر ہے اور ہم کسی بھی قسم کی کال دے دیں گے۔ جس کی ذمہ داری وفاقی گورنمنٹ پر ہوگی۔

محترم صحافی بھائیو!

اس عظیم سانحہ اور قائدین سنی تحریک اور علماء اہلسنت کو شہادتوں کو ۱۸ر گھنٹے گزر چکے ہیں مگر ابھی تک وفاقی و صوبائی سطح پر کسی نے بھی ہم سے رابطہ نہیں کیا تو عوام اہلسنت اس نااہلی کو کیا نام دے اگر عوام اہلسنت اور خصوصاً قائدین سنی تحریک اور کارکنان و ذمہ داران کی ٹارگٹ کلنگ کا لائسنس دیا گیا ہے تو یاد رکھئے عوام اہلسنت کے پاس بھی امن کی ضمانت کا کوئی لائسنس نہیں لیا۔ گزشتہ کئی ماہ سے سربراہ سنی تحریک کو اور مرکزی رہنماؤں کو قتل کی دھمکیاں مل رہی تھیں جس کی اطلاع تحریری اور باضابطہ ملاقاتوں میں اعلیٰ حکام تک پہنچانے کے باوجود صوبائی گورنمنٹ نے دہشت گردوں کو کھلی چھوٹ اور قائدین سنی تحریک کو نہتا کر کے گن مین اور گارڈ لے لئے۔ محترم صحافی حضرات! قائدین سنی تحریک کو نماز جنازہ کل بروز جمعرات مورخہ ۱۳راپریل بعد نماز مغرب ایم اے جناح روڈ جامع کلاتھ پر ادا کی جائے گی۔

فقط نگراں کمیٹی

قاری خلیل الرحمن قادری، محمد شاہد غوری، انجینئر عبد الرحمن موقع پر خطاب کرتے ہوئے سنی تحریک نگران کمیٹی کے رکن شاہد غوری نے کہا کہ سنی تحریک پانی کا

بلبلہ نہیں جسے دہشت گرد ختم کر دیں گے۔ سنی تحریک ایک ٹھوس حقیقت ہے جسے کوئی جھٹلا نہیں سکتا۔ سانحہ نشتر پارک کے دہشت گرد اللہ کے عذاب سے نہیں بچ سکتے۔ انہیں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں جواب دینا ہوگا اور وہ اپنے منطقی انجام کو پہنچے گے۔ قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ سربراہ سنی تحریک محمد عباس قادری رحمۃ اللہ علیہ، شہید افتخار احمد بھٹی رحمۃ اللہ علیہ، شہید محمد اکرم قادری رحمۃ اللہ علیہ، شہید ڈاکٹر قدیر احمد عباسی رحمۃ اللہ علیہ کا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔ سنی تحریک شہادتوں کا سفر ہے، سنی تحریک نے کبھی باطل قوتوں کے سامنے سر نہیں جھکایا۔ جولوگ یہ سمجھتے ہیں کہ سنی تحریک کی قیادت کو ختم کر کے سنی تحریک کا نیٹ ورک ختم کر دیں گے تو یہ ان کی بھول ہے آج ہر گھر سے سلیم قادری، عباس قادری پیدا ہو گیا ہے جسے دیکھنا ہے تو دیکھے اتنی شہادتوں کے باوجود بھی سوئم میں ہزاروں کی تعداد میں عوام اہلسنت نے شرکت کر کے ثابت کر دیا کہ سنی تحریک کی جدوجہد ہر صورت جاری رکھیں گے۔ اس کے لیے ہم ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار ہیں۔ اس موقع پر ممبر سندھ کمیٹی محمد خالد قادری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جو دوسروں کے لیے کھڈا کھودتا ہے وہ خود اس میں گرتا ہے۔ سنی تحریک کی قیادت کو ختم کرنے والے اپنے کیفرِ کردار تک ضرور پہنچیں گے ہم اس مشن کے لیے اپنی جدوجہد میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑیں گے۔ اہلسنت کی بقاء کے لیے سلیم بھائی، عباس بھائی کے مشن کو کامیابی سے ہمکنار کرتے ہوئے حقوق اہلسنت کے حصول کی منزل تک کامیابی سے ہمکنار ہوں گے۔ اس موقع پر نگراں کمیٹی کے قاری خلیل الرحمن قادری نے کہا کہ یہ ایک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں تیرے ہی نام پر نثار کروں میں۔ میں حضور ﷺ کے ناموس کی تحفظ کے خاطر دہشت گردوں نے میرے قائد سربراہ عباس قادری اور رہنماؤں کو ختم کر کے دہشت گردوں تم نے اچھا نہیں کیا۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل دنیا میں ہی تمہیں تمہارے منطقی انجام تک پہنچائے۔ سنی تحریک کوئی ایک گلی ایک شہر ایک صوبے کی تنظیم نہیں جسے تم ختم کر دو گے۔ سنی

تحریک کا نیٹ ورک ملک کے کونے کونے میں ہے تم کتنے عباس قادری مارو گے کتنے افتخار بھٹی، اکرم قادری مارو گے ہر گھر سے سلیم قادری، عباس قادری، افتخار بھٹی پیدا ہوگا۔

اس موقع پر نگراں کمیٹی کے رکن انجینئر عبدالرحمن نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ چاہے کیسے ہی حالات ہوں کتنی ہی مشکلات ہوں ہم اپنے تن من دھن کی قربانی دینے کو تیار ہیں لیکن تحریک کی جدوجہد کو جاری رکھیں گے۔ اس موقع پر خضر الاسلام نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ ملک بانیان پاکستان کی اولادوں نے بنایا تھا آج اس ملک میں بانیان پاکسان کی اولاد و قومی نظریئے کے ماننے والوں کو چن چن کر مارا جا رہا ہے لیکن حکومت خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہی ہے حکومت قاتلوں کو فی الفور گرفتار کرے۔ سید مظفر شاہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ سنی تحریک کی قیادت نے اہلسنت کی بقاء کے لیے فرنٹ لائن کا کردار ادا کیا ہے۔ مخالفین سنی تحریک کی بڑھتی ہوئی مقبولیت سے خائف تھے۔ اسی لیے سنی تحریک کی قیادت کو شہید کیا گیا یہ حکومت کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔ اس موقع پر دیگر مذہبی و سیاسی شخصیات نے بھی خطاب کیا۔



سنی تحریک نے حکومت کو 7 روزہ الٹی میٹم دے دیا

سنی تحریک کی نگران کمیٹی نے سانحہ نشتر پارک کے ذمہ داروں کو گرفتار کرنے کے لیے حکومت کو ۷ دن کا الٹی میٹم دیتے ہوئے متنبہ کیا ہے کہ اگر ۲۰ رمئی تک سانحہ نشتر پارک کی تحقیقات منظر عام پر نہ لائی گئیں اور ماسٹر مائنڈ گرفتار نہ ہوئے تو سڑکوں پر احتجاج ہوگا اور خود بدلہ لیا جائے گا۔ سنی تحریک نگران کمیٹی کے رہنما نے اس سلسلے میں کہا کہ اب تک ہمیں محض تسلیاں دی گئی ہیں۔ ہم نے اپنے جن تحفظات کا اظہار کیا تھا تا حال یہ تحفظات برقرار ہیں اور صورت حال دن بدن خراب ہو رہی ہے۔ سنی تحریک کے کارکنوں میں سخت اشتعال ہے اور وہ جذبات سے بھرے ہوئے ہیں۔ نگران کمیٹی مسلسل اس بات کی تلقین کر رہی ہے کہ صبر و ہمت سے کام لیا جائے۔ حکومت نے جو یقین دہانیاں کرائی ہیں اور علماء اہلسنت نے جس طرح اس معاملے کو حل کرنے کی حکمت عملی اپنائی ہے اس پر سختی سے کاربند رہا جائے تاہم انہوں نے کہا کہ اب یہ تسلیاں زیادہ عرصے تک نہیں چل سکیں گی۔ ہم نے سانحہ نشتر پارک کے بعد صبر و تحمل سے کام لیا۔ حکومت کو ساری تفصیلات بیان کیں لیکن ایسا لگتا ہے کہ یہ معاملہ محض لفظی بنیادوں پر ٹالا جا رہا ہے اور حکومت الیکشن و سلیکشن کے چکر میں پڑ کر اس سانحہ کو سرد خانے کی نذر کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ۲۰ رمئی تک اگر سانحہ کے ذمہ دار بے نقاب نہ ہوئے اور ماسٹر مائنڈز کے خلاف صحیح معنوں میں کارروائی نہ ہوئی تو ہم لائحہ عمل کا اعلان کریں گے اور اس کے بعد حالات کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ سنی تحریک شہداء کا سودا نہیں کرے

گی۔ ہمیں اب تک دلاسوں اور تسلیوں کے سوا کچھ نہیں ملا ہے۔ وفاقی حکومت نے بھی دہشت گردوں کی گرفتاری میں خاطر خواہ دلچسپی نہیں لی ہے۔ ہماری پر امن پالیسی کو کمزوری سمجھا جا رہا ہے۔ ہم اپنے شہداء کا بدلہ لینا چاہتے ہیں۔ نگران کمیٹی نے کہا ہے کہ سانحہ نشتر پارک میں کون لوگ ملوث ہیں حکومت جانتی ہے لیکن ان کے خلاف کارروائی عمل میں نہیں لائی جا رہی۔ اگر ۲۰ رمئی تک ماسٹر مائنڈ گرفتار نہ ہوئے تو دمادم مست قلندر ہوگا۔ ہم عوام کو سڑکوں پر لے آئیں گے۔ سانحہ نشتر پارک میں وہی لوگ ملوث ہیں جو یہود و نصاریٰ کے ایجنٹ ہیں اور مسلمانوں کا لبادہ اوڑھ کر ملک کی سلامتی کو نقصان پہنچا رہے ہیں اور سازشوں میں مصروف ہیں۔



سوانح حیات...... امیر شہدائے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد عباس قادری رحمۃ اللہ علیہ

عباس قادری ۱۹۶۸ء میں لاہور میں پیدا ہوئے، تاہم اوائل عمری میں عباس قادری کے اہلِ خانہ کراچی آگئے۔ عباس قادری نے میٹرک این جے وی اسکول سے کیا تھا۔ جبکہ مذہبی تعلیمی دینی مدارس سے حاصل کی۔ ۱۹۸۲ء میں دعوت اسلامی میں شمولیت اختیار کی اور امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ سنی تحریک کے قیام سے پہلے دعوت اسلامی سے علیحدگی اختیار کی۔ ابتداء میں عباس قادری لائنز ایریا میں اپنے والدین کے گھر میں رہتے تھے، تاہم بعد میں پی ای سی ایچ سوسائٹی میں کرائے کے گھر میں منتقل ہو گئے تھے۔ شیشے کے کاروبار سے وابستہ تھے۔ امیر شہدائے اہلسنت محمد سلیم قادری نے سنی تحریک کے قیام کا اعلان کیا تو عباس قادری، سلیم قادری کے نائب کی حیثیت سے سنی تحریک میں شامل تھے۔ سنی تحریک آج جس مقام پر ہے اس میں عباس قادری کی انتھک جدو جہد کا بڑا حصہ ہے۔ ۲۰۰۱ء میں سنی تحریک کے بانی سربراہ امیر شہدائے اہلسنت کی شہادت کے بعد انہیں تحریک کا سربراہ بنایا گیا۔ جس وقت عباس قادری کو سربراہ بنانے کا اعلان کیا گیا تو عباس قادری نے گلے میں پڑے پھولوں کے ہار ہاتھ میں اُٹھا کر کہا تھا کہ یہ صدارت کے نہیں شہادت کے پھول ہیں۔ ۲۰۰۲ء کے الیکشن میں عباس قادری نے سنی تحریک کے سیاست میں آنے کا اعلان کیا۔ باوجود اس کے کہ سنی تحریک کسی نشت پر کامیابی حاصل نہ کرسکی۔ مگر سنی تحریک کے حاصل کردہ ووٹ نے بہت سے لوگوں کی نیندوں کو حرام کر دیا اور عباس قادری اور سنی تحریک ان کی آنکھوں میں چبھنے لگی۔ پچھلے دو برسوں

سے انہیں اور سنی تحریک کے کارکنوں کو دھمکیاں ملنے کا سلسلہ جاری ہے بار ہا اعلیٰ حکام اور وفاقی حکومت کو آگاہ کرنے کے باوجود اس ضمن میں کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ آپ کی شہادت سے پہلے ہی آپ پر ایک قاتلانہ حملہ ہوا اس کے بعد آپ کے گھر پر بھی حملہ ہوا۔ مگر انتظامیہ نے آپ کی مناسب سیکورٹی پر توجہ نہ دی۔ آپ سنی تحریک کے کارکنوں کو اپنا بیٹا کہتے اور سمجھتے تھے۔ آپ کہتے تھے کہ دنیا سب کچھ نہیں۔ آخرت کے بعد شروع ہونے والی زندگی اہم ہے۔ باوجود ناسازی طبیعت کے تنظیمی سرگرمیوں میں مصروف رہتے۔ سنی تحریک کے کارکنوں کی مسلسل ٹارگٹ کلنگ سے آپ نہایت غمزدہ تھے۔ گیارہ مارچ کو لبیک یارسول اللہ کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے آپ نے شہید ندیم قادری کا ذکر کرتے ہوئے مخالفین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ تم نے ندیم قادری کو میرے جسم پر اعلیٰ حضرت کی نسبت سے ۲۵ر یا میرے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت سے میرے سینے پر 63 گولیاں ہوں اور آپ نے نہایت جذباتی انداز میں شہادت کی دعا کی۔ بوقت شہادت آپ کی عمر ۳۸ برس تھی۔ آپ کے سوگواروں میں آپ کی والدہ، اہلیہ اور ۳ بیٹے، ۳ بیٹیاں اور تمام عوام اہلسنت شامل ہیں۔

بیٹا حافظ بلال عباس رضا عمر ۱۵ سال

ابو مجھ سے بہت پیار کرتے تھے اور وہ مجھ سے اکثر کہتے تھے کہ تم نے عالم دین بننا ہے۔ میں شہید ہو جاؤں تو تم نے پورے گھر کا خیال رکھنا ہے مجھے فخر ہے کہ میں ایک شہید کا بیٹا ہوں میرے والد نے شہداء کربلا کے راستے چلتے ہوئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا ہے میں اپنے والد کے نقش قدم پر چلوں گا اور مسلک اہلسنت پر اپنی جان بھی قربان کرنے سے دریغ نہیں کروں گا۔

محمد فیاض قادری (بھائی)

عباس بھائی میرے بڑے بھائی تھے وہ مجھ سے اپنے بچوں کی طرح پیار

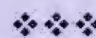
کرتے تھے والد صاحب کے انتقال کے بعد وہ ہر معاملے میں میری رہنمائی فرماتے تھے اور مجھے کبھی بھی کوئی معاملہ درپیش ہوتا تو میں عباس بھائی سے کہتا وہ میرے مسئلے کو حل کر دیتے تھے وہ بہت خوش مزاج انسان تھے وہ گھر میں ہر ایک کا خیال رکھتے تھے۔

والدہ (عباس قادری)

وہ میرا سب سے زیادہ فرمانبردار بیٹا تھا وہ میرا بہت خیال رکھتا تھا وہ تنظیمی کام کے لیے ہفتوں ہفتوں مرکز اہلسنت میں رہتا تھا لیکن مجھے روزانہ فون کر کے خیریت دریافت کرتا تھا وہ جب بھی گھر میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے میرے ہاتھ چومتے تھے اور وہ ہمیشہ شہادت کی آرزو کرتے تھے جو اللہ نے پوری کر دی ہیں مجھے فخر ہے کہ میں ایک شہید کی ماں ہوں میرے بیٹے نے آج تک مجھے کوئی تکلیف نہیں ہونے دی مجھے اکثر کہا کرتے کہ "ماں نماز کے بعد میرے لیے شہادت کی دعائیں مانگا کرو" وہ سنی تحریک کے کارکنوں کو اپنے بچوں کی طرح عزیز رکھتے تھے انہوں نے کارکنوں میں کبھی فرق نہیں کیا۔

اہلیہ (عباس قادری)

مجھے فخر ہے کہ میں ایک شہید کی بیوی ہوں عباس قادری شہید نے زندگی میں مجھے کبھی تکلیف نہ ہونے دی اور اپنی ہر ذمہ داری کو نبھایا۔ تنظیمی کاموں کے سلسلے میں میں نے کبھی ان سے اختلاف نہیں کیا اور آج مجھے فخر ہے کہ میرے شوہر نے شہادت کا رتبہ حاصل کر لیا ہے وہ اکثر سلیم قادری شہید رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کے بعد شہادت کی دعا مانگا کرتے تھے اور بالآخر وہ شہادت کے مرتبے پر فائز ہو گئے انہوں نے کبھی بھی اپنے اصولوں پر کسی قسم کی سودے بازی نہیں کی۔



سوانح حیات

مولانا افتخار احمد بھٹی شہید رحمۃ اللہ علیہ

افتخار احمد بھٹی قادری ۲ دسمبر ۱۹۶۶ء کو ضلع گجرات کی تحصیل پھالیہ کے گاؤں جیلاں میں پیدا ہوئے۔ آپ کی پیدائش کے کچھ عرصہ بعد ہی آپ کے والدین کراچی منتقل ہو گئے تھے۔ اکلوتا بیٹا ہونے کی وجہ سے آپ پر والدین کی خصوصی توجہ تھی۔ آپ نے دارالعلوم امجدیہ سے درس نظامی کا کورس کیا اس کے علاوہ ڈبل ایم اے بھی کیا۔ آپ کا ذریعہ معاش آبائی زرعی زمینوں سے سالانہ آمدنی کا حصہ تھا۔ ۱۹۸۸ء میں آپ کی شادی ہوئی۔ ۱۹۹۰ء میں آپ نے موٹر سائیکل کا شوروم اکبر روڈ پر کھولا۔ مگر سنی تحریک کے قیام کے بعد ہی تنظیمی سرگرمیوں میں مصروفیت کی وجہ سے اپنا سب کچھ تنظیم کے لیے وقف کر دیا۔ ۲۰۰۲ء کے انتخابات میں نیشنل اسمبلی کے لیے ۳ نشستوں سے انتخاب میں حصہ لیا۔ بوقت شہادت آپ کی عمر ۴۰ سال تھی۔ آپ کے پسماندگان میں آپ کے والد، بیوہ اور تین بیٹے، تین بیٹیاں شامل ہیں۔

مولانا افتخار احمد بھٹی شہید (اہل خانہ کی نظر میں)

والدہ

اپنی زندگی تنظیم کے لیے وقف کر دی تھی۔ تنظیمی سرگرمیوں میں اتنے مصروف تھے کہ ہفتوں گھر آنا نہیں ہوتا تھا۔ ایک سچے مخلص اور بہادر انسان تھے۔

اہلیہ

مجھے اپنے شوہر کی شہادت پر فخر ہے، وہ ایک بہت خیال رکھنے والے شوہر تھے۔ مجھے انہوں نے کبھی بھی کوئی تکلیف نہیں دی۔ ہمیشہ میرا خیال رکھا۔ میں ان کی شہادت کو اپنے لیے سعادت سمجھتی ہوں اور ان کے مشن کے لیے خود کو اور اپنے بچوں کو تیار رکھوں گی۔

بیٹا

میرے ابو مجھے بہت پیار کرتے تھے۔ میں اپنے ابو کی یادوں کو کبھی نہیں بھول سکتا۔ اپنے ابو کا مشن جاری رکھوں گا۔

بیٹی

ابو مجھے سب سے زیادہ پیار کرتے تھے۔ میرے ابو کی خواہش تھی کہ میں حافظ قرآن بنوں میں ابو کی خواہش پوری کروں گی۔

❖ ❖ ❖

سوانح حیات

مولانا اکرم قادری شہید رحمۃ اللہ علیہ

اکرم قادری ۱۹۶۴ء میں سکھر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والدین کا تعلق مسلم کھتری برادری سے ہے۔ آپ 11-G نیو کراچی کے علاقے میں رہائش پذیر تھے اور گزر اوقات کے لیے گارمنٹس کے کاروبار سے وابستہ تھے۔ دارالعلوم امجدیہ میں درس نظامی کے آخری درجہ کے طالب علم تھے۔ رضا اکیڈمی نیو کراچی کے بانی تھے۔ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کی تدفین رضا اکیڈمی کے احاطے میں ہی کی گئی ہے۔ سنی تحریک کے قیام کے بعد سے ہی آپ سنی تحریک میں شامل تھے۔ علامہ سید شاہ تراب الحق قادری کے مرید تھے بوقت شہادت آپ کی عمر ۴۲ سال تھی۔ آپ کے سوگواروں میں آپ کی والدہ، اہلیہ، چار بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہیں۔

اکرم قادری شہید (اہل خانہ کی نظر میں)

والدہ

میں ان کے بارے میں بہت فکرمند رہتی تھی، وہ اکثر مجھ سے کہتے تھے کہ میرے لیے دعا کریں کہ میں شہید ہو جاؤں وہ روزانہ میرے ہاتھ چوما کرتے تھے۔ تحریک کے کاموں میں مصروفیت کی وجہ سے ایک ایک ہفتے مرکز اہلسنت میں موجود رہتے تھے۔ مگر مجھے روزانہ فون کر کے میری خیریت معلوم ضرور کرتے تھے۔ وہ

میرا سب سے زیادہ پیارااور سعادت مند بیٹا تھا۔

اہلیہ

مجھے اپنے شوہر پر فخر ہے کہ میرے شوہر نے ایک عظیم مقصد کے لیے جان دی اور وہ بھی عید میلاد النبی ﷺ کے دن اور عین حالت نماز میں جو کہ ہر ایک کی خواہش ہے میں اپنے شوہر کے مشن کو جاری رکھوں گی۔فکر اعلیٰ حضرت کا مشن جاری رہے گا۔

بیٹا

میرے ابو بہت اچھے تھے۔ان کی خواہش تھی کہ عالم دین بنوں اور مسلک اعلیٰ حضرت کے جس مشن کو میرے والد نے شروع کیا میں اس کو پایہ تکمیل تک پہنچاؤں۔

بیٹی

میں ابو کی سب سے پیاری اور چھوٹی بیٹی تھی ابو کی خواہش تھی کہ میں ڈاکٹر بنوں۔میں اپنے ابو کی خواہش پوری کروں گی۔

❖❖❖

سوانح حیات

ڈاکٹر عبدالقدیر عباسی شہید رحمۃ اللہ علیہ

ڈاکٹر عبدالقدیر عباسی سنی تحریک کی رابطہ کمیٹی کے سیکریٹری تھے اور شاہ فیصل کالونی میں ۶۰ گز کے مشترکہ مکان میں رہائش پذیر تھے۔ان کے مکان کا رہائشی حصہ صرف ایک کمرے اور چھوٹے سے برآمدے پر مشتمل تھا۔ڈاکٹر صاحب ہومیو پیتھک ڈاکٹر تھے اور شاہ فیصل کالونی میں گھر کے قریب ان کا کلینک ان کا ذریعہ معاش تھا۔ ابتداء میں ڈاکٹر صاحب دعوت اسلامی میں تھے۔ڈاکٹر صاحب نے ۱۹۹۷ء میں سنی تحریک میں شمولیت اختیار کی، ۲۰۰۰ء میں شاہ فیصل کالونی کے سیکٹر انچارج بنے۔ ۲۰۰۲ء سے مرکز اہلسنت پر اپنے موجودہ فرائض سر انجام دیتے ہوئے شہادت کا مقام حاصل کیا، بوقت شہادت ڈاکٹر صاحب کی عمر ۴۰ سال تھی۔ڈاکٹر صاحب کے سوگواروں میں آپ کی والدہ، آپ کی اہلیہ اور آپ کے ۴ بیٹے اور ۴ بیٹیاں شامل ہیں۔

والدہ ڈاکٹر عبدالقدیر عباسی شہید

عبدالقدیر بہت فرمانبردار اور محبت اور ادب کرنے والا بیٹا تھا مجھے اپنے بیٹے کی شہادت پر فخر ہے۔عبدالقدیر روزانہ میرے ہاتھ کو چوما کرتے تھے اور میرے پاؤں دباتے تھے۔سب سے پہلے میرے پاس آتے تھے اس کے بعد اپنے گھر جایا کرتے تھے۔

اہلیہ ڈاکٹر عبدالقدیر عباسی شہید

عبدالقدیر ایک بہت محبت اور خیال رکھنے والے شوہر تھے۔ مجھے اپنے شوہر کی شہادت پر فخر ہے اور یہ میرے لیے سعادت کی بات ہے کہ میں ایک شہید کی بیوہ ہوں۔

بیٹا قاسم رضا عباسی عمر ۱۳ سال

میرے ابو بہت اچھے تھے۔ میں ان کا سب سے بڑا بیٹا ہوں اور میں ان کے نقش قدم پر چلوں گا اور اپنے والد کے مشن کے لیے اپنی جان دینے سے گریز نہیں کروں گا۔

بنت ڈاکٹر عبدالقدیر عباس عمر ۱۰ سال

مجھے اپنے والد پر فخر ہے کہ وہ شہید ہیں اور میں شہید کی بیٹی ہوں اور میں ان کی خواہش کے مطابق ثناء خواں بن کر دکھاؤں گی۔

وصیت-المدد یارسول اللہ ﷺ

میں ڈاکٹر عبدالقدیر عباسی ولد نذیر احمد عباسی اپنے ہوش وحواس قائم رکھتے ہوئے یہ تحریر لکھ رہا ہوں کہ اگر سنی تحریک میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور امیر شہدائے اہلسنت محمد سلیم قادری کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں اس دوران میں اگر اپنی طبعی موت یا شہادت ان شاء اللہ ہو جاتی ہے تو میرے اہل خانہ میری لاش کو سنی تحریک کے سربراہ کے حوالے کر دیں وہ جو کچھ بھی کریں اس لاش کے وہ مالک ہیں، اس کے علاوہ میری یہ خواہش ہے بلکہ وصیت ہے کہ میری لاش کو سنی تحریک کے سیکٹر آفس شاہ فیصل کالونی نمبر ۴ کے قریب دفن کریں، تاکہ میں ہر دم ان کے قریب رہوں اور میری اولاد کو اعلیٰ حضرت الشاہ احمد

رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مشن پر ہی چلانا ہے کہ اس میں ہی نجات ہے اگر میرے ذمہ کسی کا قرض ہو تو وہ میرے اہلِ خانہ سے کہہ کر لے سکتا ہے یا اگر معاف کرنا چاہتا ہے تو بہت شکریہ۔ تو وہ بھی میری وجہ سے اگر کسی کی دل آزاری ہوئی ہو تو وہ بھی دل سے معاف کر دیں میں تمام ایسے افراد جو میرے قرض دار ہوں کو قرض معاف کرتا ہوں۔ ہاں! اگر وہ میرے گھر والوں کو دینا چاہے تو نوازش۔ آخر میں اپنے تمام محبت کرنے والوں سے مدنی التجا ہے کہ وہ روزانہ صرف ایک مرتبہ درود شریف پڑھ کر مجھے بخش دیا کریں۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کا خاتمہ ایمان پر کرے۔ آمین یارب العالمین!

آپ کی دعاؤں کا طالب

ڈاکٹر عبدالقدیر عباسی



کھیل کیا کھلاڑی کون؟

سانحہ فیضانِ مدینہ اور سانحہ نشتر پارک جیسے واقعات کا حکومت اور حکومتی ادارے تاحال کوئی سراغ نہیں لگا سکے ہیں اور یوں ان ہولناک وارداتوں کے شقی القلب مجرم اپنے مقصد میں اب تک کے واقعات اور حالات کے تناظر میں کسی حد تک کامیاب نظر آرہے ہیں ۔المیہ یہ ہے کہ ان دونوں سانحات کا سامنا ان مسلمان مرد و خواتین کو کرنا پڑا ہے جو ماہ ربیع الاول جیسے مقدس مہینے میں سرکار دو عالم ﷺ کی ولادت باسعادت کا میلاد منارہے تھے گو کہ سانحہ فیضان مدینہ کے المناک واقعہ کو انتظامیہ بدنظمی سے تعبیر کرتے ہوئے اس کو بھگدڑ کا واقعہ قرار دے کر اس سانحے کو دفن کرنے کی پوری کوشش کی گئی ہے ۔لیکن تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تنظیم دعوت اسلامی کے اندرونی حلقوں کے مطابق مجلس شوریٰ نے واقعہ کھلی تخریب کاری قرار دی ہے اور بتایا یہ گیا ہے کہ سانحہ سے ایک روز قبل دراز قد خواتین نے زیارت کے بہانے دعوت اسلامی کے عالمی مرکز فیضان مدینہ کے اس حصے کا تفصیلی دورہ اور معائنہ کیا ہے ۔ جو کہ خواتین کے اجتماع کے لیے مخصوص ہے ۔ دعوت اسلامی کی شوریٰ کا اجلاس جو امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری کی صدارت میں ہوا۔ مذکورہ اجلاس میں سانحہ فیضان مدینہ کے تمام پہلوؤں کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد اس امر پر اتفاق پایا گیا کہ خواتین کا ہفتہ واری اجتماع کے انعقاد کے سلسلہ کو جاری رکھا جائے تاہم امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری کے حکم پر سانحہ فیضان مدینہ کے بعد خواتین کے ہفتہ واری اجتماع کو بند کر دیا گیا ہے ۔اور یہ فیصلہ اس اندیشے

اور خطرے کے پیش نظر کیا گیا ہے کہ آئندہ پھر اس قسم کا کوئی سانحہ رونما ہو سکتا ہے ۔ اس فیصلے کے نتیجے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ تخریب کار دہشت گرد کسی حد تک اپنے عزائم میں کامیاب ہو گئے ہیں جبکہ سانحہ نشتر پارک کے بعد 29 اپریل کو فیصل آباد میں ہونے والی سنی کانفرنس کے ملتوی ہونے کے بعد جماعت اہلسنت پاکستان کی مرکزی قیادت مستعفی ہو گئی ہے ۔جس جماعت اہلسنت پاکستان کے مرکزی امیر علامہ سید ریاض حسین شاہ ناظم اعلیٰ پروفیسر مظہر سعید کاظمی اور سرپرست اعلیٰ پیر سید حسین الدین شاہ اپنے عہدوں سے مستعفی ہو گئے ہیں ۔جس کے باعث اہلسنت و جماعت کی تنظیموں پر مبنی اتحاد رہبر کونسل کے کراچی میں مقررہ اجلاس متعدد بار اس لیے ملتوی کیے گئے کہ ہفتہ کو لاہور میں سنی سیکرٹریٹ میں جماعت اہلسنت، پاکستان کے مرکزی قائدین کے استعفوں سے پیدا ہونے والی صورت حال پر غور کرنے کے لیے ملک گیر اجلاس طلب کیا گیا تھا لیکن اتوار تک کوششوں کے باوجود لاہور میں جماعت اہلسنت کے ہونے والے اجلاس کی تفصیلات اس لیے معلوم نہیں ہوسکیں کہ سنی قائدین اس معاملے کو صیغہ راز میں رکھنے پر کاربند نظر آتے ہیں ۔ بلکہ قائدین کے استعفوں کی وجہ انجمن طلباء اسلام کے ان پر جوش اور مشتعل رہنماؤں اور کارکنوں کا غم وغصہ بتایا جاتا ہے ،جو کہ سانحہ نشتر پارک میں اپنے مرکزی جنرل سیکرٹری حافظ محمد پیرل کی شہادت پر سخت مشتعل ہیں ۔ ادھر پیر 8 مئی کو اہلسنت و جماعت کے اتحاد رہبر کونسل کا طویل اجلاس دارالعلوم امجدیہ میں کونسل کے سربراہ مفتی منیب الرحمن کی صدارت میں ہوا۔ جس میں جمعیت علمائے پاکستان کے رکن قومی اسمبلی صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، سنی تحریک کے شاہد غوری نظام مصطفیٰ پارٹی کے حاجی محمد حنیف طیب، مرکزی جماعت اہلسنت کے سندھ کے امیر مفتی محمد جان نعیمی ،جمعیت علماء پاکستان کراچی کی نگران کمیٹی کے سربراہ شبیر ابوطالب ،دارالعلوم امجدیہ کے مہتمم ریحان امجد علی نعمانی ، دارالعلوم قمر اسلام سلیمانیہ کے مہتمم علامہ عظمت علی شاہ ہمدانی ، مرکزی جماعت اہلسنت کے مفتی جمیل

احمد نعیمی، دارالعلوم شمس العلوم رضویہ کے مہتمم علامہ غلام محمد سیالوی، دارالعلوم ضیاء العلوم کے مہتمم علامہ غلام دستگیر افغانی دعوت اسلامی کے عبدالقادر عطاری، محمد یعقوب عطاری جماعت اہلسنت کراچی کے علامہ خلیل الرحمن چشتی، محمد حسین لاکھانی و دیگر سنی تنظیموں کے نمائندوں اور علماء کرام نے شرکت کی۔ اجلاس کی دو نشستیں ہوئیں اور بعض قائدین کے باہمی اختلافات کی بنیاد پر سانحہ نشتر پارک کے اجتماعی چہلم پر اتفاق رائے اس لیے نہیں ہوسکا کہ شہداء کے لواحقین نے سانحہ کے روز اول سے سنی قائدین کے باہمی اختلافات کے پیش نظر اپنے طور پر اپنے حالات کے مطابق 11 مئی سے 28 مئی تک شہدائے نشتر پارک کی فاتحہ چہلم کے انعقاد کا فیصلہ کرلیا تھا۔ بہرحال پہلی بار سنی قائدین نے سانحہ نشتر پارک کے بعد عوام اہلسنت کے غم وغصہ اور اشتعال کو دیکھتے ہوئی دوٹوک انداز میں حکومت کو 20 مئی تک کا الٹی میٹم دیتے ہوئے حکومتی تحقیقاتی کمیشن کے بائیکاٹ کا اعلان کیا ہے اور رہبر کونسل کے سربراہ مفتی منیب الرحمن نے ڈیڈ لائن دیتے ہوئے کہا کہ حکومت کی تمام تحقیقاتی اور انٹیلی جنس ایجنسیوں نے صدر مملکت کے وعدے کو مجروح کیا ہے۔ 20 مئی کے بعد 27 مئی کو سنی تنظیمیں ٹھوس عملی پیش رفت نہ ہونے کے نتیجے میں احتجاج کی کال دینے کے علاوہ نورانی چورنگی سے پلازہ فلائی اوور تک احتجاجی مارچ کیا جائے گا۔

واضح رہے کہ مذکورہ رہبر کونسل کی تشکیل کے دوران متفقہ طور پر یہ طے کیا گیا تھا کہ کونسل میں شامل کوئی سنی جماعت یا اس کے رہنما حکومت کی کسی شخصیت سے تنہا نہیں ملاقات کریں گے۔ دارالعلوم امجدیہ کے اجلاس میں جمعیت علماء پاکستان کے رکن قومی اسمبلی صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نے اپنے حالیہ دورہ پنجاب کی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ پنجاب میں سانحہ نشتر پارک کی سازش میں ایک سنی گروپ کو بھی سازش کا حصہ تصور کیا جارہا ہے۔ جس پر نظام مصطفیٰ پارٹی کے سربراہ حاجی محمد حنیف طیب نے ۔۔عت اہلسنت پاکستان کے مرکزی قائدین کے استعفوں کو غلط اور افواہ قرار دیتے

ہوئے کہا کہ جماعت اہلسنت جلد ملک گیر سطح پر دو ہزار علماء ومشائخ کنونشن منعقد کرکے اپنے لائحہ عمل کا اعلان کرے گی۔ دارالعلوم امجدیہ کے اجلاس میں ایک بار پھر گورنر سندھ اور حکومت میں شامل حلیف جماعت متحدہ قومی موومنٹ پر بھی بعض شرکاء اجلاس کی جانب سے سخت تنقید کی گئی ہے اور اجلاس میں طے کیا گیا ہے کہ شہدائے نشتر پارک کے انفرادی طور پر الگ الگ ہونے والی فاتحہ چہلم کے اجتماعات کو کونسل کے تمام قائدین اپنی شرکت کے ذریعے بھرپور طور پر کامیاب بنائیں گے اور عوامی سطح پر بھرپور یکجہتی اور اتحاد کا مظاہرہ کیا جائے گا۔

سنی تحریک کی جانب سے سنی تحریک کے قائدین محمد عباس قادری، افتخار بھٹی محمد اکرم قادری اور ڈاکٹر عبدالقدیر عباسی کی اجتماعی فاتحہ چہلم 20 مئی کو نشتر پارک یا لگڑی گراؤنڈ میں منعقد کرنے کے فیصلے سے سنی تحریک کے نگران کمیٹی کے رکن نے شرکاء اجلاس کو آگاہ کیا جبکہ تحریک عوام اہلسنت پاکستان کے سربراہ حاجی محمد حنیف بلو شہید کی فاتحہ چہلم 14 مئی کو ان کی رہائش گاہ نانک واڑہ میں منعقد کرنے کے فیصلے سے ان کے بڑے صاحبزادے محمد عاطف بلو نے شرکاء کا اجلاس کو آگاہ کیا۔

حافظ محمد تقی کے صاحبزادے نے اپنے والد کی 11 مئی کو فاتحہ چہلم کا اعلان کیا ہے۔ جبکہ جماعت اہلسنت کراچی کی جانب سے 21 مئی کو اور سنی تحریک کی جانب سے 20 مئی کو محمد اشرف قادری دو حفاظ صاحبزادوں اور ایک بھتیجے کی فاتحہ چہلم 14 مئی کو گلشن اقبال میں منعقد کرنے کا اعلان کیا گیا۔



سانحہ نشتر پارک پر سنی تحریک کا صبر

تحریر: محمد ثروت اعجاز قادری

12 ربیع الاول 1727ھ بمطابق 11 اپریل 2006ء جب پورے عالم اسلام میں نور مجسم رحمت عالم سرکار دو عالم ﷺ کی ولادت باسعادت کا میلاد منایا جارہا تھا اس مبارک و مسعود موقع پر نشتر پارک کراچی میں شہر کے مرکزی جلسہ عید میلاد النبی ﷺ میں بم دھماکے کے ذریعے جید علماء و مشائخ اور رہنما سنی تحریک سمیت شمع رسالت کے پروانوں کو خون میں نہلا دیا گیا۔ اس بم دھماکے کے سانحے میں ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت امیر شہدائے عید میلاد النبی ﷺ سنی تحریک کے سربراہ محمد عباس قادری، مرکزی رہنما افتخار بھٹی، محمد اکرم قادری، ڈاکٹر عبد القدیر عباسی، موسیٰ قادری سمیت خواجہ آباد شریف کے مسند نشین صاحبزادہ علامہ فرید الحسین شاہ کاظمی، دارالعلوم امجدیہ کے صدر مدرس علامہ مختار احمد قادری، مولانا وزیر حسین چشتی، مولانا عبد الوحید بندیالوی، حافظ محمد تقی، حاجی محمد حنیف بلو، آصف حسین فیانی سمیت جید علماء و مشائخ سمیت 72 غلامانِ مصطفی ﷺ نے جام شہادت نوش کیا۔ جبکہ مولانا ریاض الدین قادری، مولانا محمد اشرف گورمانی، مولانا عبد الوھاب قادری، طارق محبوب، سلیم عطاری، جیسے متحرک اور فعال سینکڑوں عاشقان مصطفی ﷺ زخمی ہو کر غلامی رسول میں غازی ہوئے۔ ابھی غلامان مصطفی ﷺ سانحہ فیضان مدینہ میں پیش آنے والے واقعے کے باعث 31 سے زائد خواتین اور 6 بچے، بچیوں کی شہادت کے جانکاہ حادثہ پر مغموم تھے اور حیرت انگیز طور پر اس سانحے کو بھی بغیر کسی تفتیش اور تحقیق کے بھگدڑ کا

واقعہ قرار دے دیا گیا تھا لیکن یہ بات ریکارڈ پر ہے کہ اس سانحے کے بعد حکومت اور انتظامیہ کی توجہ متوقع اور ممکنہ دہشتگردی کی جانب مبذول کروائی گئی تھی لیکن حکومت اور انتظامیہ نے اس کا کوئی سنجیدہ نوٹس نہیں لیا اور بالآخر سانحہ نشتر پارک کا واقعہ پیش آیا کیا یہ سب لوگ مذہبی فرقہ منافرت اور فرقہ واریت پھیلانے والے لوگ تھے کیا ان لوگوں کے سروں کی کوئی قیمت مقرر تھی۔ کیا یہ تمام شہدائے میلاد مصطفی ﷺ دہشت گرد تھے؟ کیا ان کی حب الوطنی مشکوک تھی؟ نہیں ایسا نہیں تھا یہ سب اللہ تعالیٰ کے وہ مقرب بندے تھے جو اللہ کے محبوب ہادی برحق حضرت محمد ﷺ کی محبت میں غلامی رسول ﷺ کا راستہ اختیار کیے ہوئے تھے۔ ان میں سے نہ تو کسی کے سر کی قیمت تھی اور نہ ہی کوئی دہشت گردی اور تخریب کاری سے کوئی منسوب تھا یہ سب تحریک تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے امین اور پاکستان کے محاذ تھے یہ بانیان پاکستان کی اولاد تھے اور تاریخ پر سرسری نظر ڈالی جائے تو سب سے پہلے 1920ء میں نظریہ پاکستان پیش کرنے والے حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے پیروکار تھے یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ علماء اہلسنت نے برصغیر میں جہاد آزادی کا متفقہ فتویٰ جاری کیا اور انگریزوں سے ہندوستان کو آزاد کرانے کے لیے گراں قدر قربانیاں دیں اور سنی کانفرنسوں سے انعقاد کے ذریعے قیام پاکستان کی بہار میں ہوئی۔ سب سے پہلی سنی کانفرنس امام احمد رضا کی نگرانی میں 1897ء پٹنہ بہار میں ہوئی۔ دوسری سنی کانفرنس بریلی شریف میں حجۃ الاسلام حضرت مولانا حامد رضا خان کی صدارت میں 20 فروری 1920ء کو ہوئی۔ تیسری سنی کانفرنس جامعہ نعیمیہ مراد آباد صدر الافاضل مفتی سید نعیم الدین مراد آبادی کی نگرانی میں 16 تا 19 مارچ 1925ء میں منعقد ہوئی تھی۔ سنی کانفرنس ضلع مظفر گڑھ صوبہ بہار میں 16 تا 18 مئی 1930ء میں ہوئی اور آٹھویں عظیم الشان آل انڈیا کانفرنس بنارس میں 27 تا 30 اپریل 1946ء میں ہوئی۔ مبلغ اعظم علامہ محمد عبد العلیم صدیقی نے قائد اعظم محمد علی جناح کی ہدایت پر یورپ

،امریکہ اور بلاد اسلامیہ میں مطالبہ پاکستان کے لیے راہ ہموار کی تو بانی پاکستان نے انہیں سفیر پاکستان کا خطاب عطا کیا اور مولانا عبدالحامد بدایونی نے سرحد میں ریفرنڈم میں کامیابی کے لیے کلیدی کردار ادا کیا تو قائداعظم نے انہیں فاتح سرحد قرار دیا بالآخر علماء اہلسنت ومشائخ عظام کی قربانیوں کے نتیجے میں 27 رمضان المبارک 1947ء کو دنیا کے نقشے پر نظریہ اسلام کی بنیاد پر پاکستان معرض وجود میں آیا اور قیام پاکستان کے بعد جب مسلسل مارشل لاؤں کے باعث پاکستان کی نظریاتی جڑوں کو پاکستان کے ماضی کے حکمرانوں کے ذریعے کھوکھلا کیا جانے لگا تو 27 رمضان المبارک 1990ء میں بانی سنی تحریک شہید اہلسنت محمد سلیم قادری کی سربراہی میں پاکستان کی نظریاتی اساس کے تحفظ کے لیے سنی تحریک کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس تحریک کے بانیان میں امیر شہدائے میلاد النبی ﷺ محمد عباس قادری ،سلیم رضا ،عبدالعزیز چشتی ،افتخار بھٹی ،محمد اکرم قادری اور دیگر نوجوان شامل تھے جن میں سے بیشتر پہلے ہی شہادت کی سعادت حاصل کیے ہوئے ہیں۔ سنی تحریک بانیان پاکستان کی اولادوں نے ملک کے تحفظ اور اپنے اسلاف کے مجاہدانہ اور حریت پسندی کے کردار کو زندہ رکھنے کے لیے قائم کی۔ امیر شہدائے اہلسنت محمد سلیم قادری نے بھی نماز جمعہ کی امامت کے لیے جاتے ہوئے 25 صفر 2001ء میں جام شہادت نوش کیا اور ان کے بعد سنی تحریک کے سربراہ امیر شہدائے عید میلاد النبی ﷺ اور ان کے جانثار ساتھیوں افتخار احمد بھٹی ،محمد اکرم قادری ،ڈاکٹر عبدالقدیر عباسی ،نے بھی 12 ربیع الاول کو نماز مغرب کے دوران جام شہادت نوش کر کے یہ ثابت کر دیا کہ ناموس مصطفی ﷺ کے تحفظ اور پاکستان کے استحکام اور سربلندی کے لیے سر تو کٹوا سکتے ہیں لیکن باطل اور طاغونی قوتوں کے نہ تو حاشیہ بردار بن سکتے ہیں اور نہ ان سے اپنے نصب العین کا سودا کر سکتے ہیں۔ سنی تحریک کی تاریخ میں غلامی رسول ﷺ میں موت کو گلے لگا کر شہادت کی سعادت حاصل کرنے والوں کی ایک طویل فہرست ہے۔ جس کی تعداد

کم از کم 100 سے زیادہ ہے لیکن اپنے ہی وطن کی پاسبانی کی جدوجہد کرنے والوں کو دہشت گردی اور ٹارگٹ کلنگ کے ذریعے ختم کر دینے سے تحریک تحفظ ناموس رسالت ﷺ کو روکا جا سکتا ہے یا عشق مصطفی ﷺ کی فروزاں شمع کو گل کیا جا سکتا ہے تو یقیناً اس کا جواب نفی میں ہوگا۔ لیکن چالیس روز گزرنے کے باوجود شہدائے میلاد النبی ﷺ کا کوئی سراغ نہ ملنا ہر ذی شعور پاکستانی اور غلامان مصطفی ﷺ کے لیے تشویش اور اضطراب کا ہی باعث نہیں بلکہ ایک جانب موجودہ حکومت عالمی برادری کے ساتھ مل کر بین الاقوامی سطح پر دہشت گردی کے خاتمے کی داعی ہے لیکن خود اپنے وطن میں دہشت گردی کو روکنا تو بڑی بات ہے ان واقعات کو کم کرنے کے لیے بھی حکومت بالکل بے بس نظر آئی ہے۔ سانحہ فیضان مدینہ اور سانحہ نشتر پارک سے حکومت اور انتظامیہ اپنے آپ کو قطعی طور پر بری الذمہ نہیں قرار دے سکتی ہے۔

یہ بات اب زبان زد عام ہے کہ صدر وزیر اعظم اور کور کمانڈر پر حملہ کرنے والے تو آن واحد میں قانون کے شکنجوں میں جکڑ لیے جاتے ہیں لیکن علماء ومشائخ اور غلامان رسول ﷺ کے قاتل کیوں اور کیسے قانون سے بچے رہتے ہیں۔

قائدین سنی تحریک اور علماء ومشائخ سمیت غلامان مصطفی ﷺ رسالت کے پروانے ہونے کے علاوہ محافظان پاکستان بھی ہیں اگر محب وطن پاکستانیوں کے ساتھ انصاف میں امتیاز برتنے کی رفتار یہی رہی تو حاکم بدترین دشمنان پاکستان کے راستے اور کامیابی کو روکنا ناممکن نہیں رہے گا۔

لہٰذا اس عظیم سانحہ سے پیدا ہونے والی صورت حال کے موقع پر متحد ہو کر ہی شہدائے عید میلاد النبی ﷺ کے عظیم مشن کو جاری رکھا جا سکتا ہے۔ ہم اپنے قائد کی روح سے یہ عہد کرتے ہیں کہ ناموس مصطفی ﷺ اور تحفظ پاکستان کے لیے بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

❖❖❖

یہ شہادت کہ،گہ الفت میں قدم رکھنا

سبحان ربی اعلیٰ، سبحان ربی اعلیٰ، سبحان ربی اعلیٰ، اللہ اکبر کی صدا کے ساتھ ہی فضاء میں بارود کی بو سی پھیل گئی اور نشتر پارک کے چہار اطراف ایمبولینسوں کے سائرن بجنے لگے۔شہر میں ایمرجنسی کی صورت حال، اسپتالوں میں زخمیوں اور دم توڑتے افراد کے لواحقین کی آہ و پکار سے عجب دلسوز مناظر چشم انسانی دیکھ رہی تھی اور ایک جانب شیطان اور اس کے چیلے محو رقص تھے۔ باغوں میں خاص اہتمام ہو رہا ہے پر یہاں کا ہر مکین بے پناں مسرور و شاداں دکھائی دے رہا ہے ایک ایسا سماں ہے جس سے اندازہ ہو رہا ہے کہ کوئی خاص دربار لگنے والا ہے اور کچھ انتہائی خاص لوگوں کی آمد ہے۔ عجب منظر ہے فرشتے سرگوشی میں کچھ باتیں کر رہے ہیں سمجھ میں یوں آیا کہ وہ آنے والوں پر رشک کر رہے ہیں۔فضاء روح کو معطر کر دینے والی خوشبو سے بسی ہوئی کیفیت میں حسن و جمال چھلکتا جا رہا ہے ایک اطمینان و سکون ہر سو پھیلا ہے۔

ایک تخت پر روشن چہرہ نوجوان رونق افزاح ایسا جلوہ کہ انسانی آنکھ تاب نہ لا سکے۔اس کی چال ڈھال میں ایک آن۔اس کے قدموں میں ردھم ہے لیکن ساتھ ہی ایک مضطرب کی لہر بھی اسی وجود میں محسوس کر رہا ہوں جیسے کسی سے ملنے کی خواہش بام عروج پر ہو۔میں ذرا مضطرب ہو کر دیکھتا ہوں۔ چہرہ کچھ جانا پہچانا سا معلوم ہوتا ہے۔مانوس سے خدو خال نوجوان ذرا قریب آتا ہے۔نگاہ اس کے چہرے پر پڑھتے ہی زبان سے بے اختیار نکلتا ہے،سلیم قادری۔

سلیم قادری کو یوں اس مقام اس طرح دیکھ کر دل پر عجیب کیفیت سی طاری ہو جاتی ہے۔جس میں شکر بھی صد سرشاری بھی آنکھیں چار ہوتے ہی درود و سلام آواز بلند ہوتا ہے کیا حال ہے میں پوچھتا ہوں۔سلیم قادری پر انتہائی خوشی طاری ہے جسے اس کی باہیں بے تاب ہوں اس کا سینہ مچل رہا ہو کسی کو اپنی اندر سمیٹ لینے کے لیے۔میں دوبارہ پوچھتا ہوں کہ کیا ماجرا ہے آج اس قدر نافضا روح کو معطر کر دینے والی خوشبو سے بسی راضی کس بات پر ہوئی ہے۔کیفیت میں حسن و جمال چھلک رہا ہے ایسی کیا خوشی ہے۔

جس پر ہم اس قدر پھولے نہیں سمار ہے ہیں سلیم قادری کی آنکھوں سے ایسی خوشی کے موتی امڈ آتے ہیں۔صاجزادہ آخر میں خوشی کیوں نہ مناؤ جبکہ سرکار مدینہ ﷺ خود تبسیم ہوں اور جنت کے اعلیٰ مدارج کے دروازے کھولے جا چکے ہوں کہ ان غلاموں کا ایک قافلہ فرشتوں کے جھرمٹ میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے حکم سے داخل ہونے والا ہے۔یہ کون ہے؟ ارے یہ تو امیر شہدائے عید میلاد النبی ﷺ محمد عباس قادری اور ان کے رفقا شہید افتخار بھٹی ،شہید محمد اکرم قادی شہید، ڈاکٹر عبدالقدیر عباسی ہیں۔اس کے ساتھ ہی اللہ اکبر کا نعرہ بلند ہوتا ہے۔

میرے ساتھی ،میرے بھائی، میرے کارکن اور سب سے بڑھ کر غلامان مصطفی ﷺ ہر لمحہ سنیت کے نفاذ کے فروغ کے لیے جام شہادت پینے کے لیے تیار سر دار چلے آتے ہیں۔سلیم قادری کے مشن کی بہارین جو پھیلتی چلی جا رہی ہیں۔ربیع النور ﷺ کی محافل کی رونقیں مشرق و مغرب کے ہر کونے میں سج رہی ہیں۔ یارسول اللہ ﷺ یا مدد کے فلک شگاف نعرے اور سنی تحریک کے جان نثاران بڑھتا ہوا قافلہ کیا یہ سب کسی خوشی سے کم ہے۔عالم بالا اسے دیکھنے والے جب سجدہ ریز ہونے والے سروں کو عماموں میں دیکھتے ہیں تو درود و سلام کی صدائیں بلند ہوتی ہیں۔وہ سب کچھ ٹھیک ہے لیکن آج خصوصی انجام کیوں۔ یہ بے قراری کیوں ،سلیم قادری صاجزادہ کیا

آپ کو معلوم نہیں آج کیا دن، کیوں نہیں۔

آج 12 ربیع الاول ہے سرکار مدینہ ﷺ کی آمد کا جشن کائنات کا ذرہ ذرہ منا رہا ہے۔ بالکل ٹھیک اور ایسی ہی ایک بہاروں بھری محفل کا نشتر پارک میں بھی اہتمام تھا۔ تو پھر کیا یہ تو دن ہی محفل سجانے، درود و سلام پڑھنے پڑھانے کا، یارسول اللہ ﷺ یامدد کے عزم کو زندہ کرنے کا ہے۔

لیکن عشق مصطفیٰ ﷺ کا وہ نظارہ اطاعت و رضا کا وہ پیمانہ تو آج زمین فانی پر انسانیت نے دیکھا ہے۔ اس سے غلامان سرکار مدینہ ﷺ کے سر فخر سے بلند ہو گئے۔ کیوں؟ اس لیے کہ آج جاں نثاران مصطفیٰ ﷺ نے انفرادی نہیں اجتماعی طور پر بشارت پائی ہے۔ نشتر پارک کی خاک کی زمین پر شہداء کے لہو سے مثل فلک کر دیا ہے۔ میرے ساتھی عباس قادری، اکرم قادری، افتخار بھٹی، ڈاکٹر عبدالقدیر عباسی اور دیگر کارکن اپنے لباس عروسی سے دیکھے وہ چلے آتے ہیں۔



ملک کی مذہبی تاریخ کا المیہ

تحریر: حاجی غلام محمد نورانی

سانحہ نشتر پارک پاکستان کی تاریخ میں جشن عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر رونما ہونے والا ہماری قومی اور ملی تاریخ کا ایک ایسا سیاہ باب ہے جس میں آن واحد میں 72 علماء و مشائخ سمیت بیشتر ہر دلعزیز شخصیات شہادت پا گئیں۔ ان شخصیات میں جہاں علامہ فرید الحسین کاظمی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا مختار احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالوحید بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا قاری وزیر حسین چشتی رحمۃ اللہ علیہ جیسے جید علماء و مشائخ شہید ہوئے ہیں وہیں اس المناک واقعہ کا سب سے زیادہ غمناک پہلو سنی تحریک کی صف اول کی تمام قیادت کا بیک وقت شہادت پانا ہے۔ ویسے تو سنی تحریک ملک کے مذہبی حلقوں کی ایک ایسی تنظیم ہے جس کی تاریخ اپنی تشکیل سے لے کر آج تک شہادتوں سے بھری پڑی ہے اس تحریک کا قیام شہید اہل سنت محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ جیسے عاشق رسول کے ہاتھوں عمل میں آیا تھا۔ اس تحریک کا مقصد نوجوانان غلامان مصطفیٰ ﷺ کو مجتمع کر کے عظمت مصطفیٰ ﷺ کی تحریک کو پروان چڑھانا تھا یہ اور بات ہے کہ روز اول سے ہی اس تنظیم سے خائف بعض قوتوں نے اس کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈے کے ذریعے اسے بدنام کرنے کی کوشش کی لیکن شمع رسالت کے پروانوں کی یہ تحریک تمام تر منفی ہتھکنڈوں کے باوجود روز بروز مقبول ہوتی چلی گئی۔ مقبولیت کی بنیادی وجہ عشق مصطفیٰ ﷺ کا وہ لازوال پیغام تھا جو کہ ہر غلام مصطفیٰ ﷺ کے دلوں کی آواز اور ان کے جذبات کی ترجمانی تھی۔ ویسے تو سنی تحریک کی تاریخ میں شہدائے غلامان

مصطفی ﷺ کی فہرست بہت طویل ہے لیکن 11 اپریل 2006ء، 12 ربیع الاول کے روز سانحہ نشتر پارک کے حوالے سے سنی تحریک کے سربراہ محمد عباس قادری، مرکزی رہنماؤں افتخار احمد بھٹی، محمد اکرم قادری، ڈاکٹر عبدالقدیر عباسی کی شہادت جس انداز میں ہوئی ہے اس سے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسا کہ اس ٹارگٹ کلنگ کا واقعہ سنی تحریک کے صف اول کے قائدین کے لیے ہی تیار کیا گیا تھا۔ یہ میری رائے نہیں اس عظیم سانحے کے بعد یہ رائے عوام کی اکثریت کی ہے اور اپنی اس رائے کے لیے عوام کی مختلف توجیہات بھی ہیں ہم یہاں اس تفصیل میں جائے بغیر سنی تحریک کی شہادتوں کی تاریخ کے حوالے سے صرف یہ بتانا چاہیں گے کہ شہید اہل سنت محمد سلیم قادری گھر سے نماز جمعہ پڑھانے کے لیے بچوں کے ہمراہ مسجد جا رہے تھے کہ پہلے سے گھات لگائے ہوئے دہشت گردوں کے ہاتھوں بدترین دہشت گردی کا نشانہ بن کر جام شہادت نوش کیا اور اسی طرح سنی تحریک کے سربراہ محمد عباس قادری اور مرکزی قائدین محمد افتخار بھٹی، محمد اکرم قادری، ڈاکٹر عبدالقدیر عباسی نے ذکر مصطفی ﷺ کی روحانی اور نورانی محفل میں نماز مغرب کے دوران شہادت کی سعادت پا کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زندہ و جاوید ہو گئے۔

شہید اہل سنت محمد سلیم قادری کو جن ہزاروں لوگوں نے قریب سے دیکھا ہے ان کے مطابق وہ ایک صالح نوجوان اور سچے عاشق رسول ﷺ اور فکر امام احمد رضا کے پیغام کو عام کرنے میں شب و روز سرگرم عمل تھے۔ ان کی شہادت کے جانکاہ حادثے کے بعد سنی تحریک کی مجلس مشاورت کے طویل غور و خوض کے بعد محمد عباس قادری کو سنی تحریک کا سربراہ بنایا گیا تھا وہ بھی ایک دین دار متشرع اور عشق مصطفی ﷺ کا جام پیئے ہوئے فکر امام احمد رضا کے بہت بڑے امین تھے۔ ان کی ذاتی زندگی سادہ اور ان کا عمل احکامات مصطفی ﷺ کے مطابق تھا۔ وہ لائنز ایریا میں رہتے تھے جبکہ سنی تحریک کے بانی سربراہ شہید اہل سنت محمد سلیم قادری بلدیہ ٹاؤن

میں اور افتخار احمد بھٹی بھی بلدیہ ٹاؤن میں اور محمد اکرم قادری نیو کراچی میں جبکہ ڈاکٹر عبدالقدیر عباسی شاہ فیصل کالونی سے تعلق رکھتے تھے جو واضح طور پر اس بات کی علامت ہے کہ سنی تحریک کی قیادت متوسط طبقے سے تعلق رکھتی تھی اور عصر حاضر میں کسی بھی تحریک کی قیادت کے لیے جو ظاہری ضروری تقاضے ہوتے ہیں ان سے تحریک کی قیادت بہت دور تھی لیکن ان کے قلوب خوفِ خدا اور عشق مصطفی ﷺ کی دولت سے مالا مال تھے۔ جس کی بناء پر قرآن کے احکام کے مطابق تعداد کی قلت اور کثرت اور ظاہری وسائل کی پروا کیے بغیر تحفظ ناموس مصطفی ﷺ کی تحریک کو پورے ایمانی جوش و جذبے سے جاری رکھا اور اس کے ساتھ ساتھ کراچی کے غریب علاقوں میں اہلِ سنت خدمت کمیٹی کے ذریعے فلاحی ڈسپنسریوں اور مدارس کے ذریعے دکھی انسانیت کی خدمت اور نئی نسل کو دین اسلام سے روشناس کرانے کا اہتمام بھی کیا اور پھر یہی نہیں ہر سال رمضان المبارک کے موقع پر کراچی کے ہزاروں نادار، مفلس اور غریب لوگوں کو عید کی خوشیوں میں شریک کرنے کے لیے کروڑوں روپے کا امدادی سامان تقسیم کرنا بھی سنی تحریک کا طریقہ رہا ہے۔ جبکہ افغانستان اور زلزلہ زدگان کے لیے بھی کروڑوں روپے کا امدادی سامان جمع کر کے متاثرین تک پہنچانا بھی سنی تحریک کے سربراہ محمد عباس قادری، افتخار احمد بھٹی، محمد اکرم قادری اور ڈاکٹر عبدالقدیر عباسی کی دن و رات کی کوششوں کا نتیجہ ہے ان قائدین نے ان اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لیے تحریک کے ہزاروں کارکنوں کو متحرک اور فعال کیا اور جذبہ صادق ہونے کے باعث ان عظیم منصوبوں کو کامیابی سے بھی ہمکنار کیا۔ سنی تحریک کی خدمات کے یہ وہ روشن پہلو ہیں جسے نہ تو جھٹلایا جا سکتا ہے اور نہ ہی دھندلایا جا سکتا ہے۔ اس کے باوجود سنی تحریک کو اپنے مشن کو آگے بڑھانے میں ہمیشہ مختلف نوعیت کے مسائل کا بھی سامنا رہا ہے۔ لیکن سنی تحریک کی قیادت نے ہمیشہ مسائل کو افہام و تفہیم کے معروف طور طریقوں سے حل کرنے کی آخری حد تک کوششیں کیں اور سنی تحریک

کے سربراہ محمد عباس قادری سے لے کر افتخار احمد بھٹی، محمد اکرم قادری اور ڈاکٹر عبدالقدیر عباسی نے تمام مصائب اور مشکلات کا مقابلہ صبر کے ذریعے کیا اور اپنے کارکنوں کو ہر رہنما اور کارکن کی شہادت کے بعد پرامن رہنے کا عملی درس دیا۔ سنی تحریک کے کردار و عمل میں ہمیشہ یکسانیت دیکھی گئی جس کا عملی مظاہرہ چشم فلک نے سنی قیادت کی صف اول کی شہادت کے وقت بخوبی دیکھ لیا ہے۔ سانحہ نشتر پارک کے باعث متعدد خواتین کے سہاگ اجڑ گئے اور سینکڑوں بچے یتیم اور سینکڑوں گھرانے کفالت سے محروم ہو چکے ہیں۔ اس کے باوجود اس سانحہ کی سازش کا کوئی سراغ نہیں لگایا جاسکا ہے اور نہ ہی حکومت نے اس سانحے کے موقع پر جتنے وعدے کیے تھے ان وعدوں میں سے اب تک کوئی وعدہ پورا کیا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کیا نشتر پارک میں شہید ہونے والے مسلمان اور پاکستانی نہیں تھے؟ اگر اس بات کا جواب نفی میں نہیں مثبت ہے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دکھوں کا یہ مداوا کب اور کیسے پورا ہوگا۔ سنی تحریک بانیانِ پاکستان کی اولادوں پر مشتمل ہے۔ جن کے اکابر علماء و مشائخ اسلاف اور آباؤ اجداد نے اپنا خون دے کر پاکستان کو قائم کیا ہے اور انشاء اللہ ان کی یہ اولادیں تمام تر ناانصافیوں اور ظلم وستم کے باوجود کسی بھی صورت میں دامن مصطفیٰ ﷺ کو نہیں چھوڑ سکتے ہیں اور نہ ہی پاکستان کے دفاع کے حق سے دستبردار ہوں گے۔



خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

تحریر: حنیف عابد

12 ربیع الاول کا سورج جب طلوع ہوا تو پاکستان کے دیگر شہروں کی طرح کراچی کے باسی بھی سرکارِ دو عالم خاتم النبیین رحمت للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت مبارکہ کا جشن منانے کے لیے بیدار ہو رہے تھے ہر سو خوشی، مسرت اور انبساط کی فضا چھائی ہوئی تھی عاشقانِ رسول جوق در جوق تیار ہو کر گھروں سے نکل رہے تھے۔ ہر علاقے اور محلے میں کسی نہ کسی سطح پر میلادِ مصطفیٰ ﷺ منانے والے مصروفِ عمل تھے دن بھر کی چہل پہل کے بعد سر شام شہر بھر سے ریلیاں اور قافلے جوق در جوق نشتر پارک میں جمع ہونا شروع ہو گئے جہاں جماعت اہلِ سنت پاکستان کی میزبانی میں میلادِ مصطفیٰ کا سب سے بڑا اجتماع منعقد ہوتا ہے جس میں مسلک اہلِ سنت سے تعلق رکھنے والی تمام جماعتیں اور تنظیمیں بھرپور انداز میں شریک ہوتی ہیں نماز عصر کی اذانیں نشتر پارک کے اطراف میں گونج رہی تھیں کہ مختلف جماعتوں کے قائدین اور رہنما اپنے کارکنان کے جلوس میں نشتر پارک پہنچنا شروع ہو گئے اس دوران سنی تحریک کے سربراہ عباس قادری، مولانا افتخار بھٹی، مولانا اکرم قادری، ڈاکٹر عبدالقدیر عباسی اور دیگر کے ہمراہ پنڈال میں داخل ہوئے ان کی آمد پر پنڈال میں موجود لوگوں نے پرتپاک استقبال کیا۔ سنی تحریک کے قائدین بلاشبہ عوام اہلِ سنت کے لیے جدوجہد اور ان کے قائدین کی قربانیوں نے بلاشبہ عوام کے دلوں میں بسے ہیں مسلک اہلِ سنت کے دلوں میں جگہ بنائی ہے خواہ عام آدمی کی سیاسی وابستگی کسی

کے ساتھ ہو وہ سنی تحریک کے قائدین کا احترام ضرور کرتا ہے۔

نشتر پارک میں مولانا شاہ تراب الحق قادری کے خطاب کے بعد نماز مغرب کی ادائیگی کے لیے علماء کرام قائدین اور مشائخ عظام نشتر پارک میں بنے ہوئے اسٹیج پر نماز کے لیے اپنی صفیں درست کرنے کے لیے کھڑے ہوئے تو راقم الحروف اسٹیج کے نزدیک موجود تھا اسٹیج پر موجود مولانا اکرم قادری اور مولانا افتخار بھٹی نے مجھے آواز دی اور کہا کہ آئیں حنیف عابد نماز ادا کریں۔ میں نے کہا کہ آپ شروع کریں میں وضو کر کے آتا ہوں یہ کہہ کر میں صحافیوں کے لیے لگے ہوئے ٹینٹ میں آگیا اور پانی دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے نماز ادا نہیں کر سکا ابھی ہم آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ اچانک ایک دھماکہ ہوا اور ہماری آنکھوں کے سامنے اسٹیج کے برابر میں ایک دھوئیں کا گولہ نمودار ہوگیا۔ چند ساعتوں کے بعد یہ دھواں چھٹا تو اسٹیج پر علماء کرام موجود نہیں تھے ایک قیامتِ صغریٰ تھی جو چند لمحوں میں نشتر پارک پر نازل ہو چکی تھی لوگ سکتہ کی کیفیت سے جب باہر نکلے تو دیوانہ وار اسٹیج کی جانب بڑھے جہاں متعدد علماء کرام جام شہادت نوش کر چکے تھے متعدد قائدین زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا اپنے چاہنے والوں کو صبر اور حوصلے کی تلقین کر رہے تھے۔

سانحہ نشتر پارک پاکستان کی تاریخ کا سب سے عظیم حانحہ ہے جس نے عوام اہلِ سنت کے سروں کے تاج اور انمول علماء کو ان سے چھین کر کبھی مندمل نہ ہونے والا زخم دیا ہے۔ اس سانحہ میں جہاں اور بہت سے عظیم لوگ ہم سے رخصت ہوئے ہیں مولانا اکرم قادری جیسے نہایت خلیق مرنجان مرنج اور انسان دوست انسان سے بھی ہم محروم ہو گئے ہیں مولانا اکرم قادری سے میرا تعلق سنی تحریک کے بانی سربراہ مولانا سلیم قادری کی شہادت کے بعد قائم ہوا تھا۔ جو وقت کے ساتھ ساتھ قربت اور اپنائیت میں تبدیل ہوتا چلا گیا۔ مولانا اکرم قادری جو سنی تحریک کے شعبہ اطلاعات و نشریات کے نگراں تھے اپنے اخلاق اور نفاست کی وجہ سے صحافیوں میں مقبولیت

رکھتے تھے میرے ساتھ ان کا مربیانہ رویہ ذاتی مراسم میں تبدیل ہو چکا تھا دو تین ہفتہ تک اگر فون پر بات نہ ہو سکے تو وہ خود فون کر کے اصرار شروع کر دیتے کہ بھائی بہت دن ہو گئے آپ کی صورت نہیں دیکھی آج رات کا کھانا میرے ساتھ کھائیں تاکہ آپ سے اس بہانے ملاقات ہو سکے پیشہ ورانہ مصروفیات کے باعث اگر میں انکار کرتا تو کسی اور وقت کا وعدہ لیے بغیر وہ فون بند نہیں کرتے تھے اور جب میں مرکز اہلِ سنت پہنچتا تو کھانے کے دوران وہ کہتے کہ کھانا تو ایک بہانہ ہے دراصل اس مسئلہ پر آپ کی رائے لینا تھی بلاشبہ سنی تحریک کے معاملات ہوں یا مولانا اکرم قادری کی ذات سے جڑا کوئی مسئلہ ہو وہ مجھ سے مشورہ ضرور کرتے تھے۔ انتخابات میں حصہ لینے کا پروگرام ہو یا سنی تحریک کے خلاف ہونے والی کارروائیاں مولانا ہر ایشو پر گھنٹوں مختلف پہلوؤں سے میرے ساتھ گفتگو کرنے کے بعد کوئی حتمی فیصلہ کرتے تھے۔

12 ربیع الاول کے دن جب میں نشتر پارک میں بیٹھا ہوا قائدین کی آمد کا انتظار کر رہا تھا اس وقت میں نے مولانا اکرم قادری کو موبائل پر فون کیا اور پوچھا: حضرت کہاں ہیں؟ تو مولانا اکرم قادری نے جواب دیا کہ حضرت ریلی میں گھرے ہوئے ہیں آدھے گھنٹے میں نشتر پارک میں پہنچ جائیں گے اور واضح رہے کہ میں مولانا اکرم قادری کو اور وہ مجھے حضرت کہہ کر مخاطب کرتے تھے۔ مولانا اکرم قادری جب نشتر پارک پہنچے تو سیدھے میرے پاس آئے اور کہا کہ حضرت آج رات میں وقت نکالیں، کھانا ساتھ کھائیں گے۔ میں نے ان سے کہا کہ دیر ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا: رات 12 بجے تک میں انتظار کر سکتا ہوں اسے زیادہ نہ کرائیے گا اور میں نے ان کی دعوت قبول کر لی۔ اس وقت کسے معلوم تھا کہ یہ وہ آخری دعوت ہے جو کبھی نہیں ہوئی اور سر سے پاؤں تک محبت اور عشق رسالت مآب میں ڈوبا ہوا یہ چمکتا ستارہ غروب ہو جائے گا۔

❖❖❖

محمد اکرم قادری خود مستجاب الدعوات ہو گئے

تحریر: محمد امین راجوانی

سنی تحریک کی قیادت محمد عباس قادری، افتخار احمد بھٹی، محمد اکرم قادری، ڈاکٹر عبدالقدیر عباسی کی عید میلاد النبی ﷺ کی مبارک ساعتوں کے موقع پر نشتر پارک کے سانحے میں شہادتوں نے جہاں عوام اہل سنت کے سروں کو فخر سے بلند کر دیا ہے وہیں اس سانحے کے باعث عالم اسلام سوگوار اور پاکستان کے عوام میں سخت غم و غصہ اور اشتعال پایا جاتا ہے۔ سنی تحریک اپنے قیام کے روز ہی سے ایک ملک گیر تنظیم رہی ہے یہ اور بات ہے کہ غلامی رسول کا راستہ اختیار کرنے اور پاکستان سے جذباتی لگاؤ کے باعث اس تحریک نے اپنے ہر شہید کی شہادت پر صبر و تحمل کا بے مثال مظاہرہ کیا ہے لیکن سانحہ نشتر پارک کے بعد سے تسلسل کے ساتھ سنی تحریک کے مقابلے میں نسبتاً کم عوامی مقبولیت رکھنے والی بعض جماعتیں اس سانحے کے رد عمل میں لوگوں کی جانب سے توڑ پھوڑ کے پر تشدد واقعات کو اس تحریک کے پرامن کارکنوں سے منسوب کر کے شہداء کے لواحقین کے زخموں پر نمک پاشی کر رہی ہیں حالانکہ اس عظیم سانحے کے بعد سنی تحریک کی نگراں کمیٹی کی جانب سے حکومت کو 48 گھنٹے کا الٹی میٹم دیا گیا تھا لیکن بعد ازاں وسیع تر ملکی مفاد اور قوم کے اتحاد کے پیش نظر اپنے مطالبات اور موقف پر برقرار رہتے ہوئے تحریک کی نگراں کمیٹی نے 48 گھنٹے کے الٹی میٹم کو موخر کرنے کا دوٹوک اور فراخدلانہ اعلان کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ سنی تحریک ایک پرامن اور محب وطن جماعت ہے۔ محمد عباس قادری نے اپنی

شہادت سے قبل اپنے قتل کی ایک افواہ کے بعد پریس کانفرنس اور نشتر پارک میں ہونے والی لبیک یا رسول اللہ کانفرنس میں اپنے خطاب کے دوران سنی تحریک کے نصب العین کو واضح کرتے ہوئے کہا تھا کہ شہادت ہماری منزل ہے اور پھر پوری قیادت افتخار احمد بھٹی، محمد اکرم قادری، ڈاکٹر عبدالقدیر عباسی نے 12 ربیع الاول کے موقع پر شہادت کی سعادت حاصل کر کے یہ اعلان کیا کہ غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے۔

سنی تحریک کے قائدین میں ویسے تو سربراہ سنی تحریک سے لے کر ڈاکٹر عبدالقدیر عباسی تک سب ہی منکسر المزاج شخصیت کے مالک تھے لیکن محمد اکرم قادری کا تبسم بھرا چہرہ اور ان کی دھیمی اور مدھم آواز میں گفتگو آج بھی کانوں میں رس گھول رہی ہے۔ محمد اکرم قادری کا شمار سنی تحریک کے بانیوں میں ہوتا ہے وہ زیادہ تر اندرون ملک تنظیمی دوروں کے علاوہ کراچی میں تنظیمی امور کی دیکھ بھال کرنے کے علاوہ اخباری مالکان اور مدیروں سے قریبی رابطہ رکھنے کے علاوہ تنظیم کو فعال اور مضبوط بنانے میں سرگرم عمل رہتے تھے اور سنی تحریک کے دیگر قائدین کی طرح وہ بھی ایک سچے اور پکے عاشق رسول تھے۔ ہر عاشق رسول ﷺ کا وہ جہاں بے حد احترام کیا کرتے تھے۔ وہیں وہ گستاخان رسول سے شدید نفرت بھی کیا کرتے تھے۔ محمد اکرم قادری تنظیمی کاموں میں بے حد مشغول رہنے کے باعث اپنے گھر میں بہت کم وقت دیا کرتے تھے لیکن تنظیم کو مضبوط بنانے کے لیے غلامان مصطفی ﷺ سے ان کا ہمیشہ قریبی رابطہ رہتا تھا جبکہ اپنی شہادت سے قبل محمد اکرم قادری نے باقاعدہ درس نظامی کی تعلیم بھی شروع کر رکھی تھی۔ ان کا یہ عمل بے شک دین مصطفی ﷺ سے ان کے جذباتی لگاؤ کا مستند ثبوت ہے۔ محمد اکرم قادری گذشتہ کئی سالوں سے ربیع الاول شریف کے بعد باقاعدگی سے اپنے اہل خانہ کے ہمراہ عمرے کی سعادت سے مستفیض ہوا کرتے تھے اور اس سال بھی انہوں نے حسب معمول عمرہ کا حتمی پروگرام مرتب

کر رکھا تھا جوان کی شہادت کے باعث زیارت حرمین شریفین کے بجائے براہِ
راست انہیں سرکارِ دو عالم ﷺ کے طفیل اقدس سے باقاعدہ بارگاہِ ربّ العزت میں
قبول کرلیا گیا اور یوں محمد اکرم قادری کی ذات خود اب مستجاب الدعوات ہو چکی ہے۔
گویا کہ ان کی شہادت سے ان کی بیوہ اور بچے اپنے والد کے سایہ سے محروم ہو کر یتیم
ہو چکے ہیں لیکن ان کے خاندان کے لوگ قابل رشک ہیں جنہیں محمد اکرم قادری جیسی
شخصیت کے باعث دنیا اور آخرت میں عزت و عظمت کا مقام ملا ہے۔ محمد اکرم قادری
سادہ طبیعت کے مالک ہونے کے علاوہ فقیرانہ زندگی بسر کرنے والے ایسے درویش
تھے جن کی زبان پر بہت کم گلے شکوے ہوا کرتے تھے۔ وہ سنی تحریک میں اپنے
منفرد عمامے کے باعث ہزاروں لوگوں میں بھی باآسانی پہچان لیا جایا کرتے تھے
لیکن جب بھی کسی سے ملتے تو پھر اس کے دل میں اپنا گھر بنالیا کرتے تھے۔ محمد اکرم
قادری عام لوگوں میں بھی ہر دلعزیز شخصیت کے طور پر جانے پہچانے جاتے تھے اور
ان کی شخصیت کا یہ سب سے بڑا کمال تھا کہ انہیں غصہ بہت کم آیا کرتا تھا اور جب کبھی
کبھار غصہ ان پر غالب ہونے لگتا تھا تو بھی وہ خود غصے پر غالب آکر غصے کو مغلوب کر
لیا کرتے تھے۔ اور کبھی بھی کسی سے اونچی آواز میں مخاطب نہیں ہوا کرتے تھے۔ وہ
اخلاص کا پیکر اور عہد وفا کا ایک ایسا مینارہ نور تھے جس کی روشنی تاقیامت دنیائے
سُنیت کو منور رکھے گی۔



مستانہ وار چلے آتے ہیں دیوانے تیرے

سربراہ سنی تحریک کی شہادت سے قبل مرکزی عید میلاد النبی ﷺ ریلی سے آخری خطاب

سنی تحریک کے زیر اہتمام ملک بھر اور آزاد کشمیر میں جشنِ عید میلاد النبی
ﷺ کے سلسلے میں میلاد ریلیاں نکالی گئیں جس میں حیدرآباد، میر پور خاص، بدین،
سجاول، دادو، لاڑکانہ، سکھر، خیر پور، گھوٹکی، صوبہ پنجاب میں لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ،
ملتان، حافظ آباد، فیصل آباد، راولپنڈی، اسلام آباد، سرحد میں پشاور، مانسہرہ، ایبٹ
آباد، بلوچستان میں سبی، خضدار، کوئٹہ، آزاد کشمیر، مظفر آباد جبکہ مرکزی ریلی لیاقت آباد
ڈاکخانہ سے نکالی گئی ریلی کے آغاز پر سربراہ سنی تحریک محمد عباس قادری نے خطاب
کرتے ہوئے کہا کہ جشنِ عید میلاد النبی ﷺ پورے عالم اسلام میں نہایت ہی
عقیدت و احترام سے منایا جارہا ہے میں تمام عالم اسلام کو عید میلاد النبی ﷺ پر
مبارکباد پیش کرتا ہوں، اس ماہِ مقدس کی نسبت سے بھائی چارگی، امن کو عام کرنے
کے لیے اپنا اہم کردار ادا کریں آج پوری دنیا خوشی سے جھوم رہی ہے کسی شاعر نے کیا
خوب کہا ہے:

نثار تیری چہل پہل پہ ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

عباس قادری نے اپنے خطاب میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ میلاد النبی
ﷺ کی مناسبت سے قومی و صوبائی سطح پر ہونے والی سیرت کانفرنس کا نام تبدیل
کرکے میلاد مصطفی ﷺ کانفرنس رکھا جائے تاکہ آئین کے تقاضے پورے ہوسکیں۔

حضور نبی کریم ﷺ کی عظمت ہمارے دلوں میں ایسی رچی بسی ہے اس کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں نکال سکتی۔ توہین آمیز خاکے شائع کرنے والے ڈنمارک و دیگر یورپی ممالک کے ذمہ داران اور ان ملکوں کے سربراہان انتہائی کم درجے کے احمق لوگ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عالمی سطح پر ایسا قانون بنایا جائے کہ حضور نبی کریم ﷺ سمیت کسی بھی نبی کی شان میں توہین کو قابل سزا جرم بنایا جائے۔ یہود و نصاریٰ کی سازشوں کو ناکام بناتے رہو۔ مسلمان اسلام کے پرچم کو بلند کریں اور انشاء اللہ اسلام کا پرچم بلند رہے گا اور لہراتا رہے گا انہوں نے کہا کہ ہم دو قومی نظریے رکھنے والے ہیں ہمارے اسلاف نے اسلام کی خاطر پاکستان کو حاصل کیا اور آج ان پر پاکستان کی زمین تنگ کی جارہی ہے دو قومی نظریئے کے ماننے والے اہلِ سنت کو دیوار سے لگانے اور ان کے ذمہ داران و کارکنان کو ٹارگٹ کیا جارہا ہے۔ بانیانِ پاکستان کی اولادوں کو تحفظ فراہم کیا جائے اور اہلِ سنت کے خلاف سازشوں کا سلسلہ بند کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ محکمہ اوقاف ختم کر کے علماءِ اہلِ سنت کا بورڈ تشکیل دیا جائے۔ اہلِ سنت کی مساجد پر قبضے کے سلسلے کی روک تھام کے لیے موثر اقدامات کیے جائیں۔ نصاب تعلیم میں اہلِ سنت کے بزرگوں کے کارناموں کو شامل کیا جائے۔ ریلی میں شرکت کے لیے جیسے ہی عباس قادری لیاقت آباد ڈاکخانہ پہنچے تو کارکنان نے ان کا پرتپاک استقبال کیا اور پھولوں کی پتیاں نچھاور کیں اور فلک شگاف نعرے لگائے سرکار کی آمد مرحبا، جشن عید میلاد النبی ﷺ زندہ باد، قائد تیرا نیک مشن جاری رہے گا جاری رہے گا، عباس بھائی قدم بڑھاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ ہزاروں کارکنان نے اپنے ہاتھوں میں سبز رنگ کے پرچم جس پر سنی تحریک کا مونوگرام آویزاں تھا ہاتھوں میں اٹھائے ہوئے تھے جبکہ سینکڑوں کارکنان عباس قادری کی تصویر بنی ہوئی ٹی شرٹ پہنے ہوئے تھے۔ اختتام پر فیضان، مدینہ میں شہید ہونے والی خواتین اور بچوں کے لیے فاتحہ خوانی اور دعائے مغفرت کی گئی۔

بے حسی کی اعلیٰ ترین مثال

پاکستان کے وزیر داخلہ آفتاب احمد شیرپاؤ نے کہا ہے کہ کراچی سانحہ حکومتی غفلت کا نتیجہ نہیں ہے اور نہ ہی حکومت اس میں ملوث ہے۔ یہ بات انہوں نے جمعرات کو قومی اسمبلی میں بحث سمیٹتے ہوئے حزب اختلاف کے اراکین کی جانب سے لگائے گئے الزامات اور تنقید کا جواب دیتے ہوئے کہی۔ قومی اسمبلی میں حکومت اور حزب اختلاف نے جمعرات کو معمول کی کارروائی معطل کر کے منگل کو کراچی میں عید میلاد النبی ﷺ کے جلسے میں بم دھماکے کے نتیجے میں 47 افراد کی ہلاکت کے واقعے پر بحث کی۔ مولانا فضل الرحمن سمیت حزب مخالف کی تمام جماعتوں کے اراکین نے اس واقعے کی مذمت کی اور حکومت پر غفلت برتنے کا الزام لگاتے ہوئے شدید نکتہ چینی کی۔ مذہبی جماعتوں کے اتحاد کے بعد اراکین نے کہا کہ سنی تحریک والے پہلے سے حکومتی اتحاد میں شامل جماعت متحدہ قومی موومنٹ پر اپنے کارکنوں کے اغواء و مار پیٹ کے الزامات لگاتے رہے ہیں اور انہوں نے حکومت سے تحفظ کا مطالبہ بھی کیا تھا۔ انہوں نے وفاقی وزیر داخلہ اور گورنر سندھ کو صوبائی حکومت کو ہٹانے کا بھی مطالبہ کیا۔ اس واقعے کی ایوان کے دونوں جانب کے اراکین نے سخت مذمت کی اور کہا کہ یہ بم دھماکہ کرنے والا مسلمان نہیں ہوسکتا۔ بیشتر اراکین نے عدالتی تحقیقات کا مطالبہ بھی کیا۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ حکومت نے پہلے بھی سندھ ہائی کورٹ کے ایک جج کی سربراہی میں عدالتی تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ انہوں نے حزب مخالف پر زور دیا کہ وہ اس سانحے پر سیاست کرنے کے بجائے متحد ہو کر حکومت کی مدد کریں

تا کہ اصل ملزمان تک پہنچا جا سکے۔

انہوں نے بتایا کہ اسٹیج سلامت ہے۔ کوئی گڑھا نہیں پڑا اور مرنے والوں کے جسم سے دھماکے دار مادہ کے ٹکڑے بھی ملے ہیں اور ان تمام شواہد سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ خودکش حملہ تھا۔ وزیر داخلہ کے بیان سے قبل تقاریر میں متحدہ مجلس عمل کے کئی اراکین نے کہا کہ حکومت جان بوجھ کر اسے خودکش حملہ قرار دے کر جان چھڑا رہی ہے اور مغربی دنیا میں اسلامی انتہا پسندی کے تاثر کو تقویت دے رہی ہے۔ آفتاب شیرپاؤ نے ان کے الزامات کو مسترد کر دیا اور بتایا کہ ایک سر ملا ہے اور گمان ہے کہ وہ خودکش بمبار کا ہی ہوگا۔ ان کے مطابق حکومت اس سر کی پبلسٹی کر رہی ہے تا کہ کوئی اسے پہچانے۔ اس جلسے کے اہتمام کے لیے حکومت اور جماعت اہلِ سنت کے رہنماؤں کے درمیان کافی ملاقاتیں ہوئی تھیں۔ ان کے مطابق گیارہ اپریل کو دو بجے دوپہر بم ڈسپوزل اسکواڈ نے سٹیج چیک کر کے سیکورٹی کا انتظام سنی تحریک کے حوالے کیا۔

انہوں نے امدادی اداروں کے کردار کو بھی سراہا اور بتایا کہ تیس ہزار کے اس مجمع میں تمام ہلاک شدگان اور زخمیوں کو بیس سے پچیس منٹ کے اندر ہسپتالوں میں پہنچایا گیا۔ (اس جھوٹ پر وزیر داخلہ کو عالمی جھوٹوں کے مقابلے میں پہلا انعام ملنا چاہیے۔)

وزیر داخلہ نے کہا کہ حکومت 47 ہلاک شدگان کے ورثا اکاسی زخمیوں کو معاوضہ بھی دے رہی ہے۔ ان کے مطابق بتیس زخمی اب بھی مختلف ہسپتالوں میں داخل ہیں۔ واضح رہے کہ ایک روز قبل وزیر اطلاعات شیخ رشید احمد نے کابینہ کی بریفنگ میں بتایا تھا کہ نوے افراد زخمی ہوئے ہیں۔

بحث کے دوران عمران خان نے کہا کہ صدر وزیر اعظم اور کور کمانڈر پر حملے کے ملزمان ایک ہفتے میں گرفتار ہو جاتے ہیں لیکن کراچی میں چن چن کر علماء کو قتل

کرنے اور عام آدمیوں کو مارنے والے آخر گرفتار کیوں نہیں ہوتے۔ اس بارے میں وزیر داخلہ نے کہا کہ ایسی بات نہیں حکومت تفتیش اور گرفتاریوں میں امتیاز نہیں برتتی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اس واقعے کے ملزمان کو حکومت ڈھونڈ نکالے گی۔ قومی اسمبلی کے اجلاس کی کارروائی جمعرات کی شام تک جاری رہی اور اس اہم معاملے پر بحث کے دوران تین سو بیالیس اراکین کے ایوان میں سے ایک سو بھی بمشکل موجود تھے مزید کارروائی جمعہ کی صبح تک ملتوی کر دی گئی۔



ہمیں ہتھیار اٹھانے پر مجبور کیا جارہا ہے

ایک منظم سازش کے تحت پر امن اہلسنت کو دیوار سے لگانے کی سازش کی گئی ہے لیکن دہشت گرد نہیں جانتے کہ خدا کی لاٹھی بے آواز ہے اور ان کے کیے کی سزا انہیں ضرور ملے گی اور تمام اہل سنت کے ماننے والے مستقبل کے لائحہ عمل کے لیے اپنا علماء کرام اور قائدین کے فیصلوں کا انتظار کریں اور قوموں جماعتوں کا اصل امتحان انہی وقتوں میں ہوتا ہے۔ اس وقت ہم معرکہ امتحان میں ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اپنے حبیب کے صدقے سے ہمیں مقابلہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ انہوں نے کہا کہ اہل سنت و جماعت کو ان کے پر امن رہنے کی سزا دی گئی ہے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ حادثہ کے ذمہ داروں کا تعین کر کے اور ان کے پیچھے کارفرما ہاتھوں کو بے نقاب کر کے انہیں گرفتار کر کے قانون کی گرفت میں لیا جائے اور حکومت نے مناسب اقدامات نہ کیے تو عوام کو کنٹرول کرنا مشکل ہو جائے گا۔ اس سے قبل گورنر سندھ اور وزیر داخلہ کے یہاں عید میلاد النبی ﷺ کے انتظامات کے حوالے سے اجلاس ہوئے اور علماء اور زعماء اہل سنت نے ان سے کہا کہ جس طرح محرم الحرام میں پوری گورنمنٹ، پوری سیکورٹی، پوری پولیس، رینجرز اور تمام ایجنسیاں ہائی الرٹ ہوتی ہیں یہ تو حسین کے بھی نانا اور پوری کائنات کے تاجدار ہیں۔ اس لیے جلوس و جلسہ عید میلاد النبی ﷺ کے انتظامات امن و سلامتی کے انتظامات سب سے زیادہ موثر ہونے چاہئیں مگر ہمیں نہیں معلوم کہ کن وجوہات کی بناء پر حفاظتی اقدامات کا اہتمام نہ کیا گیا اور نشتر پارک کے اتنے بڑے جلسے کے اسٹیج کو کیوں سرچ نہیں کیا گیا

جس کی وجہ سے ایسا واقعہ رونما ہوا۔ پنجاب میں پتنگ بازوں کو غیر مشروط طور پر رہا کر دیا جاتا ہے لیکن تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے لیے ریلی نکالنے والے علماء کو پابند سلاسل رکھا ہوا ہے ہمارا مطالبہ ہے کہ تمام باطل مقدمات واپس لے کر تمام علماء کو غیر مشروط طور پر رہا کیا جائے علماء اہلِ سنت کو پیغام دینا چاہتا ہوں کہ اس وقت تمام اہل سنت و جماعت کے سب کو ایک پلیٹ فارم پر اور ایک قیادت کے نیچے جمع ہونے کی ضرورت ہے اس وقت ہمیں اپنی بقاء اور تحفظ کی جنگ لڑنے کے لیے مجبور کر دیا گیا ہے ہم ایک بار پھر واضح طور پر اعلان کرنا چاہتے ہیں کہ اہل سنت و جماعت پاکستان کی مالیات ہیں پاکستان کے حقیقی وارث ہیں اور اس کے علماء اور کارکنوں نے پاکستان کے لیے قربانیاں دی ہیں لیکن اقتدار کے ثمرات کو دوسروں نے سمیٹا ہے۔ آج وقت آ گیا ہے کہ تمام اہل سنت و جماعت متحد رہیں منظم رہیں مربوط رہیں اور اس گھڑی میں ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر یہ جنگ لڑیں اور ساتھ ساتھ یہ بھی اعلان کرتے ہیں کہ کسی قسم کا جلاؤ گھیراؤ اور توڑ پھوڑ کا ہمارے علمائے اہل سنت کے کسی کارکن سے قطعاً قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کا تعین کرنا، ان کو گرفتار کرنا اور قانون کے مطابق سزا دینا حکومت پاکستان کی ذمہ داری ہے۔ اس لیے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ اہل سنت و جماعت کی تاریخ میں ایسا سنگین واقعہ اس سے پہلے نہیں ہوا۔ اس کے ذمہ داروں کو پکڑا جائے ان کے پیچھے جو قوتیں مڈل فورسز، مسنون قوتیں ان کو استعمال کر رہی ہیں ان کو منظر عام پر لایا جائے اگر حکومت پاکستان میں امن و امان چاہتی ہے تو اس کے اصل محافظ اہل سنت و جماعت کی آواز پر توجہ دینے کی ضرورت ہے اور اگر اہلِ سنت و جماعت کی آواز پر توجہ نہ دی گئی تو پھر خدانخواستہ ہزار بار خدانخواستہ ناخوشگوار واقعات رونما ہوتے رہیں گے۔ یہ ہمارا ملک ہے ہمارا وطن ہے اس کی بقاء ہمارے عقیدے کے مطابق لازم ہے اور اس کے تحفظ کے لیے اہلِ سنت کے جوان ہر قربانی دینے کے لیے تیار ہیں ساتھ ہے جو اس میلاد النبی ﷺ

کے روح پرور اجتماع جنہوں نے اپنی جانیں قربان کی ہیں ان کو درجہ شہادت عطا فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور دعا کرتے ہیں کہ ان کے تمام لواحقین کو رب جلیل صبر جمیل عطا فرمائے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اہلِ سنت کو صحیح بصیرت، صحیح فہم اور صحیح حکمت عملی اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تخریب کار پاکستان کے دشمن ہیں اور ان تخریب کاروں نے دہشت گردوں نے فسادیوں نے منظم اہل سنت اور پرامن اہلِ سنت کو اس کے پرامن ہونے کی سزا دی ہے لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی سزا سے نہیں بچ سکیں گے۔

نشتر پارک: امریکی ٹیم کے ہمراہ ایف بی آئی کا معائنہ

سانحہ نشتر پارک کے بعد امریکی تحقیقاتی ادارے ایف بی آئی کی ٹیم نے نشتر پارک کا معائنہ کیا اور جائے وقوعہ کی عکس بندی کی۔ امریکی ٹیم کے ہمراہ تفتیشی افسران بھی تھے۔ تفصیلات کے مطابق سانحہ نشتر پارک میں بم دھماکے کے تیسرے دن امریکی تحقیقاتی ادارے ایف بی آئی کی ٹیم نے جمعہ کی سہ پہر نشتر پارک کا دورہ کیا۔ ایف بی آئی کی ٹیم نے اسٹیج اور اس کے اطراف کا معائنہ کیا اور وہاں کی عکس بندی کی۔ اس موقع پر کراچی پولیس کی تفتیشی ٹیم کے سینئر افسران بھی ان کے ہمراہ تھے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ ایف بی آئی کی ٹیم میں دھماکہ خیز مواد پر ریسرچ کرنے والے ماہرین بھی تھے۔ جنہوں نے موقع سے بعض شواہد حاصل کیے ہیں۔ اہم ذرائع کا کہنا ہے کہ وفاقی تحقیقاتی ادارے کی ایک ٹیم کی جانب سے بھی نشتر پارک کا معائنہ کیا گیا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ وفاقی ادارے نے زخمیوں اور بعض عینی شاہدین سے بھی بیانات لیے ہیں۔

بمبار اسٹیج سے چند فٹ پر موجود تھا، آئی جی

آئی جی پولیس سندھ جہانگیر مرزا نے پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ نشتر پارک

میں خونی دھماکہ کرنے والا خودکش بمبار اسٹیج سے 27 فٹ کے فاصلے پر کھڑا تھا اور اس نے اپنے سینے پر بم باندھ رکھا تھا جس کی اونچائی زمین سے 4 فٹ بلند تھی۔ آئی جی پولیس نے زور دے کر کہا کہ یہ دھماکہ خودکش تھا۔ تاہم مختلف پہلوؤں سے تفتیش کی جارہی ہے اور جلد ہی اس مقدمہ کو حل کر لیا جائے گا۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ دھماکے کے بعد بال بیئرنگ دائیں بائیں اور آگے پیچھے گئے تھے جس سے متعدد افراد شہید اور زخمی ہوئے۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ خودکش بمبار اسٹیج پر نہیں تھا وہ نیچے تھا۔ اس کا ثبوت ہے کہ اسٹیج پر 12 افراد شہید اور 20 زخمی ہوگئے جبکہ جلسہ گاہ میں 36 افراد شہید اور 75 زخمی ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ ایف بی آئی اور دیگر ادارے بھی اس واقعہ کی تفتیش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تاحال کوئی گرفتاری نہیں کی گئی ہے بلکہ بنائی گئی مختلف ٹیمیں لاتعداد افراد سے پوچھ گچھ کر رہی ہیں اور زخمی ہونے والے سو سے زائد افراد سے بھی معلومات کی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دھماکہ خیز مواد کو چیک کرنے والے جدید آلات جلد پولیس کو مل جائیں گے۔



دعوت اسلامی کے مرکز میں بھگدڑ

31 خواتین شہید

پرانی سبزی منڈی کے قریب واقع دعوت اسلامی کے مرکز فیضانِ مدینہ میں خواتین کے اجتماع میں بھگدڑ مچ جانے سے 31 خواتین اور بچے شہید ہو گئے جبکہ مذکورہ واقعہ میں 73 خواتین شدید زخمی ہوئیں۔ جاں بحق ہونے والی خواتین کی تعداد 27 اور بچوں کی تعداد 4 ہے۔ تفصیلات کے مطابق گلشن اقبال میں پی آئی بی کالونی تھانے کی حدود پرانی سبزی منڈی کے قریب دعوت اسلامی کے مرکز فیضانِ مدینہ میں اتوار کے روز خواتین کا ہفتہ وار اجتماع تھا، مذکورہ اجتماع بعد نماز ظہر شروع ہوا جس میں (50 ہزار) سے زائد خواتین موجود تھیں۔ واضح رہے کہ 12 ربیع الاول کے سلسلے میں یہ تعداد معمول سے کہیں زیادہ تھی۔ فیضانِ مدینہ میں 4 بج کر 40 منٹ پر اختتامی دعا ہوئی۔ اجتماع ختم ہونے کے بعد خواتین فیضانِ مدینہ سے باہر نکل رہی تھیں کہ اس دوران ایک خاتون گر گئی، مذکورہ خاتون کو اٹھانے کے لیے دیگر خواتین جھکیں تو پیچھے آنے والی خواتین سے ٹکرا کر گرنے لگیں جس کے نتیجے میں بھگدڑ مچ گئی۔

عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ خواتین کے گرنے سے چیخ و پکار شروع ہو گئی اور فیضانِ مدینہ سے باہر نکلنے کی کوشش میں دھکم پیل شروع ہو گئی جس کے نتیجے میں خواتین گرنے لگیں اور ان کے پیچھے آنے والی خواتین فیضانِ مدینہ سے باہر نکلنے کے لیے ٹکرانے لگیں جن میں بعض ضعیف خواتین گر کر بے ہوش ہو گئیں۔ فیضانِ مدینہ میں ہر طرف افراتفری تھی اور ہر کوئی پہلے باہر نکلنا چاہ رہا تھا اس دوران فیضانِ

مدینہ کی انتظامیہ نے خواتین کو پر امن رکھنے کی کوشش کی لیکن بعض ضعیف خواتین کے گرنے اور بے ہوش ہونے کی وجہ سے خواتین پاؤں تلے کچلی گئیں۔ انہیں اٹھنے کا موقع نہیں ملا۔

عینی شاہدین کے مطابق زیادہ تر ہلاکتیں پاؤں تلے کچلنے کے باعث ہوئی ہیں۔

فیضانِ مدینہ میں بھگدڑ مچنے کے بعد خواتین عسکری پارک والی گلی سے یونیورسٹی روڈ پر آنے لگیں اور چند منٹ بعد یونیورسٹی روڈ پر خواتین کی بڑی تعداد موجود تھی۔ خواتین کے یونیورسٹی روڈ پر آنے سے ٹریفک رک گیا۔ اس دوران پولیس موقع پر پہنچی تو معلوم ہوا کہ فیضانِ مدینہ میں بھگدڑ مچ گئی ہے۔ ڈیوٹی پر موجود ایک پولیس افسر نے بتایا کہ خواتین عسکری پارک والی گلی سے بھاگتی ہوئی آ رہی تھیں اس دوران پولیس کو فیضانِ مدینہ تک پہنچنے میں دیر لگی۔ واقعہ کے حوالے سے ایک خاتون کی گود میں موجود بچہ گر گیا۔ جس کو اٹھانے کے لیے وہ جھکی تو دیگر خواتین اس سے ٹکرا کر گر گئیں۔

فیضانِ مدینہ میں بھگدڑ مچنے سے 4 بچے اور 27 خواتین شہید ہو گئیں۔ شہداء میں 40 سال فریدہ زوجہ محمد حسین، 25 سالہ آمنہ دختر اسماعیل، 5 سالہ محمد مزمل ولد محمد عامر، 26 سالہ صفیہ دختر زمان شاہ، ان کی نانی 65 سالہ غلام فاطمہ زوجہ فضل حسین، 50 سالہ مریم قریشہ پروین، 30 سالہ پروین زوجہ یاسین، 40 سالہ زلیخا بی بی زوجہ نواب علی، 11 سالہ توقیر والد اویس، 10 سالہ ساحرہ دختر منصور، 65 سالہ رابعہ زوجہ خیر محمد، 35 سالہ حسنہ بی بی، 30 سالہ شاہین زبیدہ زوجہ محمد عتیق، 45 سالہ حلیمہ اسماعیل، 20 سالہ مسرت رفیق دختر محمد رفیق، 35 سالہ کنیز فاطمہ زوجہ غلام سرور اس کی 10 سالہ بیٹی ثناء، 30 سالہ نورین مقصود، 30 سالہ ثمرین، 25 سالہ نسیم بی بی، 20 سالہ انعم سرور، 30 سالہ فریدہ امین، 40 سالہ زاہدہ، 65 سالہ کریمہ خاتون، 45 سالہ فریدہ زوجہ محبوب شامل ہیں۔ جبکہ 3 خواتین کے نام معلوم نہیں ہو سکے۔

فیضانِ مدینہ میں بھگدڑ مچنے سے 73 خواتین زخمی ہو گئیں۔ زخمی ہونے والی

خواتین اور بچوں میں 28 سالہ جنت بی بی 23 سالہ رحیمہ جان، 24 سالہ نورین، 40 سالہ نسرین بی بی، 42 سالہ نسیم بی بی، 22 سالہ زاہدہ، 25 سالہ فاطمہ، 25 سالہ گلنار، 28 سالہ حسینہ بی بی، 28 سالہ ثمرین، 65 سالہ فہمیدہ، 40 سالہ انعم، 25 سالہ حسنہ گلشن، 40 سالہ زاہدہ اشفاق، 40 سالہ ارم، 25 سالہ عائشہ، 20 سالہ نفیسہ، 4 سالہ عرفان، 35 سالہ بلقیس، 30 سالہ حمیدہ، 31 سالہ زہرہ، 8 سالہ صالح محمد، 6 سالہ فیصل، 35 سالہ شیر بانو، 20 سالہ سلمیٰ، 25 سالہ سفینہ، 28 سالہ انوری بیگم اور دیگر شامل ہیں۔



مرکز اہل سنت پر علماء کرام و دیگر حضرات نے تعزیتی پیغامات تحریر کیے

یقیناً سنی تحریک کے قائدین کی شہادت عالم اسلام کے لیے بالعموم اور اہل سنت والجماعت کے لیے بالخصوص ایک ایسا عظیم سانحہ ہے جو ناقابل تلافی ہے۔ اللہ رب العالمین بطفیل حبیب کبریا ان شہداء کی شہادت کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور ان شہداء کی شہادت کے طفیل اہلِ سنت و جماعت کو آپس میں اتحاد و اتفاق نصیب فرمائے اور قائد تحریک شہید اہل سنت برادر عزیز محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ کے اس مشن کو سلامت رکھے۔ آمین

امیر مرکزی جماعت اہل سنت سندھ
مفتی جان محمد نعیمی
دار العلوم امجدیہ نعیمیہ ملیر



جناب عباس قادری، افتخار بھٹی، اکرم قادری و دیگر قائدین کی شہادت اہل سنت و جماعت کے لیے عظیم سانحہ ہے۔ سنی تحریک کا مشن جو مسلک اہلِ سنت، علماء اہل سنت، حقوق اہل سنت، مشائخ اہل سنت، مدارس و مساجد اہل سنت و مزارات اولیاء رحمہم اللہ کے تحفظ کے لیے جاری و ساری ہے۔ اور سنی تحریک کی قربانیاں جانی مالی اظہر من الشمس ہیں۔

اس عظیم سانحہ پر مرکزی جماعت اہل سنت کراچی کے امیر کی حیثیت سے

ہیں اور میری پوری جماعت اس دکھ و رنج میں برابر شریک ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب ﷺ کے وسیلہ سے مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور سنی تحریک کے عظیم مشن کو ہمیشہ کے لیے جاری و ساری فرمائے۔ آمین

مفتی محمد عبد العلیم القادری

امیر مرکزی جماعت اہل سنت کراچی



نشتر پارک کے سانحہ صرف اہل سنت والجماعت کے لیے ہی نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کے لیے ایک ناقابل برداشت صدمہ ہے اور ایک ناقابل تلافی نقصان ہے لیکن شہداء نے جو عظمت مصطفی ﷺ کے لیے جانوں کے نذرانے پیش کیے ہیں انشاء اللہ ان کی قربانی اور ان کا یہ خون رنگ لائے گا اور انشاء اللہ ملک میں اہل سنت و جماعت کا پرچم بلند سے بلند تر ہوگا اور نشتر پارک کے سانحہ کی سازش کرنے والوں پر میلاد شریف کے جلسہ کو خراب کرنے کی مار پڑے گی اور وہ بہت جلد اپنے انجام کو پہنچیں گے۔

قاضی احمد نورانی

جمعیت علماء پاکستان



منگل بارہ ربیع الاول 1427ھ کو عین جلسہ میلاد النبی ﷺ کے موقع پر نشتر پارک کراچی میں اہل سنت و جماعت پر قیامت برپا کر دی گئی۔ ہماری تاریخ کا بہت بڑا سانحہ رونما ہوا اور ایک ہی لمحے میں پچاس سے زائد شہداء کا تحفہ ہمیں دیا گیا۔ ان شہداء میں اعلیٰ قیادت سرکردہ علماء شامل تھے۔ بالخصوص سنی تحریک کی ساری مرکزی قیادت کو ایک ہی لمحے میں چھین لیا گیا یہ واضح طور پر "ٹارگٹ کلنگ" کارروائی معلوم ہوتی ہے۔ سنی تحریک اس سانحے سے سب سے زیادہ متاثر ہوئی ہے۔ اگرچہ عین جلسہ

میلاد النبی ﷺ کے موقع اور عین حالت نماز میں شہادت کی موت سے بڑھ کر سعادت کسی مومن کے لیے اور کیا ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان شہداء کے مراتب کو اپنی بارگاہ میں بلند فرمائے اپنے حبیب کریم علیہ السلام کی شفاعت اور جنت الفردوس میں خصوصی قرب سے نوازے۔ ان کے خاندان، لواحقین و پسماندگان اور تنظیمی احباب کو صبر و استقامت سے اس صدمہ عظیمہ کو برداشت کرنے کی جرأت و ہمت اور توفیق مرحمت فرمائے اور اس توفیق عمیق پر انہیں اجر عظیم عطا فرمائے یہ بلاشبہ اہل سنت و جماعت کا بہت بڑا المیہ اور نقصان ہے اللہ سے دعا ہے کہ قیادت کے اس خلا کو پر کرنے کے لیے ان کے جانشینوں کو عمدہ بصیرت اور رہنمائی عطا فرمائے۔ ہم اس مشکل وقت میں ان سے اپیل کرتے ہیں کہ صبر و استقامت کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ اپنے کارکنوں کو حوصلہ اور تسلی بھی دیں اور ان کے بے کراں جذبوں کو قابو میں رکھیں۔ ایسے سانحات اور مشکل لمحات میں قیادت کا امتحان ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس امتحان میں سرخرو فرمائے۔

منیب الرحمن

صدر تنظیم المدارس اہل سنت، پاکستان



حالات و حقائق اٹل بات پر ہم تمام اہل سنت نبی دو عالم ﷺ کے غلاموں کو یہ پیغام دیتے ہیں۔ حق شناس حق گو ہمیشہ حق تعالیٰ کے حضور حق ادا کرتے ہوئے یوں سرخرو ہوتے ہیں اور اپنے آقا و مولا ﷺ کی غلامی کا تاج اپنے سروں پر سجاتے ہوئے یوں دنیا سے رخصت ہوتے ہیں۔ جیسے شہید محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ کی پیروی کرتے ہوئے بھائی محمد عباس قادری، افتخار احمد بھٹی، محمد اکرم قادری رحمۃ اللہ علیہم۔

خلیفہ عبد المجید صدیقی

انجمن محی الاسلام صدیقیہ



جشنِ عید میلاد النبی ﷺ کے مسعود و مبارک موقع پر نشتر پارک کراچی میں اہلِ سنت و جماعت کے تمام علماء و مشائخ اور عوام اہل سنت کثیر تعداد میں آقائے نامدار سید عالم کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیے جمع ہوئے تھے۔ دشمنانِ مصطفیٰ ﷺ نے سازش کے ذریعہ نشتر پارک میں بم دھماکہ کیا جس کی وجہ سے سینکڑوں عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ شہید ہو گئے اور سینکڑوں زخمی ہوئے سنی تحریک کے سربراہ محمد عباس قادری، افتخار احمد بھٹی، محمد اکرم قادری، ڈاکٹر عبد القدیر نے جام شہادت نوش کیا اللہ تعالیٰ سنی تحریک کے قائدین کو اپنا قربِ خاص عطا کرے اور ان کی قبر کو رحمت کا گہوارہ بنائے۔

میں سنی تحریک کے تمام کارکنان کو تعزیت کرتے ہوئے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ سنی تحریک کے کارکنان کو مسلک اہلِ سنت کے فروغ اشاعت اور استحکام کے لیے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

علامہ ابرار احمد رحمانی

مرکزی نائب امیر جماعت اہل سنت، پاکستان



اس المناک سانحہ پر جس میں سنی تحریک قائدین شہید ہوئے مجھے انتہائی افسوس ہے اور میں آپ کے اس دکھ میں برابر کا شریک ہوں اللہ آپ کو ہمت اور صبر عطا کرے اور اس عظیم قربانی کا اجر دے اور ہونیوالے تمام شہداء کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

عبد الستار ایدھی

بانی ایدھی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل

آپ کا مخلص



آج مورخہ 14-4-06 کو جب اس المناک حادثہ کے افسوس کے حوالے سے دفتر سنی تحریک میں حاضری کے لیے جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو سے وفد کی شکل میں آئے تو اس عظیم دفتر کی در و دیوار ہی سے حسرت و افسوس کی ایک جھلک سی دکھائی دی اور یوں لگا جیسے سب کچھ ختم ہو گیا ہو۔ لیکن یہاں کے افراد سے جب ملاقات ہوئی تو یوں لگا جیسے جذبات، احساسات، ارادے، عزم سب کے سب اسی طرح جواں ہیں جیسے کہ حضرت علامہ سلیم قادری بھائی اور عباس بھائی کے دور میں تھے۔ اگرچہ دنیا سے جانے والے واپس نہیں آتے لیکن اگر جانے والے کوئی مشن اپنے پیچھے چھوڑ جائیں تو باقی رہنے والوں کا یہ فرض بنتا ہے کہ اس مشن کو نہ جانے دیا جائے بلکہ اس پر مزید پختگی اور مضبوطی اور شدت عمل فکر سے اس مشن پر تن من دھن سے بازی لگا کر اپنا کردار ادا کرنا چاہیے تاکہ ان جانے والوں کو یہ احساس نہ رہے انہوں نے اپنے پیچھے ناخلف نہیں چھوڑے ہیں۔ یہاں ان افراد سے ملنے کے بعد یہ یقین پختہ ہوا حضرت کا مشن اور ان کے تربیت یافتہ افراد انشاء اللہ اس مشن کی تکمیل میں ہر ممکن کوشش جاری رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے عزائم میں استحکام اور استقلال عطا فرمائے۔ (آمین)

علامہ محمد عارف نعیمی

جامعہ نعیمیہ لاہور



سانحہ نشتر پارک اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ محبت کرنے والوں کے لیے راستے کا وہ پتھر ہے جس سے ٹکرانے کے بعد انسان تھوڑی دیر کے لیے لڑکھڑاتا ہے لیکن پھر فوراً سنبھلتا ہے اور ایسا سنبھلتا ہے کہ پہلے سے زیادہ متعدی، تندہی کے ساتھ اپنی منزل کی جانب رواں دواں ہو جاتا ہے۔

میں پرسوں 14 اپریل 2006ء کو حضور حضرت ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی امانات مقدسہ کے امین حضرت پیر محمد امین الحسنات شاہ صاحب کے ساتھ جنازہ کی نماز میں اور آج محترم سید لخت حسنین شاہ صاحب چیئرمین و بانی مسلم ہینڈز انگلینڈ کے ساتھ تیسری مرتبہ حاضر ہوا۔ محترم صاحبزادہ لخت حسنین شاہ خصوصی طور پر انگلینڈ سے تشریف لائے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سنی تحریک کے عظیم مقاصد حسنہ کو اس تحریک کی قیادت کی عظیم النظیر شہادتوں اور قربانیوں کے طفیل جلد از جلد عملی خوبصورت شکل عطا فرمائے۔ (آمین)

خالد محمود

ادارہ معارف القرآن کراچی



نہ جب تک کٹ مروں میں شاہِ بطحا کی حرمت پہ
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

سانحہ نشتر پارک میں 12 ربیع الاول کی شب پاکستان کی تاریخ میں اہل سنت پر شب خون مارا گیا اور اس عظیم سانحہ میں ہمارے مرکزی سیکرٹری جنرل پیر محمد پیرل کے ساتھ ساتھ سنی تحریک کی ساری مرکزی قیادت شہید ہوگئی۔

اس عظیم سانحہ میں حکومت بل واسطہ ملوث ہے اور اہل سنت کے خلاف بدترین سازش کی گئی ہے۔ ہمارے دوست تو مر کے بھی زندہ ہیں مگر افسوس ان پر جو زندہ ہو کر مردہ ہیں اللہ عزوجل شہداء کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین و تنظیمی دوستوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

محمد رمضان مغل

مرکزی صدر ATI



آج مرکز اہل سنت پر پھر حاضری ہوئی پہلے حاضری میں تحریک کے مرکزی قائدین مولانا عباس قادری، مولانا اکرم قادری، مولانا افتخار بھٹی کے ساتھ گفتگو ہوئی تھی۔

آہ! ان دفاتر میں، آج ان کی رونق نہیں ہے۔ اور یہ کمرے خالی نظر آرہے ہیں۔

ان شہدائے کرام کی برکات سے اللہ تعالیٰ پھر ان کے نمائندوں اور جانشینوں میں وہی روح عطا فرمائے گا، جو احقاق حق کے لیے متاثر کو رہو گی۔

فقیر قادری احمد میاں برکاتی

مہتمم دارالعلوم احسن البرکات

حیدرآباد



ہمیں مجموعی طور پر نشتر پارک کے اس سانحہ پر دلی صدمہ ہے اور خصوصیت کے ساتھ سربراہ سنی تحریک محمد عباس قادری، افتخار احمد بھٹی، اکرم قادری، ڈاکٹر عبدالقدیر عباسی کی المناک شہادت اس قومی سانحہ پر پوری قوم غم میں ڈوبی ہوئی ہے۔ یہ یقیناً یہود وہنود کی سازشیں ہیں اور یہ استعماری قوتوں کا شاخسانہ ہے۔ ہمیں اس واقعہ پر دلی رنج ہے۔ سنی تحریک کی ملک وملت کے لیے اور مسلک اہل سنت کے تحفظ کے لیے بے مثال قربانیاں ہیں۔ ہم عباس قادری سمیت جملہ شہداء کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں اور دعائے مغفرت بھی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سنی تحریک کے جیالے اور محافظین دوستوں کی حفاظت فرمائے اور صبر وجمیل کی توفیق رفیق مرحمت فرمائے۔

مفتی عبدالحلیم ہزاروی

قائم مقام امیر صوبہ سندھ



میں اپنی اور انجمن نوجوانانِ اسلام پاکستان کی جانب سے سنی تحریک کے قائدین کی سانحہ نشتر پارک میں شہادت پر خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں کہ آپ کے قائدین نے "غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے" کی عملی تفسیر پیش کی ہے سنی تحریک کے قائدین کی یہ قربانی وطن عزیز میں انقلاب نظام مصطفی کا پیش خیمہ ثابت ہوگی ہم آپ کے رفقاء کی جدائی کے غم میں آپ کے ساتھ برابر شریک ہیں۔ اللہ رب العزت مرحومین کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور آپ کے تمام کارکنوں کو صبر، حوصلہ اور استقامت سے اپنے قائدین کے مشن کو پہلے سے بڑھ کر جاری و ساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جمیل نورانی
مرکزی سیکرٹری جنرل ANI



قائد تیرا نیک مشن جاری رہے گا

قائد کے لیے دیئے گئے مشن کے لیے خون کا آخری قطرہ تک بہادیں گے سنی تحریک کے ڈویژنل اور ضلعی کنوینرز کا مرکز اہلِ سنت کے نام پیغام

1- شاداب رضا (رکن پنجاب رابطہ کمیٹی و ڈویژنل کنوینر فیصل آباد)

سربراہ سنی تحریک محمد عباس قادری اور قائدین کی شہادت عظیم سانحہ ہے ہم متحد رہتے ہوئے حقوق اہل سنت کی جنگ آخری سانس تک لڑیں گے اور مرکز اہل سنت کی ہر کال پر لبیک کہیں گے۔

2- ڈاکٹر حافظ شاہد حسین (رکن پنجاب رابطہ کمیٹی و کنوینر قصور)

اہلِ سنت کے حقوق کے لیے ہم اپنی جان دینے سے گریز نہیں کریں گے اور شہداء کے مشن کو پورا کریں گے۔ قائدین کے مقدس لہو سے سنی انقلاب لائیں گے اور مرکز اہل سنت کی ہدایت پر عمل کریں گے۔

3- زائد حبیب (رکن پنجاب رابطہ کمیٹی کنوینر گجرانوالہ)

سربراہ عباس قادری و قائدین کی شہادت کے بعد ایک نئے عزم و حوصلے سے کام کر کے مخالفین کی نیندیں اڑادیں گے اور مسلک اہل سنت کی بقاء کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ دینے سے گریز نہیں کریں گے۔ مرکز اہل سنت کی اطاعت کریں گے۔

4-صدیق قادری (کنوینر لاہور) پنجاب

سرمایہ اہل سنت مرکزی قائدین کی شہادت خون کے آنسو رلا رہی ہے لیکن اپنے عزم وحوصلے سے خون کے آخری قطرے تک تحریک کے لیے کام کریں گے اور مرکز اہل سنت کے حکم پر خون کا آخری قطرہ بھی لٹا دیں گے۔

5-سید عثمان حیدر نقوی (کنوینر حافظ آباد) پنجاب

عظمت مصطفی ﷺ کی خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ اپنے قائدین کی سنت ادا کرتے ہوئے ادا کریں گے مرکز اہل سنت کی اپیل پر لبیک کہیں گے۔

6-سجاد قادری

(راولپنڈی سٹی کنوینر اور علماء بورڈ کے رکن علامہ حیدر علوی کا مشترکہ بیان)

شہدائے میلادِ مصطفی ﷺ کے مقدس خون کی قسم اپنی جانیں اہلِ سنت کے لیے لٹا دیں گے قاتلوں کو عبرت کا نشان بنایا جائے مرکز اہل سنت کی ہر احتجاجی کال پر ساتھ دیں گے۔

7-محمد اکرم قادری (کنوینر میانوالی، پنجاب)

سنی تحریک باطل قوتوں پر بھاری ہے اس لیے سلیم قادری، عباس قادری اور دیگر قائدین کو دہشت گردی کا نشانہ بنایا گیا ہے ہم اپنے اتحاد سے مخالفین کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دیں گے اور مرکز اہل سنت کی کال پر لبیک کہیں گے۔

8-غلام مرتضیٰ قادری (کنوینر سیالکوٹ، پنجاب)

قائدین اہل سنت کی قربانیاں تاریخ اہل سنت کا ایک روشن باب بن چکا ہے اب اہلِ سنت کا ہر بچہ سلیم قادری، عباس قادری، افتخار احمد بھٹی، اکرم قادری، ڈاکٹر عبدالقدیر عباسی بن کر اہلِ سنت کی عظیم تاریخ قلم بند کریں گے۔ مرکز اہلِ سنت کے حکم پر اپنے جسم کا قطرہ قطرہ نچھاور کر دیں گے۔

9-رانا مصور علی قادری (بھلر وان سٹی کنوینر) پنجاب

اعلیٰ حضرت کے مشن کا تحفظ جس انداز میں قائدین نے کیا ہے اس کی مثال ملنا مشکل ہے مرکز اہلِ سنت کے حکم پر اپنی جان لٹا دیں گے۔

10-انعام اللہ قادری (سرحد رابطہ کمیٹی و کنوینر پشاور)

دنیا نے دیکھ لیا کہ قائد محمد سلیم قادری کے مشن کو جس انداز میں سربراہ عباس قادری و قائدین نے نبھایا اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر دیا حق کو بلند کر دیا شہادت کی ان روایات کے امین بن کر مرکز اہل سنت کے حکم پر مٹ جائیں گے۔

11-یاسین قادری (کنوینر ڈیرہ اسماعیل خان، سرحد)

ہم سنیوں کے سر کے تاج محمد سلیم قادری، محمد عباس قادری اور قائدین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی جانوں کو ان کے قدموں میں نچھاور کر دیں گے۔ مرکز اہل سنت ہمیں احتجاج کی کال دے ہم سب سے آگے ہوں گے۔

12-شیخ محمد سلیم قادری (کنوینر مظفر آباد، آزاد کشمیر)

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی کے مشن کا تحفظ جس انداز میں قائدین سنی تحریک نے کیا۔ اسی انداز میں آج تک کوئی نہیں کر سکا ان کا مقصد اپنی ذات نہیں بلکہ دکھی انسانیت کی خدمت تھی کشمیر کے زلزلہ متاثرین کے لیے جس انداز میں کام کیا وہ کشمیریوں کے دل جیت لینے کے لیے کافی ہے کشمیری آج شہادت کے بعد جس غم سے دوچار ہیں وہ ناقابل بیان ہے ہم سنی تحریک کے مرکز کے ہر حکم

پر جان دینے کے لیے تیار ہیں۔

13-محمد علی قادری (کنوینر کوئٹہ، بلوچستان)

غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے کی عملی تصویر میرے قائدین ہیں۔ غلامی رسول میں ہم بھی اپنی جانوں کا نذرانہ دینے سے گریز نہیں کریں گے اور بلوچستان کو سنیت کا قلعہ بنا دیں گے اور مرکز اہل سنت کے حکم پر لبیک کہیں گے۔

14-محمد علی جتک (کنوینر اوستہ محمد، بلوچستان)

مسلک رضا کے متوالوں کے مشن کو جاری رکھا جائے گا اپنا سب کچھ لٹا کر ہم اپنے قائدین کو وفا کا ثبوت دیں گے مرکز اہل سنت کی فرمانبرداری کریں گے۔

15-سید محمد بہادر شاہ جیلانی (کنوینر خضدار، بلوچستان)

علماء اہل سنت دیکھ لیں کہ میرے شہید قائدین کی قربانی نے دنیا بھر کے اہل سنت کو جگا دیا ہے اب ہم اپنے حقوق بہت جلد حاصل کر لیں گے۔ مرکز اہلِ سنت کی ہر اپیل پر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر دیں گے۔

16-فیض محمد رضا نقشبندی (کنوینر وڈھ، بلوچستان)

ہمیں جینے کا ڈھنگ سکھایا سینہ تان کر چلنے کا انداز دیا آداب زندگی سکھایا اب ہم دنیا کو بتا دیں گے کہ مشن اعلیٰ حضرت سربلند رہے گا۔ مرکز اہل سنت کی اپیل پر لبیک کہیں گے۔

17-حاجی محمد اسلم نوری (کنوینر بیلہ، بلوچستان)

مسلک اہلِ سنت پر ظلم کرنے والو! ہم باطل قوتوں سے ڈرنے والے نہیں

بلکہ مرنے والے ہیں کیونکہ مرنا ہمارے لیے مرنا نہیں بلکہ شہادت اصل زندگی ہے یہ ہمارے قائدین کی سنت ہے اس کو ادا کر کے اپنے اہلِ سنت کے مستقبل کو روشن بنا کر دم لیں گے۔ مرکز اہلِ سنت کے پیغام کو پورا کریں گے۔

18-محمد خالد قادری (ممبر سندھ کمیٹی، سندھ)

مقام مصطفی ﷺ کے تحفظ کے لیے اپنی جان اور گھر بار لٹانے کے لیے تیار ہیں شہادت کے طلبگار ہیں اہلِ سنت کے مددگار ہیں۔ اس عظیم سانحے پر سنی تحریک کو اپنے لہو کے ایک ایک قطرے سے جلا بخشنے کے لیے تیار ہیں سندھ کو اہلِ سنت کا قلعہ بنا کر مرکز اہلِ سنت سے وفا کا حق ادا کریں گے مرکز اہلِ سنت کی اپیل پر انوکھی اطاعت کا مظاہرہ کریں گے۔

19-خالد حسن عطاری (سندھ رابطہ کمیٹی رہنما سنی تحریک حیدر آباد)

ہم اپنے جینے کا ڈھنگ سکھانے والے قائدین کے لہو سے عہد کرتے ہیں کہ تحریک کے لیے تن من دھن دے کر مسلک اہلِ سنت کا حق ادا کریں گے خون کے آخری قطرے تک گستاخانِ رسول اور لسانیت کے علمبرداروں کا قلع قمع کریں گے۔ مرکز اہل سنت کی اطاعت کریں گے۔

20-علی نواز قاسمی (کنوینر لاڑکانہ) سندھ

ہمیں جینے کا انوکھا انداز دینے والے قائدین کے مقدس لہو کی قسم ہم اپنے قائدین کے مقدس مشن کو اپنے لہو سے پورا کریں گے اور مرکز اہل سنت کے شانہ بشانہ سنی تحریک کے کام کو پورا کریں گے اور ہر حکم کی اطاعت کریں گے۔

21-نوراحمد قاسمی (کنوینر سکھر) سندھ

گیدڑ کی 100 سالہ زندگی سے بہتر شیر کی ایک دن کی زندگی ہے یہ ہمارے قائدین کی عملی زندگی کا نمونہ ہے مشن اعلیٰ حضرت کے لیے اپنا سب کچھ لٹا کر ہمارے قائدین امر ہو گئے اور ہمیں یہ مشن پورا کرنے کا پیغام دے گئے ہم مرکز اہل سنت کے ہر پیغام پر لبیک کہیں گے۔

22-التماس صابر/عبداللطیف (میر پور خاص) سندھ

جو کام کوئی نہ کرسکا وہ کام میرے قائد کا خاصہ ہمیشہ سے رہا ہے محمد سلیم قادری سے محمد عباس قادری تک ہر ایک نے سنی مشن کے لیے اپنی جانوں کو قربان کر کے ہمیں جینے کا ڈھنگ دیا ہم اس مشن کو پورا کریں گے اور مرکز اہلسنت کے ہر حکم پر لبیک کہیں گے۔

23-ودھو خان بلیدی/ شاہ میر (جیکب آباد سندھ)

دنیائے اسلام کے اس عظیم سانحہ سے ہر سنی مسلمان کی آنکھ تر ہے ہمارے قائدین ظاہری طور پر ہم سے جدا ضرور ہو گئے لیکن روحانی طور پر ہماری سرپرستی فرماتے رہیں گے اور ان کے فیض سے ہم یہ مشن جاری رکھیں گے۔ مرکز اہلسنت کے ہر کال پر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کریں گے۔

24-محمد علی سوناور (کنوینر تلہار) سندھ

سنی تحریک باطل قوتوں کے لیے زلزلہ ہے گستاخانِ رسول کے لیے ننگی تلوار ہے۔ لسانیت کے علمبرداروں کی موت ہے حق کی آواز ہے شہادت کی آزادی کے ساتھ مرکز اہلسنت کی ہر کام کو پورا کریں گے۔

25-عبدالغفار قادری (بدین سٹی) کنوینر سندھ

سنی حقوق کی جدوجہد کا قافلہ شہادتوں کے سفر کے ساتھ جاری رہے گا قائد کے پاک لہو کی قسم سنی تحریک کے پرچم کو چپے چپے پر لہرا دیں گے قرآن کے قانون پر عمل کریں گے ظلم کا بدلہ لیں گے مرکز اہل سنت کے ہر حکم کی تعمیل کریں گے۔

26-محمد انور قادری (کنوینر ٹنڈو آدم) سندھ

مسلک اہل سنت پر ظلم جاری ہے محمد سلیم قادری کے بعد اب محمد عباس قادری اور دیگر سنی قائدین کو شہید کر دیا گیا ہمارے قائدین ہم سے جدا ہو کر بھی ہم سے جدا نہیں ہم ان کے مقدس لہو کے ساتھ اپنے لہو کو شامل کریں گے مرکز اہل سنت کے ہر حکم کو مانیں گے۔

27-محمد اسلم قادری (ڈھورو نارو سندھ)

دنیائے اسلام کے اس عظیم سانحے پر صبر سے مقابلہ کریں گے اور دشمنوں کے وار کو اتحاد اور خدا کے سہارے سے ناکام کریں گے اور مرکز اہل سنت کی اطاعت کریں گے۔

28-میر حسن قادری (کنوینر ٹنڈو الہ یار) سندھ

ہم مسلک اہل سنت کا تحفظ اپنے قائدین کے طریقوں پر کریں گے اور اپنے لہو سے تنظیم کو آباد کریں گے اور مرکز اہل سنت کی اطاعت کو جاری رکھیں گے۔

29-عبدالرحیم قادری (کنوینر نواب شاہ) سندھ

سنیوں کے محافظوں نے اپنی جانوں کے نذرانے دے کر ثابت کر دیا کہ

وہ اپنے قول کے سچے ہیں آج ہر درد مند سنی کو ان پر ناز ہے اب ان کی جدوجہد کو اپنی زندگی کا شعار بنائیں گے اور شہادت کی منزل تک پہنچیں گے مرکز اہل سنت کی اطاعت کریں گے۔

30-سیف اللہ بھٹی (کنوینر سجاول سٹی) سندھ

سرکارِ مدینہ ﷺ کی عظمت کو تحفظ دینا باطل قوتوں سے حقوق اہل سنت چھین لینے کا درس دینے والے ہمارے قائدین ہم سے چھین لیے گئے ہم ان کا مشن پورا کریں گے اور قربانیوں کی داستان میں اپنا حصہ بھی دیں گے مرکز اہل سنت کی اطاعت کریں گے۔

31-محمد رفیق قادری (کنوینر گولارچی) سندھ

ہمیں اپنے مسلک کے تحفظ کا درس سنی تحریک نے دیا جو کام کوئی نہ کرسکا وہ کام میرے قائد نے کر دکھایا اگر ہمیں سنی حقوق، سنی مساجد، اور اہل سنت کا تحفظ کرنا ہے تو قائدین کے مشن کو جاری رکھنا ہوگا ہم مرکز اہل سنت کے ہر حکم پر لبیک کہیں گے۔

32-رجب علی (کنوینر جھڈو سندھ)

قائدین اہل سنت کے مقدس مشن کو پورا کیا جائے گا اور ہم مرکز اہل سنت کی اطاعت کریں گے۔

33-دلاور قادری (کنوینر شہداد پور سندھ)

ہم سنی تحریک کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے اپنے قائدین کو خراجِ عقیدت پیش کر سکتے ہیں یہ ہمارا عہد ہے ہم مرکز اہل سنت کے فرماں بردار بن کر ہر کال پر لبیک کہیں گے۔

34-محمد مہتاب قادری (کنوینر سانگھڑ سندھ)

ہم اس موقع پر عہد کرتے ہیں اور قائدین کے مقدس لہو کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ تحریک کے لیے تن من دھن قربان کر دیں گے۔ مسلک اعلیٰ حضرت کے لیے قائدین سنی تحریک کی قربانیوں سے سنی انقلاب لائیں گے مرکز اہل سنت کال دے۔ ہم جان دے دیں گے۔

35-حافظ محمد قاسم (کنوینر کھپرو) سندھ

اس عظیم سانحہ پر، ہم صبر کا پہاڑ بن جائیں گے یااللہ عزوجل شاہ لطیف کی سرزمین کو دہشت گردوں سے پاک کر دے امن سے آباد کر دے قاتلوں پر غضب نازل ہو قائدین کے عظیم مشن کو پورا کریں گے مرکز اہل سنت ہمیں احتجاج کی کال دے۔

36-مولانا وارث قادری (کنوینر ٹنڈو محمد خان سندھ)

امیر شہدائے میلاد مصطفی ﷺ کے عظیم مشن کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کا بھرپور طریقہ یہ ہے کہ ہم اپنی جانیں مسلک اعلیٰ حضرت پر قربان کر کے امیر شہدائے اہل سنت محمد سلیم قادری کی طرح قربان کر دیں مرکز اہل سنت احتجاج کی کال دے ہمیں سب سے آگے پایا جائے گا۔

37-محمد سلیم قادری (کنوینر مانجھند سندھ)

ہم اس سانحہ پر غم سے دو چار ہیں الفاظ نہیں کہ اس موقع پر اپنے دکھ کا اظہار کس طرح کریں۔ قائدین سنی تحریک کی قربانی ہم سے یہ تقاضا کرتی ہے کہ اپنی جانوں کو مرکز اہل سنت کے حکم پر قربان کر دیں۔

38- منظور لغاری (کنوینر جوہی سندھ)

ہم قربانیوں کے اس قافلے کو جس کا نام سنی تحریک ہے اپنی آخری سانسوں تک اس کے لیے کام کریں گے اپنی جان و مال سے اس کو آباد رکھیں گے مرکز اہل سنت ہمیں حکم کرے اپنی جانوں کو قربان کر دیں گے۔

39- محمد ناصر قادری/محمد رفیق قادری (کنوینر کوٹری سندھ)

ہمیں اس صدمے کو بیان کرنے کا حوصلہ نہیں لیکن قائدین کی شہادتوں نے ہمیں ایک نیا حوصلہ دیا ہے ہم اپنے خون سے کوٹری کو تحریک ناقابل تسخیر قلعہ بنا دیں گے مرکز اہل سنت کی ہر اپیل پر جانیں قربان کر دیں گے۔

40- انور جعفری (کنوینر قاضی آدم سندھ)

ہم اس واقعہ پر صبر کر کے حسینی پرچم کو بلند رکھیں گے اور یزیدی ٹولے کے تابوت میں آخری کیل ٹھونکے جانے تک تحریک جاری رکھیں گے اور اپنی جانیں قربان کر دیں گے۔ مرکز اہل سنت ہمیں کال دے ہم حاضر ہیں۔

41- محمد ریحان خانزادہ (کنوینر سکرنڈ سندھ)

امیر شہدائے میلاد مصطفیٰ ﷺ محمد عباس قادری اور دیگر قائدین سنی تحریک اور بانی سنی تحریک محمد سلیم قادری کے مشن کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ دے کر اس کا حق ادا کریں گے مرکز اہل سنت احتجاج کا حکم دے ہمیں اطاعت گزار پائے گا۔

42- حافظ ظریف (کنوینر نوشہرو فیروز سندھ)

قائدین سنی تحریک کے عظیم مشن کو پورا کریں گے سندھ کو سنیت کا گڑھ

بنائیں گے شاہ لطیف کی دھرتی کو گستاخوں سے پاک کر دیں گے مرکز اہل سنت کی ہر اپیل پر حاضر ہیں۔

43- فقیر محمد عطاری (کنوینر پڑ عیدن سندھ)

اس واقعہ پر ہم صبر کر کے سنی تحریک کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیں اور خائنین جو تمہیں ختم کرنا چاہتے ہیں ہم ان کو ختم کر کے اس ملک کی حفاظت کریں مرکز اہل سنت کی ہر کال پر لبیک کہیں گے۔

44- منظور قادری (کنوینر مہراب پور سندھ)

امیر شہدائے میلاد مصطفیٰ ﷺ کو خراج عقیدت کے لیے الفاظ نہیں ہم شہادتوں پر صبر کر کے محب وطن ہونے کا ایک مرتبہ پھر ثبوت پیش کرتے ہیں مرکز اہل سنت کی اپیل پر جانوں کو قربان کر دیں گے۔

45- غلام مصطفیٰ/مظفر قائم خانی (کنوینر کنڈیارو سندھ)

سنیوں کے قائدین نے عظمت مصطفیٰ ﷺ کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ دے کر ثابت کر دیا ہے کہ سنی تحریک کے قائدین مقام مصطفیٰ ﷺ کے لیے کٹ مرنے والے ہیں ہم اس عظیم سانحہ پر مرکز اہل سنت کے ساتھ ہیں۔

46- ثمر عباسی (کنوینر خیر پور سندھ)

خیر پور میں عباس قادری اور دیگر قائدین کی آمد ابھی کل ہی کی بات لگتی ہے محمد عباس قادری ہمارے ساتھ کل بھی تھے آج بھی ہیں ہم قائدین کے نیک مشن کو جاری رکھیں گے مرکز اہل سنت کی اطاعت کریں گے۔

47-محمد یوسف سعیدی (کنوینر روہڑی سندھ)

امیر شہدائے میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے مشن پورا کریں گے ہم عہد کرتے ہیں اور مرکز اہل سنت کی اپیل پر سخت احتجاج کریں گے۔

48-عبدالمالک، محمد جنید قادری (کنوینر گھوٹکی سندھ)

قائدین کے مشن کو پورا کرنے کے لیے اپنی جانوں کو مرکز اہل سنت کے حوالے کر دیا ہے مرکز اہل سنت کی ہر اپیل پر لبیک کہتے ہوئے سخت احتجاج کریں گے۔

49-محمد فیصل قادری (کنوینر شکار پور سندھ)

مسلک اہل سنت کے تحفظ کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر دیں گے۔ قائدین کے مقدس لہو سے شاہ لطیف کی دھرتی میں سنی انقلاب برپا کر دیں گے مرکز اہل سنت کے حکم کے منتظر ہیں۔

50-محمد ریاض قادری (کنوینر مدیجی سندھ)

قائدین کی شہادت کے بعد تنظیم کے کام کو اور بڑھائیں گے اور شہادتوں کے اس سفر کے مسافر بن جائیں گے جان دے کر حق ادا کریں گے مرکز اہل سنت کے ہر حکم پر جانوں کا نذرانہ پیش کریں گے۔

51-اللہ بخش (کنوینر کندھ کوٹ سندھ)

سنی تحریک حق کی آواز ہے حق کے ساتھ مل کر باطل قوتوں کے خلاف جنگ جاری رکھیں گے حکومت کی نااہلی نے ہم سے ہمارے قائدین چھین لیے لیکن مرکز اہل سنت کے حکم پر خون کا بدلہ ضرور لیں گے۔

52- حافظ عبدالرزاق (کنوینر شہدادکوٹ سندھ)

عظمت مصطفیٰ کے لیے اپنی جانوں کو لٹا کر قائدین کی سنت کو پورا کریں گے مقام مصطفیٰ ﷺ کے لیے جینا اور مرنا کل بھی تھا اور آج بھی ہے مرکز اہل سنت کے حکم پر بھرپور احتجاج کر کے باطل قوتوں کو نیست و نابود کر دیں گے۔

53- حافظ رشید اللہ (کنوینر ڈہرکی سندھ)

ہم عظمت مصطفیٰ کے پاسبان ہیں۔ مقام مصطفیٰ ﷺ کے لیے ہم اپنی جانوں کو قائدین کی طرح قربان کر دیں گے ہم اس مشکل گھڑی میں مرکز اہل سنت کے ساتھ ہیں اور ہر حکم پر لبیک کہیں گے۔

اس کے علاوہ بھی مختلف شہروں، قصبوں کے ذمہ داران کے بیانات موصول ہوئے ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں۔ ساہیوال، اوکاڑہ، جھنگ، اسلام آباد، میاں چنوں، لیہ، پہاڑ پور، لکی مروت، گوجر خان، سمندری، چوہڑ جمالی، ڈیرہ غازی خان، اٹک، رحیم یار خان، بہاولپور، وہاڑی، لودھراں، خانیوال، گجرات، بہاولنگر، ٹھٹھہ و دیگر ذمہ داران کی نمائندگی ان کے ڈویژنل، ضلع کنوینرز اور مختلف ذمہ داریوں کی صورت میں ہے۔

اس کے علاوہ سنی تحریک کے بیرون ملک یونٹ سے امریکہ، برطانیہ، کینیڈا، جرمنی، آئرلینڈ، فرانس، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، ابوظہبی، دبئی، شارجہ، بھارت، بنگلہ دیش، جنوبی افریقہ، آسٹریلیا، سری لنکا، موریشس اور دیگر کئی ممالک کے یونٹ سے پیغامات موصول ہوئے۔

54-محمد سلیم قادری، بہاولنگر

ہم اپنے قائدین کے نیک مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر دم لیں گے اس کے لیے ہمیں جانوں کے نذرانے دینے پڑے تو پھر بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے۔

قرآن کا قانون ہے خون کا بدلہ خون ہے۔ نگران کمیٹی قانون پر عملدرآمد یقینی بنائے۔

سنی تحریک......شہادتوں کا سفر

سنی تحریک کا پودا 16 برس قبل 1990ء میں علامہ سلیم قادری نے لگایا تھا جبکہ عبدالعزیز چشتی، علامہ عباس قادری، افتخار بھٹی اور اکرم قادری نے اس پودے کی آبیاری میں ان کا پورا پورا ساتھ دیا۔ اس طرح چند برسوں میں ہی یہ پودا ایک تناور درخت بن گیا۔ آج سنی تحریک کے دفاتر ملک کے چاروں صوبوں کے علاوہ بیرون ممالک مثلاً سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات میں بھی ہیں۔ سنی تحریک کی رابطہ کمیٹی کے رکن فہیم شیخ جو خود بھی نشتر پارک بم دھماکے میں زخمی ہوئے، بتاتے ہیں کہ ان 16 برسوں میں سنی تحریک کے 100 کے قریب رہنما اور عہدیدار (یونٹ کنوینر اور سیکٹر کنوینر) دہشت گردی کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں۔ جن میں تحریک کے بانی سلیم قادری اور تحریک کے سربراہ عباس قادری شامل ہیں۔ اس کے علاوہ درجنوں کارکنوں کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ سنی تحریک کا تنظیمی ڈھانچہ مرکزی ایگزیکٹو کمیٹی اور رابطہ کمیٹی کے ارکان کے علاوہ یونٹ و سیکٹر کنوینرز پر مشتمل ہے۔ تقریباً ہر چار برس بعد تنظیمی انتخابات ہوتے ہیں۔ سلیم قادری کے دور میں مرکزی ایگزیکٹو کمیٹی 5 ارکان پر مشتمل تھی۔ سلیم قادری مئی 2001ء کو بلدیہ ٹاؤن میں اس وقت دہشت گردی کے ایک حملے میں جاں بحق ہوئے جب وہ نماز جمعہ پڑھانے جا رہے تھے۔ بعد ازاں سلیم قادری کے چہلم پر تحریک کی سربراہی عباس قادری کو سونپی گئی جو ان کے جانثار ساتھیوں میں سے ایک تھے۔ عباس قادری کے دور میں مرکزی ایگزیکٹو کمیٹی کے ارکان میں افتخار بھٹی اور اکرم قادری شامل تھے جبکہ رابطہ کمیٹی شاہد غوری، ڈاکٹر عبدالقدیر عباسی، فہیم شیخ اور انجینئر عبدالرحمن پر مشتمل تھی۔ ان میں سے ڈاکٹر عبدالقدیر عباسی نشتر پارک بم دھماکے میں جاں بحق اور دوسرے رکن فہیم شیخ زخمی ہوئے۔ مرکزی ایگزیکٹو کمیٹی کے دونوں ارکان افتخار بھٹی اور اکرم قادری بھی دھماکے میں جاں بحق ہونے والوں میں شامل ہیں۔

دو قومی نظریہ، امام احمد رضا اور دعوتِ اسلامی

تحریر: محمد ناصر عطاری

دو قومی نظریہ کیا ہے اور اس کی ابتدائی کب ہوئی۔ تو اس ضمن میں اگر برصغیر کی تاریخ اور کائنات کی تخلیق سے بھی پہلے نگاہ دوڑائیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو آدم کو سجدہ کرنے کا حکم دیا اور فرشتوں کے سردار ابلیس (شیطان) نے انکار کر دیا اور دھتکارا ہوا کہلایا تو اس وقت اللہ نے اسے کچھ طاقتیں اور اختیارات دے کر اشرف المخلوقات کے مقابلے کے لیے چھوڑ دیا اور دوسری جانب حضرت انسان کی اصلاح کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام کا سلسلہ شروع کیا۔ یہیں سے ہی دو قومی نظریہ کی ابتداء ہوئی کہ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی تعلیمات اپنائی اور سیدھا راستہ اختیار کیا تو وہ ایک گروہ یعنی دین حق کے پیروکار اور اللہ کے مقرب کہلائے جبکہ دوسری طرف جنہوں نے شیطان کی اطاعت کی اور اللہ کے احکامات کی نافرمانی شروع کر دی تو وہ دوسرا گروہ کہلایا۔

جب اللہ نے انسان کو دنیا میں بھیجا تو وہ جانتا تھا کہ یہ بھٹکے گا اور اسے وقتاً فوقتاً اصلاح کی ضرورت پڑے گی۔ چنانچہ مالک کائنات نے انسان کی بہتری اور بھلائی کے لیے نبوت کا دروازہ کھولا اور انبیاء و رسل مختلف ادوار میں اس کے دین کی تبلیغ کرتے رہے اور بھٹکے ہوئے لوگوں کو راہِ راست پر لانے کی کوشش کرتے رہے اور ایک خدا کی وحدانیت کا پرچار کرتے رہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفی ﷺ تک یہ سلسلہ جاری رہا اور حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ

میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسلام کی شمع کو لے کر چلے اور پوری دنیا کو منور کرنے لگے۔ یہ سلسلہ تابعین، اولیاء کرام اور سلاطین اسلام کے ذریعے جاری رہا اور آخر کار سندھ باب الاسلام سے ہوتا ہوا برصغیر میں پہنچا مسلمانوں نے عروج پایا پھر اچانک پوری دنیا میں مسلمانوں کو زوال آنا شروع ہوا اور ہندوستان میں بھی 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد مسلمانوں کی رہی سہی طاقت کا شیرازہ بکھر گیا اور اس کے مقابلے میں انگریز، ہندو اور سکھ کھڑے ہو گئے۔

اس دور میں انگریزوں کی سازشوں سے مسلمانوں کے عقائد تباہ کیے جا رہے تھے تو امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے قلم وفکر سے ناموسِ نبوت کا دفاع کیا اور عظمتِ مصطفی ﷺ لوگوں کے دلوں میں زندہ کی اور بدعقیدگی کے خلاف ایک بند باندھا۔

قیامِ پاکستان کے بعد شروع میں اسلام کی روح پاکستان میں محسوس کی جاتی تھی لیکن اسلام دشمن طاقتوں نے پاکستانی مسلمانوں سے جذبہ ایمانی ختم کرنے کے منصوبے بنائے اور ہماری نوجوان نسل کو نشانہ بنا کر انہیں مختلف لعنتوں میں مبتلا کر دیا گیا۔ بالخصوص ہندوؤں کی ثقافت کی بے انتہا بھرمار سے پاکستان کے نوجوان کو کھوکھلا کیا جانے لگا جس کے نتیجے میں نوجوان نسل اپنے مذہب سے بیگانہ احکام شریعت سے نابلد اور سنت رسول ﷺ سے بے بہرہ ہوتی گئی عام لوگ بھی سنت کی اہمیت اور اس کے تصور سے دور ہونے لگے تو اللہ کے فضل وکرم سے دعوتِ اسلامی جیسی تحریک وجود میں آئی جس نے آقائے دو جہاں ﷺ کی بابرکت وباسعادت سنتوں کو زندہ کرنے کا عزم کیا اور گزشتہ 22 سالوں میں پوری دنیا میں ایک انقلاب برپا کر دیا۔

دعوت اسلامی کیا ہے اس کا مقصد اور طریقہ کار کیا ہے اور اس کے بانی کون ہیں ان سوالات کے جوابات میں مختصر عرض ہے کہ دعوتِ اسلامی کے بانی امیر اہل

سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری ہیں جو ایک باعمل عاشق رسول ﷺ دین کا درد رکھنے والے اور خداترس انسان ہیں جن کا تعلق کراچی سے ہے۔

دعوتِ اسلامی کا مقصد کیا ہے؟ تو قارئین کی خدمت میں عرض ہے کہ دعوت اسلامی قرآن وسنت کی ترویج کے لیے ایک غیر سیاسی عالمگیر تحریک ہے اور دعوتِ اسلامی کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان پھر سے اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کر لیں اور جہاں کائنات حضرت محمد مصطفی ﷺ کی سنتوں کے عامل بن جائیں ہر طرف سنتوں کی بہار آ جائے ہمارے نوجوان جو آج اغیار کی تقلید کو اپنا نصب العین سمجھ بیٹھے ہیں وہ اپنے اسلاف کو اپنا آئیڈیل بنائیں آج ہماری مسجدیں ویران ہیں تو وہ نمازیوں سے آباد ہو جائیں۔ آج گھروں سے گانے بجانے کی صداؤں کے بجائے نعتوں اور ذکر ودرود کی صدائیں بلند ہوں۔

اس مقصد کی تکمیل کے لیے دعوتِ اسلامی کے زیر اہتمام مسجدوں میں نماز کے بعد فیضانِ سنت سے چند منٹ کا درس ہوتا ہے اس کے علاوہ ہفتہ میں ایک دن نیکی کی دعوت اسلامی بھائی اپنے اپنے علاقوں میں دیتے ہیں اور وہ مسلمان جو مسجدوں سے دور ہیں انہیں نماز کی ترغیب دیتے ہیں مساجد میں بالغوں کو قرآن سکھانے کے لیے مدرسۃ المدینہ میں قرآن کی مفت تعلیم دی جاتی ہے ہر ہفتے میں ایک دن ہفتہ وار سنتوں بھرا اجتماع ہوتا ہے۔ علم دین سیکھنے کے لیے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کے لیے دوسرے شہروں اور ملکوں میں مدنی قافلے سفر کرتے ہیں رمضان المبارک میں دعوتِ اسلامی کے زیر اہتمام ہر شہر میں اجتماعی اعتکاف کروائے جاتے ہیں۔

یہ سرکار مدینہ ﷺ کی مبارک سنتوں پر عمل کرنے کا فیض وکرم ہے کہ صرف 26 سالوں میں دعوتِ اسلامی نے ان نوجوانوں کو جو اپنے والدین کے نافرمان ہو کر ان سے بدتمیزی کرتے تھے ہاتھ چومنے والا بنا دیا گیت گانوں پر ناچنے

والوں کو نعتوں پر جھومنے والا بنا دیا۔ ہنسی مذاق ٹھٹھے کرنے والوں کو اللہ کے خوف
میں رونے والا بنا دیا۔ بازاروں، چوراہوں میں کھڑے ہو کر وقت ضائع کرنے
والوں کو درس دینے والا بنا دیا۔ سینما گھروں کی زینت بننے والوں کو مسجدوں کی رونق
بنا دیا۔ الغرض داڑھی، عمامہ، کرتا اور زلفوں کی بہار پوری دنیا میں نظر آنے لگی۔ دعوت
اسلامی کی کوششوں سے ہزاروں بھٹکے ہوئے نوجوانوں کو صراطِ مستقیم نصیب ہوگی۔ دعوتِ
اسلامی رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کی تبلیغ کا کام پوری دنیا میں کر رہی ہے اور آج پوری
دنیا میں دعوتِ اسلامی کی دھوم ہے اور اس وقت تقریباً دنیا کے 55 ممالک میں
دعوتِ اسلامی کی ہفتہ وار اجتماعات ہو رہے ہیں اور مدنی قافلے بھی سفر کرتے رہتے
ہیں اور اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net
کے ذریعے عالمی سطح پر سرکارِ کائنات ﷺ کی سنتوں کی ترویج کا سلسلہ جاری ہے۔



جذبہ خیر

سنی تحریک نے شہر میں زلزلہ متاثرین کے لیے شیلٹر ہوم سٹی بنا دیا

امیر شہدائے میلاد النبی محمد عباس قادری رحمۃ اللہ علیہ نے فوری طور پر امدادی
کاموں کے لیے ملک بھر سے امدادی ٹیموں کو روانہ کیا۔

8 اکتوبر 2005ء صبح آٹھ بج کر 30 منٹ پر ایک المناک قیامتِ صغریٰ کی
خبر نے پورے ملک کو غم سے نڈھال کر دیا وہ قیامت خیز زلزلہ جس نے اپنے پیچھے
تباہی و بربادی کے نہ بھلائے جانے والے اثرات چھوڑے۔ ایسے میں جہاں
حکومتِ پاکستان کی اپیل پر دنیا بھر سے مختلف NGOs اور فلاحی تنظیموں نے آزاد
کشمیر کا رخ کیا وہیں پاکستان سے تعلق رکھنے والے مسلمان بھی اپنے کشمیری بھائیوں
کی مدد کے لیے چل پڑے۔ اہل سنت خدمت کمیٹی جو کہ سنی تحریک کی سرپرستی میں
چلنے والی ایک فلاحی تنظیم ہے اس نے بھی اپنے بھائیوں کی مدد میں کوئی کسر نہیں
چھوڑی۔ اہل سنت خدمت کمیٹی کے تحت سنی تحریک کے کارکنان اور رضا کاروں کا ایک
قافلہ 12 اکتوبر 2005ء کو فیصل آباد کے کنوینر شاداب رضا کی قیادت میں آزاد کشمیر
میں پہنچا اور اپنی امدادی سرگرمیوں کا آغاز کر دیا۔ کشمیر میں جس طرح سرکاری و غیر
سرکاری ادارے زلزلہ سے متاثر ہو چکے تھے بالکل اسی طرح سنی تحریک آزاد کشمیر کا
حال مختلف نہیں تھا۔ سنی تحریک مظفر آباد کے ضلعی کمیٹی کے دو عہدیدار خالد قادری اور نعیم
قادری زلزلہ میں جاں بحق ہو چکے تھے۔ اور سنی تحریک آزاد کشمیر کے ذمہ دار سلیم شیخ

اور مظفر آباد کے ذمہ دار ارشد قادری کے گھر تباہ ہونے کی وجہ سے خود متاثرین کی فہرست میں شامل ہو چکے تھے فیصل آباد کے شاداب رضا نے جن کے ساتھ تقریباً 25 کارکنوں کا قافلہ تھا اپنی امدادی سرگرمیوں کا آغاز کر چکے تھے جن کے شانہ بشانہ مظفر آباد کے دیگر ساتھی بھی تھے امدادی سامان جس میں راشن، گرم کپڑے، خیمہ اور ضرورت استعمال کی دیگر اشیاء شامل تھیں۔ متاثرین میں تقسیم کیا گیا۔ دیگر شہروں سے بھی جن میں بالخصوص کراچی، لاہور، ساہیوال، پتوکی، گوجرانوالہ، راولپنڈی، اسلام آباد سے بھی سامان بھیجا گیا جو کہ فوری طور پر متاثرین میں تقسیم کیا گیا۔ 27 اکتوبر 2005ء کے بعد لاہور کے ساتھیوں نے کشمیر میں مستقل پڑاؤ ڈالا اور فیصل آباد کے ناصر نقشبندی کی سربراہی میں امدادی سرگرمیوں میں مصروف عمل رہے اور یہ قافلہ 8 نومبر تک اپنے فرائض ادا کرتا رہا۔ چار خیمہ بستیاں قائم کی گئیں۔ امبور، طارق آباد، چیلہ بانڈی اور پٹیکہ میں قائم خیمہ بستیوں میں تقریباً 1600 خاندان آباد تھے۔ یقیناً 1600 خاندانوں کی کفالت اور ان کے رہنے کے لیے تمام ضروریات کا خیال رکھنا ایک دشوار کام تھا۔ سربراہ سنی تحریک محمد عباس قادری کی خصوصی ہدایت پر 90 کارکنان کا قافلہ کراچی مرکز سے 6 نومبر کو روانہ ہوا جس کی قیادت قادری صاحب کر رہے تھے۔

مرکز اہل سنت سے پہنچنے والے یہ کارکنان اہل سنت کی دیگر تنظیموں مسلم ہینڈز اور المصطفیٰ ویلفیئر کے ساتھ مل کر مشترکہ ریلیف آپریشن شروع کیا اور پورے آزاد کشمیر کے تمام چھوٹے بڑے علاقوں میں جن میں مظفر آباد اٹھ مقام وادی نیلم چکوٹھی، نکیال اور دیگر علاقے شامل ہیں ان میں پھیل گئے اور ایک بڑے ریلیف آپریشن کا آغاز کر دیا۔ اور متاثرہ افراد کے لیے کھانے پینے کی چیزوں اور رہنے کی سہولیت کے علاوہ ایک بڑا مسئلہ طبی سہولیات کا بھی تھا جس کو مدنظر رکھتے ہوئے خیمہ بستیوں کے علاقوں و دیگر جگہوں پر میڈیکل کیمپ کا قیام عمل میں لایا گیا ان کاوشوں کو دیکھتے ہوئے حکومت آزاد کشمیر نے بھی حوصلہ افزائی کی اور مرکزی ریلیف کیمپ چیلہ بانڈی پر حکومت آزاد

کشمیر کے قائم مقام وزیر اعظم راجہ عبدالقیوم نے دورہ کیا اس کے علاوہ مساجد اور اسکولوں کی صفائی اور بحالی کا کام بھی شروع کیا گیا اسکولوں کے طلبہ و طالبات کے لیے کاپی، بستہ، کتاب اور یونیفارم اہل سنت کی طلبہ تنظیم ATI کی مدد سے پایہ تکمیل تک پہنچی۔ اس کے لیے افتتاحی تقریب میں صدر آزاد کشمیر سردار انور خان تشریف لائے اور انہوں نے بچوں میں سامان تقسیم کرنے کی پروقار تقریب کا آغاز کیا۔ اس کے علاوہ پٹیکہ میں ایک شیلٹر ہوم سٹی قائم کیا گیا جن میں 350 شیلٹر ہوم بنا کر مقامی خاندانوں میں تقسیم کیے گئے۔ صحافی برادری کے خیموں میں اناج اور نئے کپڑوں کی تقسیم کے علاوہ تباہ حال لوگوں کو دوبارہ زندگی کی طرف مائل کرنا سنی تحریک کے کارکنوں کی تربیت میں شامل تھا۔ ہر پندرہ روز بعد کارکنان کی تبدیلی بھی ہوتی رہی۔ کراچی کے کارکنان کے پہنچنے کے بعد دیگر شہروں سے پہنچنے والے کارکنوں میں بھی تیزی آچکی تھی کیونکہ ان کارکنان کا تعلق مرکز سے تھا جہاں ان کی تربیت مرکزی رہنما اور سربراہ سنی تحریک عباس بھائی نے کی تھی یہی وجہ تھی کہ کراچی مرکز سے گئے تھے۔



دعوت اسلامی عالمگیر تحریک کیسے بنی

تحریر: محمد راشد قادری

''دعوت اسلامی'' کوئی نئی تحریک نہیں ہے بلکہ یہ اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جس کی ابتداء حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہوئی امت مسلمہ کو اصلاح امت کا عظیم عطا کیا گیا ہے اور اسی نے اسے سرانجام دینا ہے، نام نیا ہے لیکن کام وہی ہے۔ پہلے اتنی ضرورت نہ تھی لیکن آج اس چیز کی ضرورت بے حد زیادہ ہے کہ ہر ایک مسلمان قرآن وسنت کے پیغام کو عام کرنے میں اپنا کردار ضرور ادا کرے، اگر ذرا گہرائی کے ساتھ غور کیا جائے تو دورِ جہالت میں ہونے والی تمام خرابیاں اور خامیاں آج بھی انسانی معاشرہ میں اسی طرح موجود ہیں بلکہ یوں کہا جاسکتا ہے کہ گزشتہ دورِ جہالت میں ہونے والے گناہ اتنی شد ومد کے ساتھ رائج نہ تھے جتنا کہ آج کے جدید دور میں موجود ہیں بلکہ کہہ دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ آج کا جدید انسان انہی برائیوں کو اب جدید انداز میں کر رہا ہے بلکہ بعض گناہ تو دورِ جہالت میں بھی موجود نہ تھے مگر آج انسانیت کی تذلیل اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی کہ وہ گناہ آج کے جدید انسانی معاشرہ میں ہماری نگاہوں کے سامنے ہو رہے ہیں جو پہلے نہ ہوتے تھے۔ مثال کے طور پر دورِ جہالت میں شاید کوئی ایسی مثال نہ مل سکے جس سے ثابت ہوتا کہ چار پانچ سال کی بچی کے ساتھ شیطانی خواہشات کی تکمیل کے لیے منہ کالا کیا گیا ہو اور پھر اپنے گناہ پر پردہ ڈالنے کے لیے ننھی سی جان کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا گیا ہو! اگر دورِ جہالت میں قتل وغارت کا بازار گرم تھا تو آج کون سا ٹھنڈا ہو گیا ہے؟ اگر دورِ جہالت میں شراب

نوشی انسان کی عادت ثانی بن گئی تھی تو آج کا جدید انسان اس سے دو قدم آگے نکلا ہوا ہے اور شراب کے ساتھ ساتھ دیگر جدید ذرائع سے نشہ کے چسکے کو پورا کیا جا رہا ہے یہ چند گناہ بطور مثال عرض کیے ہیں ان کے علاوہ اور بہت سے ایسے مکروہ افعال ہیں جن کا تصور شاید دورِ جہالت کا انسان نہ کرتا ہو مگر آج ماڈرن انسان حد سے گزر گیا ہے ان گئے گزرے حالات میں اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ جس انداز میں ''دعوتِ اسلامی'' قرآن وسنت کے پیغام کو عام فہم انداز میں آسان انداز میں بنا کر پیش کر رہی ہے اسی انداز کو اپنا کر پوری انسانیت کو تباہی سے بچایا جائے اور یوں عالم آب وگل میں امن وسکون کے پائیدار قیام کو ممکن بنایا جائے تاکہ گناہوں سے بھرپور اس معاشرے میں امن وآشتی کا دور دورہ ہو لیکن یہ بات قابل غور ہے کہ اس جدوجہد کے لیے انہی بنیادوں اور اصولوں کو سامنے رکھ کر کام کیا جائے جن پر ہمارے آقا ﷺ عمل پیرا رہے اور جن کی وجہ سے دنیائے کفر میں اسلام کا سورج پوری آب وتاب کے ساتھ طلوع ہوا۔ اس کوشش کے لیے انسانی نفسانیت بتدریج تعمیر کردار، آسان ذریعہ تبلیغ، قول وفعل میں یکسانیت سے معمور مبلغین، رضائے الٰہی عزوجل اور بے لوث قربانی جیسی عظیم نعمتوں سے مالامال ہونا بے حد ضروری ہے ہمارے لیے یہ بات قابل رشک ہے کہ ''دعوتِ اسلامی'' درج بالا تمام اعلیٰ اوصاف کی مالک ہے۔ اس سنتوں بھرے مدنی ماحول میں انسانی نفسیات کے جملہ تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے فکر وکردار کی مسلسل تعمیر کی جاتی ہے اس عالمگیر تحریک کے مبلغین خواہ وہ دنیا کے کسی بھی خطے میں قرآن وسنت کا پیغام پہنچاتے ہوں ان کی زبان سادہ، عام فہم اور علاقائی ضرورتوں کے مطابق ہوتی ہے، مبلغین سلیس پیرائے میں قرآن وسنت کے احکامات کو لوگوں کے سامنے پیش کر کے گناہوں سے بچا کر نیکیوں کا عادی بناتے ہیں لمبے لمبے فلسفے جھاڑنے کے بجائے دین کی بنیادی ضرورتوں کو بیان کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ نئے آنے والوں کے سامنے قول وفعل کے تضاد سے مبرا

مبلغین جب آتے ہیں تو باعمل مبلغین کا کردار آگے بڑھ کر زبانِ حال سے انہیں یہ
دعوت دیتا ہے کہ آج بھی قرآن و سنت کے مطابق زندگی بسر کرنا ممکن ہے اسلام
ہمیشہ کے لیے ہر جگہ کے لیے ہے اگرچہ اسلام کی تاریخ قدیم ہے مگر اس کا ہر اصول
ہر وقت کے لیے قابلِ عمل ہے۔ ”دعوتِ اسلامی“ نے اس بات کو عملی طور پر ثابت کر
دکھایا ہے کہ حالت خواہ کتنے ہی ناگفتہ بہ کیوں نہ ہوں نیکی کے راستے پر چلنا ممکن ہے
یہ وہ عظیم فکر ہے جو آج گناہوں کے دلدل میں غرق ہونے والے قابلِ رحم انسانوں
میں پیدا کرنا ضروری ہے کیونکہ جب تک کسی کو آپ یہ ثابت نہ کریں گے کہ وہ نیک بن
سکتا ہے تب تک وہ کیسے نیک بن سکتا ہے؟ اس کے لیے صرف نعروں، دیواروں اور
اشتہاروں سے کام نہ چلے گا بلکہ عملی طور پر اس کے لیے مصروفِ عمل ہوں۔ اس عالمگیر
تحریک کے پلیٹ فارم سے اصلاحِ امت کے لیے جتنی کوششیں کیں بھی ان کا
صرف اور صرف مقصد رضائے الٰہی عزوجل ہے چنانچہ خدمتِ دین کے لیے مبلغین کسی
بھی دنیاوی منصب اور جاہ و حشمت کے طلب گار نہیں بلکہ ان کا مطمع نظر تو یہ ہے کہ کسی نہ
کسی طرح ہمارے پاک پروردگار عزوجل کی رضا حاصل ہو جائے اور بگڑی ہوئی
امت کی حالت سدھر جائے اور اسی لیے ہر مبلغ اپنے وقت جان اور مال کی قربانی کی
قبولیت کے لیے بارگاہِ الٰہی عزوجل میں پیش کرتا ہے۔ آج امتِ مسلمہ میں نئے نئے
فرقے پیدا ہو رہے ہیں اتحادِ امت کو پارہ پارہ کیا جا رہا ہے، آخر اس مرض کا کیا علاج کیا
جائے؟ ہر ایک نے اس کا علاج اپنے طور پر سوچا مگر مرض امت کا علاج نہ ہو سکا بلکہ
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ آج ”دعوتِ اسلامی“ نے اس کا حل بہترین صورت
میں ہمارے سامنے پیش کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ پوری امت کو قرآن و سنت کے نام پہ
متحد و متفق کیا جائے۔ ”دعوتِ اسلامی“ کے مدنی ماحول میں فرقہ وارانہ گفتگو سے پرہیز
کیا جاتا ہے بلکہ اہلِ اسلام کے وسیع تر اتحاد کے لیے مثبت انداز میں تبلیغ کو اپنایا جا رہا
ہے تاکہ اسلام کو پوری دنیا میں عام کیا جاسکے۔

علاقائی، لسانی اور خاندانی تقسیم اور تعصب کا خاتمہ شروع ہو گیا ہے اور اتحاد
امت کا عظیم منظر سالانہ بین الاقوامی اور صوبائی اجتماع میں نگاہوں کے سامنے موجود
ہوتا ہے جس میں کالے، گورے، عربی، عجمی، سندھی، بلوچی، پنجابی، پٹھان، افریقہ،
امریکہ، ایشیا غرض کہ ہر جگہ سے آنے والے مسلمان صرف اور صرف اسلام سے تعلق کی
بناء پر یہاں جمع ہوتے ہیں اور عملی طور پر یہ ثابت کرتے ہیں کہ ہم ایک خدا عزوجل،
ایک رسول ﷺ اور ایک قرآن کے ماننے والے ہیں۔

چین و عرب ہمارا ہندوستان ہمارا
مسلم ہیں ہم وطن ہیں سارا جہاں ہمارا

”دعوتِ اسلامی“ کے مقاصد میں جہاں غیر مسلموں کو اسلام کے زیور سے
آراستہ کرنا ہے وہاں اہلِ اسلام میں درج ذیل سات مقاصد کی تکمیل کے لیے
کوشش کی جاتی ہے۔

(۱) ارکانِ اسلام (۲) اتباعِ سنت (۳) ذکر و درود (۴) حقوق العباد
(۵) کسبِ حلال (۶) امر بالمعروف و نہی عن المنکر (۷) ایثار اخلاص۔

ان کے ساتھ ساتھ یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ ”دعوتِ اسلامی“ کا عظیم مقصد
معاشرے میں سنتوں کو عام کرنا ہے، کیونکہ اتباعِ سنت ہی وہ ذریعہ ہے جس کے
ذریعے ایک مسلمان کی زندگی کا لمحہ لمحہ عبادت بن سکتا ہے۔ ”دعوتِ اسلامی“ اس مدنی
سوچ کو عام کر رہی ہے کہ ہمارا کھانا، پینا، سونا، جاگنا، بیٹھنا، چلنا پھرنا، روزی کمانا، سفر
کرنا، گھر میں آنا جانا، غرض کہ ہماری ہر حرکت میں سنتوں کی جھلک نمایاں ہو۔ یہ بات
سب کے سامنے ہے کہ سنتوں کو جس انداز میں ”دعوتِ اسلامی“ عام کر رہی ہے اور
سنتوں کی جتنی خدمت ”دعوتِ اسلامی“ کر رہی ہے ایسے منظم انداز میں کوئی اور تنظیم
مصروفِ عمل نہیں ہے اور یہی تو ”دعوتِ اسلامی“ کے مدنی ماحول کی انفرادی
خصوصیت ہے کہ ایسی ایسی سنتوں کو عام کر دیا ہے جو متروک ہو چکی تھی لیکن آج امت

مسلمہ کے نوجوان پابند سنت بن گئے ہیں بلکہ نہ صرف پابند سنت بن گئے بلکہ سنتوں کے مبلغ بن گئے اور اب دعوت اسلامی کا ہر ایک فرد اس بات کو اپنی زندگی کا مقصد اور حاصل بنا چکا ہے لوگ بے حد حیران ہیں کہ 1981ء میں شروع ہونے والی ایک چھوٹی سی تنظیم آخر کس طرح عالمگیر بن گئی؟ وجہ صرف یہ ہے کہ "دعوتِ اسلامی" سے منسلک ہر ایک فرد جذبہ تبلیغ قرآن وسنت سے سرشار ہے یہ اس سچے جذبے کی برکتیں ہیں کہ "دعوتِ اسلامی" مختصر عرصے میں آج دنیا کے بہت سے ممالک میں عام ہو گئی ہے۔ پاکستان کے شہروں، قصبوں اور دیہاتوں کے علاوہ ہندوستان، سری لنکا، بنگلہ دیش، نیپال، فلپائن، ایران، عراق، متحدہ عرب امارات، سعودی عرب، افریقہ، امریکہ، انگلینڈ، جاپان، ہالینڈ وغیرہ میں جاری وساری ہے اور ان شاء اللہ عزوجل اللہ رب العزت کی رحمت سے عنقریب دعوت اسلامی کے ذریعے پوری دنیا میں قرآن وسنت کا پیغام پہنچ جائے گا۔



صدر پاکستان نے وزیر اعلیٰ ہاؤس میں علمائے اہل سنت اور نگران کمیٹی سنی تحریک کے اراکین سے ملاقات

صدر پرویز مشرف نے کہا ہے کہ نشتر پارک بم دھماکہ کسی انسان کا نہیں بلکہ وحشی کا کام ہے۔ سانحہ نشتر پارک کی تحقیقات میں کسی قسم کا دباؤ برداشت نہیں کیا جائے گا اور اس سانحے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائیں گی۔ حکومت نہ صرف سانحہ نشتر پارک میں ملوث دہشت گردوں بلکہ اس کے پس پردہ عناصر کو بھی بے نقاب کرے گی اور انہیں کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔ یہ بات انہوں نے اتوار کو کراچی پہنچنے کے بعد وزیر اعلیٰ ہاؤس میں علماء اہل سنت کے ایک وفد سے خصوصی ملاقات میں کہی۔ وفد کی قیادت رویت ہلال کمیٹی کے چیئرمین مفتی منیب الرحمن کر رہے تھے جبکہ وفد میں شاہ تراب الحق، علامہ کوکب نورانی، سنی تحریک کے شاہد غوری، صاحبزادہ ابوالخیر زبیر اور حاجی حنیف طیب سمیت دیگر علماء شامل تھے۔ صدر مملکت نے کہا کہ سانحہ نشتر پارک کی اعلیٰ سطح پر تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں اور نہ صرف صوبائی بلکہ وفاقی ایجنسیاں بھی اس واقعے کی تحقیقات کریں گی تاکہ جلد از جلد مجرموں کا پتہ چلایا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر اتنے بڑے سانحے سے مجھے ذاتی طور پر دکھ پہنچا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام فرقہ واریت اور انتہا پسندی کی اجازت نہیں دیتا بلکہ اسلام امن وسلامتی کا مذہب ہے۔ علماء کو چاہیے کہ وہ انتہا پسندی کے خلاف آگے بڑھیں اور حکومت کا ساتھ دیں کیونکہ انتہا پسندی سے ملک وقوم کو بہت زیادہ اور ناقابل تلافی نقصان پہنچ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جن عناصر نے بھی یہ کارروائی کی

ہے اور جو ہاتھ اس کے پیچھے کارفرما ہے انہیں ہرگز نہیں بخشا جائے گا۔ سانحے کے پیچھے کئی مقاصد ہیں۔ اس کا ایک مقصد پاکستان کی معیشت اور غیر ملکی سرمایہ کاری کو نقصان پہنچانا ہے۔ معیشت کے نقصان سے عام آدمی متاثر ہوتا ہے۔ صدر نے علماء پر زور دیا کہ وہ امن قائم کرنے کے لیے حکومت کا ساتھ دیں۔ اس موقع پر علماء نے صدر کو سانحہ نشتر پارک کے حوالے سے اپنے خدشات سے آگاہ کیا۔ علماء نے کہا کہ حکومت ہر ایک بڑے واقعے کے بعد مختلف اقدامات کرتی ہے لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ معاملات ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں۔ اس سے قبل بھی کئی علماء دہشت گردی کا نشانہ بن چکے ہیں لیکن کسی کے بھی قاتل نہیں پکڑے گئے۔ صدر نے کہا کہ علماء اہل سنت نے جن مسائل کی نشاندہی کی ہے انہیں میں حقیقی مانتا ہوں اور ان پر تفصیلی بات کی جائے گی۔



وفاقی وزیر داخلہ شیرپاؤ اور وفاقی وزیر مذہبی امور اعجاز الحق کی سنی تحریک کے مرکز پر آمد

اسلام آباد (خبر نگار خصوصی) وفاقی حکومت نے سنی تحریک کی قیادت کو ان کے تمام تحفظات دور کرنے کا یقین دلایا ہے اور کہا ہے کہ سنی تحریک کو کالعدم قرار نہیں دیا جائے گا۔ سنی تحریک کے 15 سے زائد کارکنوں اور رہنماؤں کے قتل میں نامزد متحدہ کے کارکنوں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی ہوگی۔ صوبائی حکومت کی جانب سے سنی تحریک کے خلاف جاری غیر اعلانیہ آپریشن بند کرایا جائے گا اور کراچی سمیت ملک بھر میں سنی تحریک کے لیے کوئی نو گو ایریا نہیں ہوگا کارکنوں کے خلاف قائم مقدمات کا از سر نو جائزہ لیا جائے گا اور تحریک کے قائدین کو مکمل تحفظ فراہم کیا جائے گا جبکہ سانحہ نشتر پارک کے ذمہ داروں کو رواں ماہ کے آخر تک بے نقاب کر دیا جائے گا۔ انتہائی باخبر ذرائع کے مطابق سنی تحریک کے رہنماؤں اور وفاقی وزیر داخلہ کے درمیان گزشتہ دو روز میں تفصیلی بات چیت ہوئی ہے جس میں سنی تحریک کے تحفظات پر تبادلہ خیال کیا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق وفاقی وزیر داخلہ آفتاب شیرپاؤ نے مرکز اہل سنت میں مذاکرات اور بعد ازاں اسلام آباد پہنچ کر سنی تحریک کے رہنماؤں کے مسلسل رابطے جاری رکھے اور سنی تحریک کو 48 گھنٹے کے الٹی میٹم کو واپس لینے کے لیے آمادہ کرنے کی کوشش کی اور ان کی جانب سے کرائی گئی بعض یقین دہانیوں پر ہی سنی تحریک نے اپنا الٹی میٹم واپس لیا۔ باخبر ذرائع کے مطابق آفتاب شیرپاؤ کو سنی تحریک کی قیادت نے متحدہ کی صوبائی حکومت کی جانب سے سنی

تحریک کے خلاف جاری غیر اعلانیہ آپریشن کے تمام دستاویزی ثبوت بھی فراہم کر دیے ہیں۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ تحریک کی قیادت نے سنی تحریک کے 15 سے زائد اہم کارکنوں اور رہنماؤں کے قتل میں نامزد متحدہ کے کارکنوں کے خلاف ایف آئی آر بھی دی ہیں جن کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی اور سنی تحریک کے قائدین کے مطابق متحدہ کی قیادت نامزد قاتلوں کی گرفتاری میں رکاوٹ بنی ہوئی ہے اور یہی سنی تحریک کے خلاف آپریشن کا سبب بھی ہے۔ ذرائع کے مطابق سنی تحریک کی قیادت نے وفاقی وزیر داخلہ کو یقین دلایا ہے کہ اگر ضرورت پڑی تو سنی تحریک ان عینی شاہدین اور گواہوں کو بھی پیش کرے گی جنہوں نے کارکنوں کے قتل میں ملوث افراد کو شناخت کیا ہے۔ ذرائع کے مطابق وفاقی وزیر داخلہ نے سنی تحریک کی قیادت کے صوبائی حکومت سے متعلق تمام تحفظات سننے کے بعد اسلام آباد جا کر مختلف رپورٹوں کا جائزہ لیا اور اعلیٰ حکام سے صلاح مشورے کے بعد انہوں نے تحریک کی قیادت کو الٹی میٹم کی مدت ختم ہونے سے چند گھنٹے قبل آگاہ کیا کہ حکومت سنی تحریک کی جائز شکایات کا فوری ازالہ کرے گی۔ سنی تحریک کے خلاف کسی نوعیت کا آپریشن نہیں ہوگا اور نہ ہی تنظیم کو کالعدم قرار دیا جائے گا۔

جبکہ صوبائی حکومت کو پابند کیا جائے گا کہ وہ سنی تحریک کے قائدین کو تحفظ دے اور آزادانہ سیاسی سرگرمیوں کی اجازت دی جائے۔ وزیر داخلہ نے یقین دلایا ہے کہ سنی تحریک کے لیے شہر میں کوئی نو گو ایریا نہیں ہوگا۔ علاوہ ازیں سنی تحریک کے قائدین اور کارکنوں پر قائم مقدمات کا جائزہ لیا جائے گا۔ ذرائع کے مطابق سانحہ نشتر پارک کی تفتیش سے تحریک کے قائدین کو مسلسل آگاہ رکھنے کے ساتھ ساتھ حکومت کی جانب سے یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ رواں ماہ کے دوران اس حوالے سے حقائق سامنے لائے جائیں گے اور اصل مجرمان کی گرفتاری عمل میں لائی جائے گی۔ سنی تحریک کے باخبر ذرائع کے مطابق تحریک کی قیادت نے وفاقی وزیر داخلہ پر واضح

کر دیا ہے کہ اگر حکومتی یقین دہانیوں پر بروقت عملدرآمد نہ کیا گیا تو سنی تحریک چند گھنٹوں کے نوٹس پر اپنے نئے لائحہ عمل کا اعلان کرے گی اس کے بعد حالات کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ ذرائع کے مطابق سنی تحریک کی قیادت کی توقع ہے کہ وفاقی حکومت کی یقین دہانیوں پر کم از کم ایک ماہ میں عملدرآمد ہونا چاہیے، اس دوران سنی تحریک علماء اہل سنت کو بھی اعتماد میں لے گی۔ تفتیش پر نظر رکھی جائے گی۔ قیادت نے یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ سنی تحریک کو از سر نو بنیادوں پر منظم کیا جائے گا۔

ذرائع کے مطابق سنی تحریک کے قائدین کی جانب سے مثبت رد عمل کے بعد وفاقی وزیر داخلہ نے صوبائی حکومت سے صلاح مشورہ کیا اور صوبائی محکمہ داخلہ و صوبائی حکومت کو ضروری ہدایات دیں۔ ذرائع کے مطابق اس کے بعد ہی وزیر اعلیٰ سندھ ڈاکٹر ارباب غلام رحیم نے سنی تحریک کے مرکز اہل سنت کا دورہ کیا اور وہاں حکومت کی جانب سے سنی تحریک کی قیادت کو مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

ذرائع کا کہنا ہے کہ سنی تحریک کی قیادت نے جماعت اہل سنت، جمعیت علمائے پاکستان سمیت دیگر سنی تنظیموں کو مکمل طور پر اعتماد میں لینے کے لیے آئندہ چند روز میں ملاقاتیں کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ سنی تحریک کے رہنما نے اس ضمن میں گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے اپنے تمام تحفظات سے وفاقی حکومت کو آگاہ کر دیا ہے۔ ہماری گفتگو مسلسل جاری رہے گی جس میں کئی امور زیر بحث آئے۔ ہم نے تحریک کے خلاف جاری بدترین آپریشن کا ذکر کیا، کارکنوں و رہنماؤں کی ٹارگٹ کلنگ قاتلوں کی گرفتاری مرکز اہل سنت کے محاصروں، قائدین پر مقدمات سمیت دیگر تمام امور پر بات ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ سانحہ نشتر پارک سنی تحریک کے قائدین کی ٹارگٹ کلنگ ہے چونکہ ہم اصل ذمہ داروں کو بے نقاب کرنا چاہتے ہیں اور عجلت میں کوئی ایسا قدم نہیں اٹھا سکتے کہ جس سے اصل مجرمان کو تحفظ ملے اور جلد بازی میں تفتیش صحیح سمت میں نہ ہو۔ لہٰذا ہم نے اپنا الٹی میٹم واپس لیا ہے لیکن اس سے ہرگز مراد یہ نہیں ہے کہ

ہم اپنے مطالبات و جدوجہد سے دستبردار ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ سنی تحریک عوامی جماعت ہے۔ ہم علماء اہل سنت کی سرپرستی میں ماضی میں بھی سنی حقوق کی جدوجہد کرتے رہے ہیں اور اب بھی ہر مرحلے پر ہم علماء اہل سنت کو اعتماد میں لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ قائدین کا مشن ہمارا مقصد حیات ہے اور ہم اس جدوجہد کو ہر صورت میں جاری رکھیں گے۔



عباس تجھے سلام

میری وفا ہے ساری عباس تیرے نام
عباس عباس عباس تجھے سلام

قائد سلیم تجھ پر برسیں خدا کی رحمت — دیا تونے یہ انعام عباس تجھے سلام
میری وفا ہے ساری عباس تیرے نام — عباس، عباس، عباس تجھے سلام
سرکار کے کرم سے فکر رضا کو تم نے — کیا چاروں جانب عام عباس تجھے سلام
میری وفا ہے ساری عباس تیرے نام — عباس، عباس، عباس تجھے سلام
تیرے بہے لہو سے ہیں اہلِ سنت جاگے — تو محسن اسلام عباس تجھے سلام
میری وفا ہے ساری عباس تیرے نام — عباس، عباس، عباس تجھے سلام
تیرے رفیق بھٹی، اکرم قدیر، موسیٰ — ان اہلِ وفا کو ہمارا سلام ہو
میری وفا ہے ساری عباس تیرے نام — عباس، عباس، عباس تجھے سلام
کفیلؔ اپنی عمر اپنے حواس و نفس — کرتا ہے تیرے نام عباس تجھے سلام

عباس عباس عباس تجھے سلام



شمشیر اعلحضرت شہید محمد عباس قادری رحمۃ اللہ علیہ





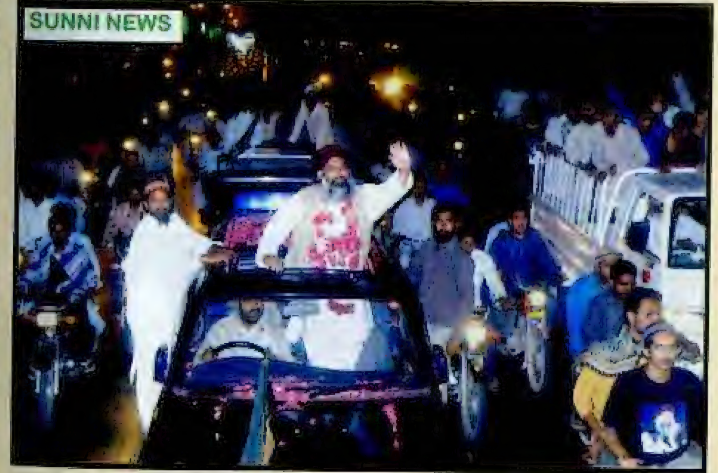
مرکز اہلسنت پر خصوصی دورے کے بعد جمعیت علمائے پاکستان کے سربراہ قائد اہلسنت مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کو رخصت کر رہے ہیں



2001ء میں افغانستان پر امریکی حملوں کے بعد سنی تحریک کے مرکزی امدادی کیمپ کا متعدد علمائے کرام نے دورہ کیا، پیش نظر تصویر میں سنی تحریک کے سربراہ مولانا محمد عباس قادری، مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی کو دورہ کروا رہے ہیں۔



جلسے کے دوران شہید اہلسنت مولانا محمد عباس قادری رحمۃ اللہ علیہ
اور شہید افتخار احمد بھٹی، شہید اکرم قادری رحمۃ اللہ



شہید اہلسنت مولانا محمد عباس قادری رحمۃ اللہ علیہ
11 ربیع الاول کی رات کی ریلی میں قیادت فرمارہے ہیں



سنی تحریک کے سربراہ مولانا محمد عباس قادری حسین آباد (کراچی) میں عید میلاد النبی ﷺ کے سلسلے میں پرچم کشائی کررہے ہیں
اس موقع پر سنی تحریک کے مرکزی رہنما مولانا محمد اکرم قادری بھی موجود ہیں



مولانا محمد عباس قادری جلسے سے خطاب کرتے ہوئے





جلسے کے اختتام پر دعا کے دوران



جلسے کے دوران کا انداز





سنی تحریک کے قائدین مولانا محمد عباس قادری، مولانا افتخار بھٹی، مولانا محمد اکرم قادری، ڈاکٹر عبدالقدیر عباسی
نماز کے دوران جہاں پر شہادت حاصل کی آخری تصویر

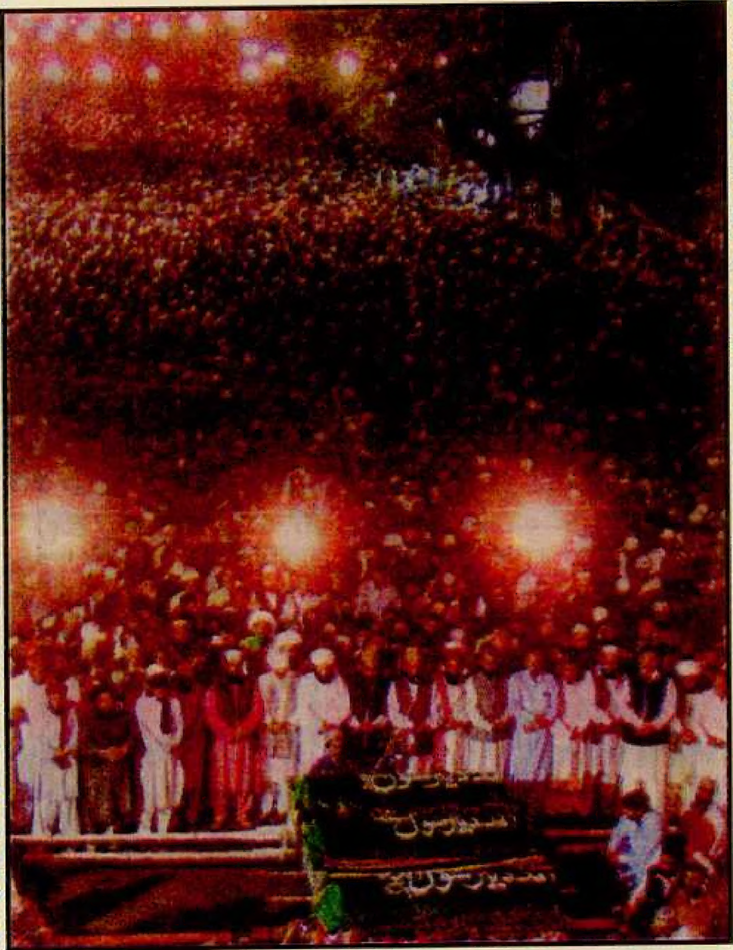


مقام شہادت



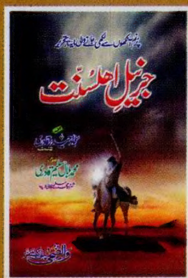


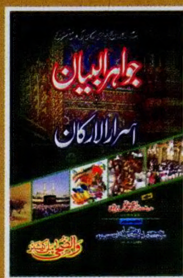
محمد عباس قادری، محمد اکرم قادری اور محمد افتخار بھٹی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہم کی آخری آرام گاہ

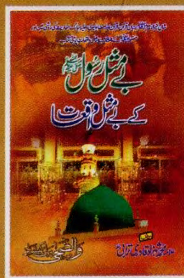


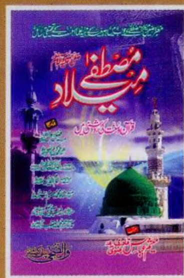
شہدائے نشتر پارک کراچی

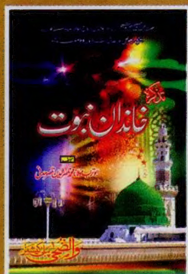
مولانا محمد عباس قادری، مولانا محمد اکرم قادری، محمد افتخار بھٹی اور مولانا محمد عبدالقدیر عباسی
کی نماز جنازہ ادا کی جارہی ہے

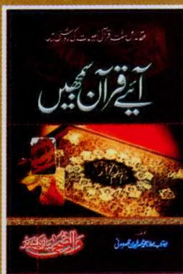


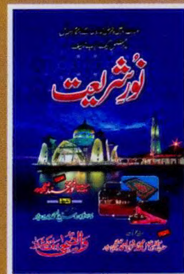


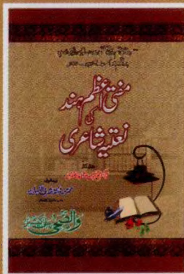


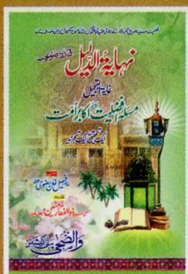


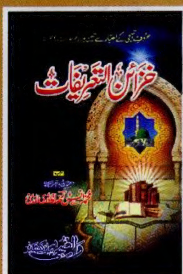


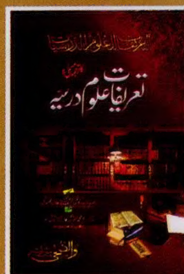


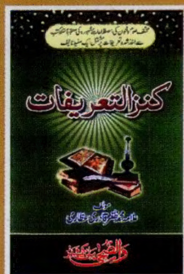


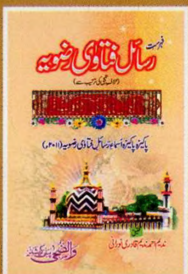


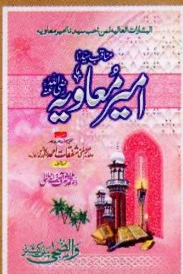




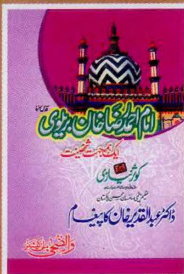












والضحیٰ پبلی کیشنز
داتا دربار مارکیٹ لاہور پاکستان
0300-7259263,0315-4959263